SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 10, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad , at forty five minutes past five in the evening with Mr . Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و نادٰی اصحٰب النار اصحٰب الجنۃ ان افیضوا علینا من المآءِ اوممّا رزقکم
اللہ۔ قالوا انّ اللہ حرّمھما علی الکٰفرین O الّذین اتّخذوا دینھم لھوًاوّلعبًاوّ غرّتھم
الحیٰوۃ الدّنیا فالیوم ننسٰھم کمانسوا لقآءَ یومھم ھٰذا وما کانوا بأیٰتنا یجحدونO

ترجمہ: شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ " اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, May 10, 2007

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty five minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و نادٰی اصحٰب النار اصحٰب الجنۃ ان افیضوا علینا من المآء اومما رزقکم اللہ۔ قالوا انّ اللہ حرّمھما علی الکٰفرین O الّذین اتّخذوا دینھم لھوًاولعبًاو غرّتھم الحیٰوۃ الدّنیا فالیوم ننسٰھم کمانسو القآء یومھم ھٰذا وما کانوا باٰیٰتنا یجحدونO

ترجمہ: شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ اور دوزخ کے لوگ جنت والوں کو پکاریں گے کہ کچھ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اسی میں سے کچھ پھینک دو۔ وہ جواب دیں گے کہ " اللہ نے یہ دونوں چیزیں ان منکرین حق پر حرام کر دی ہیں جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تفریح بنا لیا تھا اور جنہیں دنیا کی زندگی نے فریب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ فرماتا ہے کہ آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس

دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے"۔

جناب چیئرمین : جزاک اللہ ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ جی، کامران صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب والا! یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے بلکہ ایک بڑی بات ہے۔ چونکہ Question Hour شروع ہو چکا ہے۔ 22-2-07 کو میں نے ایک question کیا تھا۔ یہ Ports and Shipping کی Ministry کے بارے میں تھا جس میں میں نے پوچھا تھا،

(a) The contents of the agreement recently signed by the Government of Pakistan with Port of Singapore regarding operation of Gwader Port; and

(b) - Whether some exemptions have been given to the Port of Singapore in respect of Provincial and local taxes.

جناب والا! اس کیس میں جو پہلی زیادتی ہوئی ہے، وہ یہ ہوئی ہے کہ اس سوال کو Unstarred Question بنا دیا گیا ہے حالانکہ یہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ تھا۔ اب اس کے Unstarred Question بن جانے سے اس پر کوئی بات نہیں کر سکتے ہیں۔

دوسری زیادتی اس معاملے میں یہ ہوئی ہے کہ جو document میں نے مانگا تھا، اس کا جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ

The agreement is voluminous document: salient features of the concession agreement are annexed to the reply.

یہ document نہ ہاؤس میں رکھا گیا ہے، نہ میرے پاس رکھا گیا اور نہ لائبریری میں رکھا گیا ہے۔

تیسری زیادتی اس کے ساتھ یہ ہوئی ہے کہ وہ taxes جن کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ ہاں! ہم نے exemption دی ہے، 20 سال کی exemption دی ہے، local اور provincial taxes میں exemption دی ہے لیکن اس کے بارے میں نہ تو کہیں province

سے permission لی ہے اور نہ ہی local authorities سے لی ہے۔

چوتھی اس میں جو زیادتی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ اس Ports and Shipping Corporation کو مفت زمین دی گئی ہے جس کا اس سے کوئی تعلق نہیں تھا، وہ بھی انہیں provide کر دی ہے۔

جناب والا! جو پہلی زیادتی ہے، وہ جناب کے دفتر سے متعلقہ ہے کہ سوال کو Unstarred Question بنا کر ہمیں اس حق سے محروم کر دیا گیا ہے کہ ہم اس پر ضمنی سوالات پوچھ سکیں۔ دوسری زیادتی M.nistry کی طرف سے ہے کہ ہمیں وہ document مہیا نہیں کی گئی تاکہ ہم مزید سوال کر سکتے۔ تیسری زیادتی یہ ہے کہ انہیں مفت زمین دی گئی ہے۔ چوتھی زیادتی یہ ہے کہ اس میں local and provincial taxes کی exemption ہے۔ یہ not for a year, not for a month, not for a day بلکہ 20 سال کے لئے exemption دی گئی ہے۔ اس لئے ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے اراکین اس پر token walk out کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، میرا جواب سن لیں اور اس کے بعد walk out کر لینا۔ آپ یقین کریں کہ کوئی ایسی بات نہیں ہوئی ہے۔ جو بھی ہوا ہے rules کے مطابق ہوا ہے۔تاہم میں اس پر آپ کے ساتھ اس کے ایک ایک پہلو پر بات کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کے پاس information نہیں ہے and that is definitely your right.

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب والا! دوسری بات یہ ہے کہ جو انہوں نے کہا ہے یہ اپنی جگہ ہے لیکن یہ دیکھیں کہ یہ حکومت اس بات سے کیوں خائف ہے کہ جتنے بھی وہ agreements کر رہی ہے باہر کی کمپنیوں کے ساتھ، ان agreements کو فراہم کرنے سے گھبراتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ KESC کا مسئلہ ہوا۔ ہم نے لکھا، سب کچھ کیا کہ ہمیں یہ agreement دیں۔ جب privilege motion move ہوا تو اس کے بعد انہوں نے یہ agreement لا کر دیا اور اس کے بارے میں کہا کہ یہ confidential agreement ہے اور اسے ہم public نہیں کر سکتے۔ اب اس Singapore Ports and Shipping agreement کے

بارے میں بھی exactly وہی چیز کی کہ website کے اوپر لے آئے، وہاں پر انہوں نے یہ کیا۔

Sir, these are all pub ic documents that are singned by these companies.

دال میں کچھ کالا ہے تو اسی لیے وہ agreements کو سامنے نہیں لانا چاہتے ہیں۔ اب صرف بلوچستان والے ہی اس بات پر token walk out نہیں کریں گے بلکہ پوری Opposition اس مسئلہ پر ان کے ساتھ ہے۔ اس لئے پوری Opposition اس مسئلہ پر token walk out کرتی ہے۔

(اس موقع پر اراکین اپوزیشن walk out کر گئے)

جناب چیئرمین، اس میں public document والی کوئی بات نہیں ہے تاہم we certainely take it up. Please rest assured on that account.

سینیٹر میر اسرار اللہ زہری، جناب والا! بلوچستان کا مسئلہ ہے۔ اس لیے میں بھی ان کے ساتھ walk out کرتا ہوں۔

(اس موقع پر سینیٹر میر اسرار اللہ زہری بھی walk out کر گئے)

سینیٹر گلشن سعید، میں Port and Shipping Committee کی چیئرپرسن ہوں۔ میں اس کی میٹنگ بلا کر اس مسئلہ کو دیکھ لیتی ہوں۔

جناب چیئرمین، ابھی اراکین اپوزیشن واپس آتے ہیں تو آپ ان کے سامنے اس بات کا اظہار کریں۔ It is a good gesture on your part and it is appreciated. میرا ارادہ بھی یہی تھا کہ آپ بھی اس میں کچھ کریں۔

(اس موقع پر اراکین اپوزیشن ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب! سارے سوالات rules کے حساب سے ہوں گے۔ کوئی voluminous documents ہوں گے، کوئی ایسی ہی بات ہوگی۔ آپ میرے پاس آئیے۔ You are most welcome. آپ سے اس بات پر discussion کر لیں گے۔ جناب اعظم صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی، جناب والا! میں اسی بات پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اسی لیے provincial autonomy کی بات کرتے ہیں کہ جب، تک صوبوں کو فیڈریشن کے اندر ان کا اختیار نہیں ہوگا تو وہ اپنے مستقبل کا تعین کس طرح کریں گے۔ کس طریقے سے فیڈریشن میں زمین بانٹی جا رہی ہے، کس طریقے سے حقوق کسی دوسری حکومت کو دیے جا رہے ہیں اور صوبوں سے پوچھا بھی نہیں جا رہا ہے۔ یہی حق تلفی کی باتیں فیڈریشن کے اندر ہماری تباہی کی علامت ہیں۔ یہی وہ باتیں ہیں جن سے ہمارے چھوٹے صوبوں کے اندر مایوسی پیدا ہو رہی ہے۔ خدا را! اگر ہم نے اسے درست کرنا ہے تو سب سے پہلے بلوچستان کی حکومت سے اور بلوچستان کے لوگوں سے بات کی جائے۔

جناب چیئرمین، کامران صاحب! گلشن سعید صاحبہ نے as Chairperson of the Standing Committee on Ports and Shipping کہا ہے کہ she will take up this matter. جو آپ نے پوری document مانگی تھی، اس کے بارے میں پالیسی ہوتی ہے کہ یہ ہاؤس میں نہ رکھی جائے but it should be accessible to you. اس پر گلشن سعید صاحبہ آپ سے coordinate کر رہی ہیں۔ She has very kindly offered and I appreciate her.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب والا! وہ کچھ documents Standing Committee میں بھی نہیں لائے۔

(مداخلت)

(اس موقع پر سینیٹر میر اسرار اللہ زہری ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

سینیٹر گلشن سعید، جناب چیئرمین صاحب! آپ کامران صاحب کو بتائیے کہ میں manage کروں گی کہ یہ documents منگوائے جائیں اور جن ممبران کو ضرورت ہو، ان کو فراہم کئے جائیں گے۔

جناب چیئرمین، جی ڈاکٹر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب والا! میں نے تین بار request کی ہے لیکن کوئی

دینے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ سنگاپور کی کمپنی ایک show piece ہے اور اس کے پیچھے عقیل ڈیڈھی بیٹھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کسی کا نام نہ لیں جو یہاں پر نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، وہ وہاں پر جو بربادیاں کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین، ہم ایسے نام نہ لیں جو یہاں نہیں ہے۔ آپ document کے بارے میں بات کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، میری زمین جا رہی ہے اور میں نام نہ لوں۔

جناب چیئرمین، آپ بات کریں۔ document کے بارے میں بات کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، آپ ہمیں برباد کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، چیئر پرسن صاحبہ اس کو دیکھیں گی۔ Let us start the question hour now.

Questions And Answers

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، عقیل ڈیڈھی کا نام اس document میں mention کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ document آ جائے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، جناب چیئرمین، نہیں آئے گا۔

Mr. Chairman: The Chairperson has offered and we will follow it.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب والا! اس سودے کے بارے میں آپ ruling دے دیں کہ جب تک اس بارے میں سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں ہوتا، اس پر عمل روک دیا جائے۔ جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ اس سودے کو منسوخ کیا جائے۔

یہ کوڑیوں کے مول ہی نہیں بلکہ مفت زمین دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین، کمیٹی اس لیے ہے کہ آپ اس میں یہ دیکھ لیں۔ The

Commit ee is a proper forum for it Let the Committee look into it, جب ایک

چیز already sign ہو چکی ہے۔ اس میں implications ہو سکتی ہیں

(مداخلت)

جناب چیئرمین، اس وقت question hour ہے۔ اسے اور طریقے سے بھی دیکھ سکتے ہیں۔

Let us go on the question hour. Question No. 43. Dr. Ismail Buledi.

Answer is not received.

43. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 22-02-2007 at 13.10 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of community welfare attaches presently posted abroad with province-wise break up?

Reply not received.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، سوال نمبر 43 ہے۔ اس کے وزیر صاحب بڑے expert ہیں۔

جناب چیئرمین، غلام سرور صاحب سے پوچھ لیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، مجھے ذرا بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین، جب اس کا جواب ہی نہیں آیا تو پھر آپ کیا بات کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے منسٹر صاحب سے پوچھنے دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میں ان سے پوچھوں گا۔

جناب چیئرمین، میں پوچھ رہا ہوں اور آپ ہی کی بات کر رہا ہوں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، پہلے میں پوچھوں گا۔ پھر آپ پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین، دیکھیں، جب reply ہی نہیں ہے تو آپ کیا پوچھیں گے۔ میں ان

سے پوچھ لیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں وہی چیز پوچھ رہا ہوں۔ آپ کیا discuss کریں گے؟ جب آپ اس وقت بات کرلیں گے تو پھر آئندہ بات نہیں کر سکیں گے۔ Time ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔ اس لیے میں عرض کر رہا ہوں اور میں وہی پوچھ رہا ہوں جو آپ کہہ رہے ہیں۔ اگر سوال discuss ہو گیا تو دوبارہ کیسے آئے گا؟ آپ تشریف رکھیں۔ جی۔ غلام سرور صاحب۔

جناب غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے محنت و افرادی قوت و سمندر پار پاکستانی): جناب والا! آج کے اس running session میں ہمارے 10/11 سوال ہیں، جن کے میں جواب دوں گا۔ ان کے جواب آئے ہوئے ہیں۔ اگر اس ایک question کا جواب نہیں ہے تو اسی current session میں انشاء اللہ کسی next day پر آپ رکھ لیں۔ اس کا بھی جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین، اس کو جلدی جلدی کرلیں۔ جواب آ جائے گا۔ We go to No. 40.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! مجھے اتنا حق دیا جائے۔ میرا سوال ہے۔

جناب چیئرمین، جلدی، مختصر رکھیئے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، میرا سوال ہے کہ وزیر صاحب تین مہینے، دو مہینے اکیس دن اس سوال کو ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین، وہ ٹھیک ہے۔ لکھا ہوا ہے۔ سامنے ہے انہوں نے کہا ہے آ جائے گا۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، اگر ایک وزیر کے پاس تین مہینے تک جواب نہیں ہے۔ پھر آپ ہمیں instructions دے دیں کہ آپ سوال ہی نہ کریں۔ چھ مہینے کے بعد جا کر اس کا جواب آئے گا۔ اگر سینیٹ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے ---

جناب چیئرمین، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ اس session میں جواب آ جائے گا۔

جہاں دو مہینے گزر گئے چار دن اور آپ انتظار کرلیں۔ آ جائے گا۔ آنا چاہیئے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ٹائم پر آنا چاہیئے۔ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

جناب غلام سرور خان، میں کل ہی جواب دے سکتا ہوں۔

جناب چیئرمین، وہ کل جواب دے دیں گے۔ کہہ رہے ہیں۔ کل جواب دے دیں گے۔ No. 44 Mr. Talha Mehmood اس کا بھی Reply not received یہ Communication کا ہے۔ Minister for Communications.

44. *Mr. Muhammad Talha Mahmood: (Notice received on 22-02-2007 at 13.12 p.m.)

Will the Minister far Communications be pleased to state:

(a) *the names and locations of the national highways in the country which are under construction at present;*

(b) *the amount spent on those projects so far; and*

(c) *the time by which those projects will be completed?*

Reply not received.

سینیٹر رضا محمد رضا، وہی مسئلہ ہے جناب۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر شیر افگن خان صاحب منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ یہ پہلے بھی issue رہا ہے۔ Minister of State کوئی تو ہونا چاہیئے۔

سینیٹر رضا محمد رضا، آپ کا بھی کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اس کو ہم take up کریں گے۔ منسٹر بھی نہیں ہے۔ We will take it up. Rest assured it will be taken up.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب میری عرض سن لیں۔

جناب چیئرمین، مختصر رکھیئے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میں بہت مختصر رکھتا ہوں۔ انتہائی مختصر بات یہ ہے کہ وزیر صاحب اگر یہاں نہیں آئے تو کیا انہوں نے آپ کو inform کیا تھا۔

جناب چیئرمین، اس لئے تو میں نے کہا ہے کہ منسٹر آئے نہیں تو کسی اور کو

کہیں کہ مجھے inform کریں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے inform نہیں کیا۔ میں نے تو پہلے کہہ دیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب آگے اگر آپ پوری book دیکھیں تو یہاں پر کم از کم پچیس سوال ہیں جن کی Reply not received تو کیا فائدہ۔ یہ سارے فروری کے سوال ہیں۔ میں بلیدی صاحب سے اتفاق کروں گا۔

جناب چیئرمین، بالکل بجا ہے۔ اس کو take up کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! پہلے بھی آپ کو عرض کر چکے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں پہلے بھی take up کر چکا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں اور کیا کروں۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! کوئی ان کی جواب دہی کریں۔ کوئی جواب طلبی کریں۔

جناب چیئرمین، بھائی لکھا ہے ناں۔ بیچ میں attendance بہت بہتر تھی۔ آج بالکل نہیں ہے۔ میں مانتا ہوں۔ بیچ میں بہتر تھی۔ آپ پچھیں سوال جواب کر لیتے ہیں۔ آپ بتائیے کہ ہم نے اس کو عملی طریقے سے دیکھنا ہے۔ آپ کو جواب سے غرض ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ ان کو censure کریں۔ میں censure motion move کرتا ہوں۔ آپ kindly censure کریں کم از کم۔

جناب چیئرمین، Censure میں کیا کریں گے۔ یہ تو ہاؤس کی unanimous feeling ہے اس سے بہتر censure تو آدمی کا کچھ نہیں ہوتا ناں۔ یہ سب کچھ ریکارڈ پر آ رہا ہے۔ یہی ان کو communicate ہو گا' یہی censure ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ کی leniency سے وہ ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں کوئی leniency نہیں ہے۔

rest assure. It will be taken up soon. No. 45. Sahibzada Khalid Jan.

45. ***Sahibzada Khalid Jan:** (Notice received on 22-02-2007 at 13.14 p.m.)

Will the Minister far Social Welfare and Special Education be pleased to state the number of passes issued by Bait-ul-Mal under food support programme indicating the number of such passes issued on the recommendations of members of Parliament during the last four years?

Mrs. Zobaida Jalal: Pakistan Bait-ul-Mal (PBM) does not issue passes to Food Support Programme (FSP) beneficiaries. After registration, individual FSP beneficiaries open their accounts in Post Offices. On opening of account, Post Offices issue passbooks to the beneficiaries for receiving FSP subsidy.

District Food Support Steering Committee (DFSSC) headed by District Nazim is responsible for identification, scrutiny, selection and registration of FSP beneficiaries in each District. DFSSC receives applications for FSP subsidies from Parliamentarians and Public Representatives, through the Offices of PBM, Zakat and District/Tehsil and Union Council Nazims as well as directly from beneficiaries.

Mr. Chairman: Where is the Minister, again? Anybody on his behalf here. Sher Afgan Sahib.

آپ کو بھی اس پر کچھ نہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی(وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، اب بات یہ ہے کہ I was busy ہاؤس میں ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی۔ شاید پیچھے کچھ کہا ہو لیکن مجھے وہ بھجوایا نہیں۔ پیپر وغیرہ یا کہا نہیں۔

Mr. Chairman: It will be taken up. Rest assured.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، اگر منسٹر نے نہیں آنا تو پھر ہم کیوں بیٹھے ہیں یہاں پر---

جناب چیئرمین، آپ کی بات بجا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر ہاؤس یہ چاہتا ہے۔ تو I have no problem یہ ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہے۔ لیکن جو منسٹر آئے ہیں کم از کم ان کو سوال تو کریں ناں۔ Powerful نہیں ہیں تو defer ہوں گے سارے۔ جو منسٹر نہیں

ہے۔ questions will be deferred جو آئے ہیں We should not penalize them. ان کے سوالات آپ take up کریں اور باقی we will take it up at the forum also and will defer the questions.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! بجائے آپ نے سوال کے----

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں بھی جواب دے سکتا تھا تیس سال میں منسٹر رہا ہوں لیکن مناسب نہیں سمجھا چونکہ میرے حوالے انہوں نے question answer نہیں کیا اس لئے میں نے---- ورنہ I could reply very rightly

جناب چیئرمین، بڑی مہربانی، آپ کے بغیر میں کیا کرسکتا ہوں۔ جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب چیئرمین صاحب! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ پچھلے ۱۵ سال سے ہم ہاؤس میں آ جا رہے ہیں۔ Belive me کہ اتنا casual سینیٹ کو کبھی نہیں لیا گیا ہے جتنا اب لیا جا رہا ہے یہ we are taken for granted, luckily نیشنل اسمبلی سیشن میں نہیں ہے اس کا صحیح تھا اگر وہ ہوتا ہے تو سب سے پہلے excuse ہوتا کہ وہاں پر نہیں ہے۔ جناب! یہ اچھی بات نہیں ہے آپ ان کو strict remarks pass کریں اور ان کو bound کریں کہ یہ مہربانی کریں، اگر نہیں ہیں تو پہلے ہی آپ کو inform کریں کہ کم ازکم اس کو لسٹ میں نہ رکھا جائے۔ میری صرف یہ گزارش ہے۔

جناب چیئرمین، ہاؤس کا کیا خیال ہے کہ میں نہیں کرتا۔ I don't want the House

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، جناب! اس کا اثر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، اثر دیکھیئے۔ Directly مجھے بتائیں جو آپ کہیں' stricture میں ہے اور جو نہیں آ رہا ، اگر آپ کہتے ہیں کہ اس کو ban کریں تو وہ اور خوش ہوگا۔ We want them to come to improve So let us those......... who are not coming, we should get them to come rather than not to come. تو یہ ہے کہ جو ہے ۔ Let us appreciate that and take them ممبروں کے جو سوالات ہوتے ہیں باقی ان کو defer کر

دیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین صاحب! صدر صاحب کا بلوچستان میں جلسہ ہے تو زبیدہ جلال صاحبہ وہیں سے تعلق رکھتی ہیں تو ان کے حلقے میں ہیں۔ She did not come down اب میں اس کا جواب دے سکتا ہوں لیکن مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، تفہیم صاحب دے رہے ہیں۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم (وزیر برائے لوکل گورنمنٹ)، میں بیت المال کا خود support program کا Co Chairman ہوں۔

جناب چیئرمین، تھیم صاحب آپ کیا ۴۵ کا جواب دے سکیں گے؟

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم، وہ question کا supplementary کریں۔ جواب تو ہے۔

جناب چیئرمین، سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، جناب والا! اراکین پارلیمنٹ کی سفارشات پر کتنے کارڈ جاری کیے گئے ہیں اس کا جواب نہیں دیا ہے۔ میرے علم کے مطابق ابھی تک کسی پارلیمنٹ ممبر کی سفارش پر بیت المال کا کارڈ جاری نہیں کیا گیا ہے۔ ہر ضلع میں ناظمین آپس میں تقسیم کرتے ہیں اراکین پارلیمنٹ کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔ اس کو check کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھیم، بیت المال کا جو سپورٹ پروگرام ہے اس سے پہلے 2400/ روپے چھ مہینے کے بعد دیئے جاتے ہیں اب 3000/ روپے سال کے کیے گئے ہیں، اور میں خود سندھ میں جاتا ہوں میں ان کے علاقے میں نہیں گیا وہاں ان سے ملتا ہوں، اور ان سے meeting کرتا ہوں اور card holders کارڈ دے کر پوسٹ آفس سے چھ مہینے کے بعد پیسے لیتے ہیں۔ ابھی ایک سال میں اس کو 3000/ روپے ملیں گے۔ اگر اس کے ڈسٹرکٹ میں کسی کو کوئی شکایت ہے۔ تو مجھے بتائیں تو میں وہاں چلا جاؤں گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ آپ coordinate کر لیں۔ منسٹر صاحب نے

خود commit کیا ہے۔ جی، بنگزئی صاحب، اسی سوال پر سپلیمنٹری ہے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جی، شکریہ جناب چیئرمین! کیونکہ یہاں متعلقہ منسٹر صاحبہ نہیں ہیں اور تھہیم صاحب اس کا جواب دے رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ انہوں یہاں جو جواب دیا ہے کہ اراکین پارلیمنٹ سے براہ راست بھی وصول کر سکتے ہیں، لیکن اس سلسلے میں اراکین پارلیمنٹ کو انہوں نے کوئی letter کوئی circular کوئی ایسی اطلاع دی ہے کہ آپ براہ راست ان کے متعلق نام دے دیں۔ یقیناً انہوں نے آج تک کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ انہوں نے اراکین پارلیمنٹ کو اطلاع بھی نہیں دی کہ آپ اس ضمن میں بیت المال کے کچھ سپورٹ کے حوالے سے آپ کا کوئی role ہو سکتا ہے۔ تو پھر یہاں جواب میں کوئی logic مجھے نظر نہیں آتی ہے؟

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، بیت المال کا procedure الگ ہے۔ ڈسٹرکٹ کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ ڈسٹرکٹ ناظم، DCO، اور کچھ ممبرز ہیں جن کو کسی کی application آتی ہے وہاں پیش ہوتی ہے وہ اس کو scrutinize کرکے جب بھیجتے ہیں تو اس کے بعد وہاں کا جو آفیسر ہے وہ اس کے بعد passing کا کارڈ دیتا ہے۔ کارڈ کے بعد automatically پوسٹ آفس سے وہ six monthly لے لیتے ہیں۔ یہ portfolio ناظم کا ہے۔ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کے بعد ملتے ہیں اور میں خود سندھ میں جن جگہوں پر گیا ہوں اور کراچی تک گیا ہوں اور دیکھا ہے کہ اس میں کچھ جگہیں especially reserve ہوتی ہیں جن میں یہ beneficiary ہوں گے۔ اس ڈسٹرکٹ میں اتنے سارے ہیں تو اگر پاکستان میں کوئی question بہت زیادہ ہو تو ہم اس کے particulars دیں گے۔

جناب چیئرمین، بابر اعوان صاحب آپ کا بھی ہے۔ تین ہو گئے ہیں۔ بابر صاحب کا آخری سپلیمنٹری ہے۔ بنگزئی صاحب! وزیر صاحب آپ کو جو بتا رہے اگر آپ کو اس پر تسلی نہیں ہے تو مجھے بتائیے گا' .we will follow it again

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میرا بڑا سادہ سا سوال ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبران کی recommendation پر وہ یہ دیتے ہیں یا نہیں؟ اصل بات یہ ہے۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں ایسا کوئی سسٹم میرے علم میں تو نہیں ہے۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، جو procedure ہے اس میں یہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، Recommendation پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن یہ لازم بھی نہیں کہ جو پارلیمنٹ کے ممبر recommend کریں گے وہ مانا بھی جائے گا۔ کوئی پابندی نہیں ہے لیکن لازم بھی نہیں ہے۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، پارلیمنٹ کے ممبر اگر recommendation دیں گے تو اس کو weight ضرور دیا جائے گا، پارلیمنٹ کے ممبران سے اوپر کون ہو سکتا ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، Recommendation پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، Recommendation پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس کو weightage دی جائے گی، لیکن لازم نہیں کیونکہ انہوں نے اپنا ایک سسٹم بنایا ہوا ہے۔ اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیرالدین بابر اعوان، صفحہ نمبر 2 پر جو جواب کا دوسرا حصہ ہے اس کی طرف توجہ دیں۔

District Food Support Steering Committee (DFSSC) headed by District Nazim is responsible for identification, security, selection and registration of FSP beneficiaries in each District.

اس کا criteria کیا ہے؟ آپ کو اور مجھے معلوم ہے کہ ہر جگہ جہاں ضلعی ناظم ہے اس کا مخالف گروپ بھی ہے، وہاں پر ایک اپوزیشن بھی ہے اور کچھ لوگ وہ ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ چونکہ زکوٰۃ کی طرح یہ funds ایسے ہیں جو صاحب استطاعت لوگوں کے ہاں سے بھی جاتے ہیں اور بینکوں سے بھی کٹتے ہیں تو ان کی at par distribution کے لیے کوئی اور نظام نہیں بنایا جا سکتا کہ آپ ضلع ناظم کو کہہ دیں کہ وہ سیاسی طور پر استعمال کرے یا ذاتی صوابدید اس

میں استعمال کرے' Can he answer that question?

جناب چیئرمین ، I think, ا گر آپ تجاویز دیں تو they will consider. تھہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم ، ان کی تجاویز کو consider کیا جا سکتا ہے' کوئی problem نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Now, we go on to Question No. 46.

(Q. No. 46 was put Dr. Muhammad Ismail Buledi on behalf of Dr. Khalid Mehmood Soomro)

46. ***Dr. Khalid Mehmood Soomro:** (Notice received on 22-02-2007 at 13.15 p.m.)

Will the Minister for Education he pleased to state:

(a) *whether it is a fact that deputy Educational advisor (BP-19) namely Mr. Shamsuddin Mangrio, Mrs. Rashida Baloch and Mr. Irshad Ali Shah were superseded and officers juniors to them namely Mr. Arif Majeed, Mr. Saqib Ali Khan and Dr. Fiaz Ahmed were promoted from BS-19 to BS-20, if so, the reasons for supersession; and*

(b) *whether it is also a fact that some cases were registered in NAB against one of the said promotees, if so, the details thereof?*

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) Yes, the reasons for supersessions are as under:

1. **Mrs. Rashid Baloch, Sindh (R)**
Score below the required threshold.

2. **Mr. Shamsuddin Mangrio, Sindh (R)**
His performance did not meet the criteria of excellence and comparative merit.

3. **Syed Irshad Ali Shah, Sindh (R)**
His performance did not meet the criteria of excellence and comparative merit.

(b) No.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ Deputy Educational Advisors سندھ کے rural areas سے ہیں اور ان بیچاروں کی پچیس پچیس سالہ سروس کے بعد ان کو بیک جنبش قلم صرف اس لیے promote نہیں کیا گیا کہ ان کے ریکارڈ پر excellence نہیں ہے۔ کیا پاکستان کی پبلک سروس کی تاریخ میں good and very good پر promotions نہیں ہوتی رہی ہیں؟ اگر ہوتی رہی ہیں تو پھر ان دو حضرات اور ایک خاتون کو یہ سزا کس بات کی دی گئی ہے؟ یہی تو سروس میں ایک charm ہے کہ good grades پر وہ promote ہوتے رہتے ہیں۔ میری اتنی سی گزارش ہے۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف (وفاقی وزیر برائے تعلیم): Central Selection Board grade 19 سے grade 20 میں ترقی کرتا ہے اور اس میں تمام eligible officers کے نام وزارت submit کرتی ہے۔ اس کے بعد number of vacancies کے مطابق وہ pick up کرتے ہیں جن کی best evaluation ہوتی ہے۔ اس میں Ministry نے بارہ نام بھیجے تھے جن میں سے جو تین best تھے جس کو Central Selection Board نے، جس میں تمام Chief Secretaries بھی ہوتے ہیں اور senior most Federal Secretaries ہوتے ہیں، انہوں نے ان تین حضرات کو جو promote ہوئے ہیں، recommend کیا، اور جن تین کا یہ ذکر کر رہے ہیں ان کو انہوں نے promotion کے لیے recommend نہیں کیا۔ اس میں چونکہ کوٹہ نہیں ہوتا comparative merit کے اوپر ہوتا ہے اس لیے جن کا merit بنتا تھا، وہ promote ہو گئے۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ یہ تین افسر جن کو promotion نہیں ملی وہ سندھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ I want to know from the honourable Minister what do their confidential reports say? آپ ان کی confidential reports منگوا کر دیکھیں کہ کیا ان میں کوئی ایسی چیز ہے یا ان کو کوئی نوٹس پہلے دیا ہے۔ For non-performance and misconduct کے لیے notice ہوتا ہے۔ وہ نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا ہے ایسا نہیں ہے کہ performance خراب ہے۔ It can be کہ دوسروں کی ان سے بہتر ہو سکتی ہے تو اس وجہ سے۔ اگرچہ promote نہ ہونے والوں کی report negative نہیں ہے لیکن others may be better. Am I correct in that Mr. Minister?

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: متعلقہ آدمی کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ آپ کی performance ٹھیک نہیں ہے۔ ایک نوٹس، دو نوٹس، تین نوٹس یا confidential record میں لکھا جاتا ہے ہر سال کہ اس کی performance ٹھیک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگر negative reports ہوں۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جب rating ہوتی ہے تو اس کو اس کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ whether notice has been given?

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف: چیئرمین صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں، اگر کوئی negative چیز ہو تو اس پر warning دی جاتی ہے وہ ریکارڈ کر دی جاتی ہے۔ Compartative evaluation کی بات ہے چونکہ اس میں quota نہیں ہوتا it is alway totally on merit اس لیے merit میں جو maximum بنتے تھے وہ promote ہوگئے۔

جناب چیئرمین: جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب چیئرمین! جسٹس تھہیم صاحب کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ ہیں۔ پہلی دفعہ ایک وزیر نے اس کو point out کیا اور ہم نے ڈیسک بھی بجائے۔ جناب چیئرمین! پاکستان میں میرٹ، آپ کو بھی پتا ہے اور آپ اداروں میں رہے ہیں۔ حال ہی میں پی آئی اے میں جو -----

جناب چیئرمین: نہیں نہیں آپ پی آئی اے کا نہیں اسی پر رہیں۔ اس سوال کا ہی سپلیمنٹری ہو گا۔ اس کا ہے تو بولیں ورنہ تشریف رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: یہاں جو مسئلہ ہے اس کو باقاعدہ آپ کمیٹی میں

بھیجیں۔ ہمارے وزیر صاحب کا جواب درست نہیں ہے۔ ان کا جو ریکارڈ ہے' یا رپورٹ ہے بالکل صحیح ہے لیکن بدقسمتی سے من پسند لوگوں کو promote کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب تشریف رکھیں' اس میں انہوں نے quote کیا ہے' بتایا ہے کہ رپورٹ کیا ہے غلط بیانی تو نہیں کر سکتے۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہاں پر ابھی کوئی میرٹ نہیں ہے جو لوگ پسند ہوتے ہیں وہ promote ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیئے جواب سن لیں۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف ، Sir, to start with I resent in saying کہ وزیر صاحب نے غلط کہا ہے۔

Mr. Chairman: I have already corrected that.

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف ، میں نے جس طرح بتایا ہے کہ سنٹرل سلیکشن بورڈ کا decision ہوتا ہے منسٹری کا نہیں ہے تو اس میں کوئی ہمارے favouritism کا تعلق نہیں ہے۔ ہم نے تو بارہ نام بھیج دیے تھے کہ یہ بارہ آپ consider کرلیں یہ senior most ہیں۔ سنٹرل سلیکشن بورڈ میں فیڈرل سیکرٹری مختلف منسٹریوں کے ہوتے ہیں' چیئرمین فیڈرل پبلک سروس کمیشن preside کرتا ہے۔ چیف سیکرٹری ہوتے ہیں۔ comparative evaluation پر بنے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ اچھے افسر نہیں ہیں۔ The point is دوسروں کو ان سے بہتر consider کیا ہے۔ چونکہ صرف تین اسامیاں تھیں' تین نے بننا تھا۔ انہوں نے جو best تین تھے وہ بنا دیئے اب اس میں کوئی favouritism نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، جی عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج پہلی دفعہ اس ہاؤس کے اندر ایک وزیر صاحب اتنے dissatisfied ہوئے۔ تصمیم صاحب ہمارے انتہائی عزیز اور ہر دلعزیز وزیر ہیں۔ آج وہ بھی point out کرنے کے لئے کھڑے ہوئے کہ جی یہ تینوں

افسران جن کے نام آئے ہیں، تینوں کا تعلق سندھ دیہی سے ہے۔ میری وزیر صاحب سے request یہ ہے کہ وہ بتائیں جو تین افسران promote ہوئے ان کا تعلق کس صوبے سے ہے۔ نمبر ۲۔ آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے 19, 20 گریڈ کی جو promotions ہوئی تھیں اس پر یہاں پر ایک motion move ہوئی تھی، میرے خیال میں پہلے ایک سوال آیا تھا، اس کے بعد وہ سوال، وہ موشن آپ نے کمیٹی کو refer کیا تھا۔ آپ نے ایک سپیشل سب کمیٹی ایس ایم ظفر صاحب کی سربراہی میں بنائی تھی۔ چونکہ میں سب کمیٹی کا ممبر تھا، ہم جب تفصیل میں گئے تو جو criteria بنایا گیا تھا اس حوالے سے اس کمیٹی نے باقاعدہ رپورٹ submit کی کہ اس حوالے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ promotions کے اندر جانبداری کا احساس ہوتا تھا۔ جناب والا! میری درخواست وزیر تعلیم سے ہے کہ یا تو وہ خود اپنے طور پر اس کو دوبارہ دیکھیں۔ ورنہ میری آپ سے درخواست ہوگی کہ آپ ایک سب کمیٹی بنائیں جو ان سارے promotions میں جائے، کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی زیادتی ہوئی ہے اگر اس طرح سے ہوا ہے۔ یعنی ایک صوبے کے لوگ اس طرح سے رہ جائیں۔ جیسا میں نے پہلے سوال کیا تھا، میں جنرل صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو تین لوگ promote ہوئے ہیں ان کا تعلق کس صوبے سے ہے؟

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، منسٹر صاحب نے کہا ہے I take my position correct. I am Senator from Sindh. Then the Minister, I have got the right to defend the persons of the Sindh اس پر میں نے وزیر صاحب کو کچھ بھی نہیں کہا۔ اس میں اگر کمیٹی کا ہے تو کوئی آپ کمیٹی رکھیں، جو ان کا ریکارڈ دیکھے، Confidential Report دیکھے کیونکہ وزیر صاحب کہتے ہیں کہ میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ I accept it, selection committee ہے، مگر selection committee میں تین جگہوں پر ایک بھی سندھ کا نہیں آتا۔ پہلے وہ promote ہوتے رہے ہیں، اگر آپ سوال کا جواب دیکھیں۔ اس پر یا کمیٹی رکھیں، یا جیسے آپ رکھیں، ہم کہتے ہیں کہ ان سے انصاف ہو، ہم انصاف مانگتے ہیں سندھ والوں کے لئے اور ہم لڑنا نہیں چاہتے۔ مہربانی کریں۔

Mr. Chairman: Qazi Sahib can you take a look at this.

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب والا! میں ان کی satisfaction کے لیے بتا رہا ہوں کہ بارہ بھیجے تھے تین بنے ہیں' جو supercede ہوئے ان میں پنجاب کے بھی ہیں' سرحد کے بھی ہیں یہ نہیں کہ صرف سندھ کے supercede ہوئے ہیں۔ آپ لوگوں نے چونکہ سوال ہی صرف سندھیوں کے بارے میں کیا ہے اس لیے وہ سندھ کا لکھا ہوا ہے۔یہ نہیں کہ باقی نہیں ہوئے۔سب ہوئے ہیں'سب صوبوں کے supercede ہوئے۔

(مداخلت)

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، ایک سیکنڈ آپ مجھے جواب دینے دیں تاکہ تھیم صاحب کی بھی satisfaction ہوجائے۔ ان تین میں سے جو نہیں بنے ایک تو qualified نہیں' نمبر کم ہیں' جو minimum required qualification تھی اس خاتون کے نمبر اس سے بھی کم بنتے ہیں۔ دوسرا جو بنے ہیں ان سے اس کے نمبر کم تھے۔ زیادہ نمبروں والے بنے ہیں۔ تیسرا جو ہے اس کے نمبر' دو کے نمبر زیادہ تھے تیسرے کے وہ برابر تھا' برابر میں سے جب انہوں نے comparative evaluation کی تو جو نمبر ۳ تھا وہ بن گیا ہے اور یہ بندہ نہیں بنا۔ But it does not mean کہ وہ آئندہ نہیں بنے گا۔ Point is کہ out of these three vacancies جو اس وقت تھیں جو تین best تھے ان کو سنٹرل سلیکشن بورڈ نے duly consider کر کے promote کیا ہے approved then subsequently by the Prime Minister. ڈومیسائل ان تینوں کا Rural Sindh تھا اور سوال بھی اسی لئے کیا گیا۔ پہلی بات یہ ہے کہ ڈومیسائل نہ سلیکشن بورڈ میں بھیجا جاتا ہے نہ میں نے نوٹ کیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، آپ دے دیں ہم کب کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں' انہوں نے بڑا تفصیل سے بتا دیا ہے کہ جو دو برابر کے تھے اس میں سے ایک کا ہے for the information of the House جو آپ چاہتے ہیں وہ سوال میں نہیں تھا He will get the information and bring it to the House.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! یہ related to the question ہے۔ وزیر صاحب نے بڑی خوش اسلوبی سے ایک دو تین نمبروں کے چکر میں ہمیں ڈال دیا۔ ہمیں علم ہے

کہ اس level کے اوپر کوٹہ کو بنیاد نہیں بنایا جاتا لیکن ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ جو تین promote ہوئے ہیں، جو صدر صاحب کا سوال تھا، جو تین promote ہوئے ہیں ان کا تعلق کس صوبے سے ہے؟ after all وہ کسی صوبے سے تو ہیں ناں؟

جناب چیئرمین، It is a new thing. information نہیں ہوگی کیونکہ یہ تین کا جیسے انہوں نے کہا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، کیوں نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین، یہ مجھے بتا دیں، یہ نہیں کہہ رہے کہ نہیں ہے۔ اس وقت اگر ready نہیں ہے تو میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ information دے دیں and I will bring to the House.

سینیٹر میاں رضا ربانی، کیوں نہ ہو۔

جناب چیئرمین، بارہ لوگ ہیں، بارہ کے نام نہیں ہونگے۔ It is possible.

سینیٹر میاں رضا ربانی، بارہ کے نہیں جو تین promote ہوئے ہیں۔ ہم ان تین promotees کا پوچھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، دیکھیں سوال میں تین specific نام دیئے گئے ہیں، وہ نہیں ہیں تو یہ، یہ تو نہیں کہہ رہے ہیں کہ نہیں آسکتے۔ He will give it to the House later. آپ کے پاس ابھی نام موجود ہیں؟

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب مجھے دو کے بارے میں علم ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، چلیں دو کا ہی بتا دیں۔

جناب چیئرمین، چلیں دو کا ہی بتا دیں۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، دو پنجاب ہیں، تیسرے کا مجھے علم نہیں۔

جناب چیئرمین، دو پنجاب سے ہیں، تیسرے کا نام مجھے بھیج دیجئے گا۔

and I will pass it on. Question No. 47 Liaqat Ali Bangulzai.

47. ***Mr. Liaqat A. Bangulzai:** (Notice received on 22-02-2007 at 13.17 p.m.)

Will the Minister for Environment be pleased to state:

(a) the details of grants received from international donors for environment related projects during the years 2004-05 and 2005-06; and

(b) the details of projects on which those grants were spent?

Makhdoom Syed Faisal Saleh Hayat: (a)

In million

Donor's Names	Grants Received	
	2004-2005	2005-2006
Asian Development Bank (ADB), Loan No. 1403-PAK (SF)	FEC =15.361 GOP= 0.5 Total= 15.861	FEC =3.47 GOP= 0.2 Total=3.67
Global Environment Facility GEF/WB Grant No. 284080 - Pak (SP)	FEC = 5.89 GOP= 0.1 Total=5.99	FEC =4.68 GOP= 0.34 Total=5.02
Global Environment Facility (GEF), through UNDP	Nil	20.40
United Nations Multilateral Fund for the Implementation of the Montreal Protocol	4.96	5.80
GEF	0.083	0.155
Government of Japan	Nil	660.00

*UNDP			
* The Financial	2004	2005	2006
Year of the donor	32.44	23.02	46.48
Agency begins from 1st January			
to 31st December			

(b) Detail of projects on which the grants were spent are at Annexure-I

Annex-I

* Strengthening of Forestry Wing at Federal Level to implement FSMP
* Protected Areas Management Project (PAMP) (Federal Component)
* Sustainable land Management Project
* Institutional Strengthening of Ozone Cell for the Implementation of the Montreal Protocol.
* National Capacity Self Assessment
* Establishment of Environmental Monitoring System in Pakistan
* National Environmental Action Plan Support Programme (NEAP-SP)
* Natural Resource Damage Assessment (NRDA) arising out of Tasman Spirit Oil Karachi.
* Self Monitoring / Green Indus try Programme for Pakistan (All over the Country).
* Establishment of Botanical Garden in Islamabad
* 2nd South Asian Conference on Sanitation (SACOSAN-II)
* Watershed Management AJK
* Conservation improvement & Extension of Kareezes at District Panjgur Balochistan.
* Promotion of organic farming in district Mirpurkhas
* Water supply Programme for Clean Drinking Water Charsadda, NWFP
* Integrated NRM and promoting tropical forests & echo agriculture practices at Bhit Bhadara velly District Jamshoro Sindh.
* Reduction of indoor pollution and conservation of Forests through promotion of LPG enhanced energy efficiency & resource management at Galiyat.

Mr. Chairman: Yes, Bangulzai Sahib.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! میرا جو متعلقہ وزیر ہے وہ تو آج موجود ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، نیازی صاحب جواب دے رہے ہیں۔ نیازی صاحب کو delegate کیا ہوا ہے آپ سوال کریں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ بین الاقوامی امداد دینے والی جو ایجنسیاں ہیں انہوں نے سال 2004-05, 2005-06 میں کل کتنی grants دی ہیں؟ اور ان منصوبوں کی کیا تفصیلات ہیں جن پر یہ گرانٹ خرچ کی گئی ہے؟ منصوبوں کا نام تو بتایا گیا ہے لیکن جناب چیئرمین! اس میں کوئی ڈیڑھ درجن منصوبے ہیں۔ انہوں نے ایک جگہ کہا ہے کہ Conservation, improvement, and Extension of Kareezes at District Panjgur, Balochistan. میں ان سے یہ سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہمارے ضلع پنجگور میں میں کتنے کاریز پر کام ہوا ہے جو dead ہو چکے ہیں؟ کتنے کو انہوں نے live condition میں لایا ہے؟ جو پیسے ان کو ملے ہیں اس میں صرف ڈسٹرکٹ پنجگور کو nominate کیا ہے جبکہ ہمارے بلوچستان میں کئی ایسے اضلاع ہیں جن کی پوری زرعی معیشت کاریز پر ہے۔ وہ اگر جواب دینا چاہیں تو وہ دے دیں۔

جناب چیئرمین، کافی تفصیل آپ مانگ رہے ہیں، بہر حال پوچھیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب والا! میں نے question میں بھی تفصیلات مانگی ہیں۔ انہوں نے صرف نام دیے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! اس کی دولسٹیں ہیں۔ ایک پر جیسا کہ وہ ڈیڑھ درجن فرما رہے ہیں لیکن basic project سات ہیں، جن کی تمام تفصیل میرے پاس ہے۔ جیسا کہ

Strengthening of Forestry Wing at Federal Level for Sustainable Monitoring and Implementation of Forestry Sector Master Plan (FSMP)

یہ نمبر one project ہے اور اس میں

Strengthening of Forestry Wing at Federal Level for Sustainable Monitoring and Implementation of Forestry Sector Master Plan

اس project کا نام ہے اور اس کا donor Asian Development Bank ہے اور اس کی duration 1998-2005 آٹھ سال ہے۔ اس کی total cost 48.36 million rupees تھی۔

Project objective is to develop the forestry database and update FSMP through conduct of applied research studies in forestry and range lands. Conduct of training workshops, seminars, develop a framework for promoting the forest resources.

یہ نمبر one project ہے ۔ دوسرا Protected Areas Management Project (PAMP) ہے ۔ اس میں projects کا ہے Protected Management to Induct اس کا نام ہے PAMP اور donor Global Environment Facility GEF World Bank ہے ۔ اس کی duration 5 years ہے اور 2002-2007 تک اس کا tenure ہے ۔ اس کی total cost 648.55 million rupees ہے ۔ Basic objective یہ ہے جو میں پڑھوں گا تو شاید اس سے سمجھ نہ آئے۔ میں سیدھی سی بات کر دیتا ہوں کہ three major National Parks بن رہے ہیں اور اس کے لیے یہ projects ہیں۔ ایک مظفرآباد' آزاد جموں کشمیر میں مچھیارا نیشنل پارک ہے اور دوسرا Hangole National Park ہے جو بلوچستان میں آواران اور گوادر کا کچھ حصہ' یہ دوسرا ضلع اس کے border پر ہے۔ اس نیشنل پارک میں کچھ حصہ ایک ضلع کا آتا ہے۔

تیسرا major Park Chitral Gole National Park ہے ۔ یہ project ہے' اس کی donor Global Environment Facility World Bank ہے اور اس کی amount کافی ہے 648.55 million rupees یہ پارک بن رہے ہیں۔ ایک پارک بلوچستان میں ہے' جیسا کہ عموماً ان کا اعتراض ہوتا ہے کہ بلوچستان میں کچھ نہیں ہے۔ تین بن رہے ہیں' تین میں سے ایک بلوچستان میں ہے ۔ Sustainable Land Management Projects ہیں ۔ یہ ہے Sustainable Land Management to combat Desertification in Pakistan کے عام

زمین جو ریتیلے علاقے میں تبدیل ہو جائے یعنی desert میں تبدیل ہو رہی ہو۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے یا قحط ہو جائے تو اس کے لیے ایک project ہے' اس کو Global Environment Facility, GEF اس کو کہتے ہیں' وہ اس کا donor ہے اور implementation agency اور اس کی United Nations Development Program (UNDP)

executing/implementing agency Ministry of Environment in collaboration with the Provincial Government and other stake holders

ہے۔ اس کی total cost US $340.000 dollar to rupees.....

جناب چیئرمین، مختصر رکھیں' یہ ساری details ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ major projects ہیں جن کی detail دی ہوئی ہے ورنہ تو اس میں پندرہ سولہ نام ہیں جن پر detailed working جاری ہے' یا agencies' یا stake holders تمام معلومات ہیں اور اس کی یہ صورتحال ہے۔

جناب چیئرمین، اس کو مختصر رکھیں کیونکہ question hour میں یہ چیزیں جو ہیں---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جن پر ongoing work ہو رہا ہے جو اس کا tenure ہے' تمام چیزیں اس میں ہیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر ساجد' آپ کا سپلیمنٹری ہے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب! کاریز کے حوالے سے---

جناب چیئرمین، آپ کے question میں کہیں کاریز mention نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، کاریز کا مجھے تو نظر نہیں آیا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب! کاریز ہے اس میں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، کہاں ہے؟

جناب چیئرمین، میری عرض ہے کہ مہربانی کرکے سوال میں ایسے words لیا

کریں جو آپ چاہتے ہیں' اس میں اس کی ترجمانی ہو۔ ترجمانی صحیح ہو گی تو اسی طرح جواب بھی آئے گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، چیئرمین صاحب! جواب میں باقاعدہ منجگور لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، کدھر ہے؟

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، آپ صفحہ نمبر چار پر جو stars ہیں ان کو دیکھیں from tail to head نیچے سے پانچواں۔

جناب چیئرمین، دس پندرہ میں سے ایک item ہے' آپ اس کی تفصیل مانگ رہے ہیں تو سوال ہی اس پر کر دیں۔ اس میں forestery, botanical gardens, research بھی ہے' کئی چیزیں ہیں۔ آپ بیس میں سے ایک کی تفصیل پوچھ رہے ہیں۔ میں وہ نہیں کہہ رہا' آپ بے شک سوال کریں لیکن اس کی wording ایسی رکھیں تاکہ جواب اس کی ترجمانی کرے۔ آپ دوسرا اس پر سوال دے دیں تاکہ اس کی تفصیلات دی جاسکیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ جناب ! جو carryout ہو رہے ہیں اور جس کے stake holders, donors & executing agencies اس مقصد کے لئے' اس کی details میں بیان کر رہا تھا۔ بقیہ یہ وہ list ہے جس کے تحت Environment Ministry کے purview میں ہے اور اس کے Rules of Business میں یہ چیز ہے جس کے تحت انہوں نے یہ' یہ کام کرنا ہیں------

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، کاریزوں پر ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا اور نہ اس کی لسٹ میں ہیں۔ ابھی میرا خیال ہے منسٹری اس طرف گئی نہیں۔

جناب چیئرمین، بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، چونکہ خان صاحب کے علم میں نہیں ہے اس لئے وہ کہتے ہیں----

جناب چیئرمین، نہیں، سوال کے حساب سے جواب تو ہے ایک item کے بارے میں اتنی زیادہ گہرائی کا علم تو نہیں ہوتا بیس سے زائد items ہیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس کی معلومات میں آپ کو لے کر دوں گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، میں کاریزوں کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں کہ کتنے اور کہاں کہاں انہوں نے اس پر کام کیا ہے؟

جناب چیئرمین، کاریزوں کے بارے میں، انشاء اللہ میں آپ کو جواب دلواؤں گا۔ جی ڈاکٹر ساجد۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر ساجد صاحب۔

Senator Dr. Muhammad Said: I think this is very important question.

اس لئے کہ there is growing apprehension کہ جتنا بھی aid میں پیسہ ہمیں ملتا ہے this is not being fairly spent and it is not honestly spent. اگر آپ ذرا دیکھیں جو question (d) ہے۔

The details of the project on which those grants were spent. There are no details of the projects, only the titles are given. For instance, I would like to know from the honourable Minister about the last proejct - Reduction of the Indoor Pollution and Conservation of Forests through promotion of LPG Enhanced Energy Efficiency and Resources Manangement of Galyat. I would like to know sir, as to what extent, LPG has been promoted in Galyat and as to what extent the conservation of forests has been carried out? Thank you.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman, I

think it is very easy for the honourable Minister to answer it. All these grants are given in the name of Pakistan; have we developed any kind of oversight mechanism so far? They can oversee whether that money is being granted for ....

Mr. Chairman: Niazi Sahib, about LPG, environment and conservation plus oversight mechanism.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، یہ بہت لمبا چوڑا جواب ہے۔ پہلے میں اس کی کاپیاں بنواؤں۔ This is a huge thing. ساری چیزیں اس میں دی ہوئی ہیں جو بھی دیکھنا چاہے گا۔ یہ جو items دیئے گئے ہیں پہلے enumerated ہیں 1,2,3 اور اس کی details بھی دی ہوئی ہیں کہ کتنی رقم ہے؟ کیا ہے؟ کیا اور کہاں پر ہے؟ کاریز والا مسئلہ بھی اس کے اندر ہے۔ یہ میں فوٹو سٹیٹ کرا کر ان کو دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، اس کے بعد آپ ممبرز سے مل لیں۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! یہ جواب جو دیا گیا ہے یہ بڑا abstract ہے۔ یہ جو بھی انہوں نے plans or abstracts دیئے ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ concrete projects locality کے تعلق سے اس کی فہرست دی جائے اور کہاں کہاں ہیں' یہ بھی بتایا جائے۔

جناب چیئرمین، تمام پروجیکٹس کی آپ بات کررہے ہیں؟

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جی ہاں تمام۔

جناب چیئرمین، آپ کو دے دیں گے۔ ٹھیک ہے وہ دے دیں گے۔ رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! میری ایک تجویز ہے کہ نیازی صاحب کی بھی جان چھوٹ جائے گی اور میرے دوست آغا صاحب کی بھی' اور آپ کو بھی strictures ہم نہیں کہیں گے کہ pass کریں۔ آپ یہ ruling دے دیں کہ آئندہ جو briefs منسٹرز کے لئے سوالوں

کی بنتی ہیں ان کی فوٹو کاپیاں ہمارے ڈیسک پر رکھ دیں تو پھر منسٹر آئنے، نہ آئے we will go through that چونکہ ابھی بھی نیازی صاحب یہی کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں refer کرنا، اور بھی کئی سوال ہوتے ہیں۔ جی نیازی صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، اس میں پوری detail ہے؛ تمام چیزیں ہیں، پالیسی ہے تمام جگہ کی ہے، جہاں جہاں خانیوال میں اِدھر اُدھر، جو بھی پوچھ رہے تھے، ان کے تمام پیسے ہیں، وہ سب چیزیں ہیں۔ میں چاہتا ہوں یہ booklets یہاں ہوں۔ انہیں بے خیالی میں پوچھنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین، جی بابر صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، اس میں ایک لائن اسلام آباد کے بارے میں ہے، میں honourable Minister صاحب سے اسلام آباد کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، اس میں اسلام آباد کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، اس میں اسلام آباد کا ذکر ہے، اس میں ذکر نہ ہوتا تو میں بات ہی نہ کرتا۔

جناب چیئرمین، اس میں اسلام آباد کا ذکر کدھر ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، یہ میں آپ کو پڑھ دیتا ہوں۔

Establishment of Botanical Garden in Islamabad. It is on entry No. 7 from the bottom.

Mr. Chairman: O.K.

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، اسلام آباد میں کئی ملین درخت کاٹے جا چکے ہیں، یہ botanical garden کدھر بن رہا ہے؟ Tell me the location please. آپ نے اسلام آباد کی تباہی چڑھا دی ہے، آپ کے دور میں کئی کروڑ درخت کاٹے گئے اور پتا نہیں کون کاٹ کر لے گیا۔ اس کے لئے کوئی ٹھیکہ نہیں، اخبار میں اشتہار نہیں آتا، آپ درخت کاٹتے ہیں اور پھر آپ سڑکیں توڑ دیتے ہیں، سڑکیں بناتے نہیں ہیں۔ پورا شہر pollution کا شکار ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! آپ کو اچھی طرح پتا ہے کہ CDA کاٹ رہی ہے۔ میں بتا سکتا ہوں کہ مجھے بھی الرجی ہو گئی ہے۔ ان کو احساس ہونا چاہیے کہ severe

یہ مجھے allergy because of this pollen. ہو گئی ہے۔ اب میں یہاں کہاں سے یہ ٹیکہ لگواؤں۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، بے شمار ہیں جن کو نہیں بھی ہوتی' آپ کی طرح کے شاید وہ نازک مزاج نہیں ہیں' سارے تو اتنے نازک مزاج نہیں ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہ درخت they must be cut of ابھی انہوں نے کئی نہیں کاٹے-----

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، جناب! ان کو کہیں سنجیدگی سے جواب دیں' یہ ماحولیات کی بات کرتے ہیں' ہمارے ساتھ مخولیات نہ کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، الرجی اتنی زیادہ ہے کہ-------

(مداخلت)

جناب چیئرمین، یہ botanical garden کے بارے میں آپ کو بتا دیں گے۔ جی قاضی صاحب فرمائیے۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، ایک سوال کیا گیا تھا کہ تین جو promote ہوئے ہیں ان کا domicile کہاں کا ہے؟ So, I got the exact information now. میں نے کہا تھا کہ مجھے exact پتا نہیں ہے۔ جناب! ایک اربن سندھ کا ہے' ایک پنجاب کا ہے اور ایک بلوچستان کا ہے۔

جناب چیئرمین، نام بتا دیں۔

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) جاوید اشرف، جناب! یہ جو ڈاکٹر فیاض ہے یہ اربن سندھ کا ہے' عارف مجید پنجاب کا ہے اور ثاقب علی بلوچستان کا ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، پچھلے سال انہوں نے بلوچستان سے بنائے ہیں' ان کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ ان کو پتا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، بہرحال جو ریکارڈ پر ہیں وہ انہوں نے بتا دیئے ہیں۔

Now we will go on to the next question No. 48. Mrs. Gulshan Saeed.

48. ***Mrs. Gulshan Saeed:** (Notice received on 22-02-2007 at 13.20 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of persons sent abroad for employment since January, 2006; and

(b) the procedure adopted for selection of the said persons?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) 222374 persons have been Sent abroad for employment during the period from January, 2006 to February, 2007.

(b) Manpower demand from abroad is either procured by Overseas Employment Corporation (OEC) or by the private sector Overseas Employment Promoters (OEPs). The inidividuals also obtain employment visas through their own sources. The procedure for selection is as under:—

OEC

a. All the requirements received from foreign employers are advertised in the Press as per job description given by the employer.

b. The Foreign clients are informed about the number of applications received in response to advertisement.

c. On receipt of interview schedule from the employers candidates are called for interviews/tests to be conducted by foreign delegation. .

d. The selection of the workers for employment abroad is carried out by the foreign employer themselves, who have sole discretion to select the workers of their own choice from any part of the country.

e. Alter final selection the selected workers arc dispatched to Idreign countries.

OEPs

(a) After getting demand from foreign employers OEPs obtain permission from the respective Protectorate of Emigrants for processing demand.

(b) The applicants are short listed according to the requirement of foreign employer.

(c) Out of short listed candidates, selection is made on the basis of right man for the right job either by the employer or by the OEPs on behalf of the employer.

(d) The selected candidates are subjected to the medical examination by the authorised medical center.

(e) The selected candidates are finally registered by the Protector of Emigrants where they are imparted briefing/orientation about the country of their destination.

Direct Employment

Individuals also obtain employment visas through their own sources. They get themselves registered with the relevant Protectorate of Emigrants. They are also briefed before their departure to the host countries.

Mr. Chairman: Any supplementaries? Mrs. Gulshan Saeed

سینیٹر گلشن سعید، جناب والا! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ پچھلے تین ماہ میں انہوں نے تقریباً ڈھائی لاکھ لوگ باہر بھجوائے ہیں اور میں نے ان کو ایک application دی تھی، اب یہ ہنسیں گے۔ جناب! ایک غریب آدمی کی ایک application دی تھی' وہ اتنا deserving تھا----

جناب چیئرمین، یہ especially person کی بات ہے؟

سینیٹر گلشن سعید، نہیں یہ person کی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آپ پورے ہاؤس کا time لے رہی ہیں' یہ آپ بعد میں بھی بات کر سکتی ہیں۔

سینیٹر گلشن سعید، نہیں میں نے بعد میں بات نہیں کرنی' میں نے ہاؤس میں بات کرنی ہے۔ میں نے سوال کیا کہ یہ اتنے لاکھوں لوگوں کو بھجوا رہے ہیں اور جو genuine application ہوتی ہے اس کو deal نہیں کرتے۔

جناب چیئرمین، یہ اپنی discretion پہ نہیں کرتے' criteria کے طور پر جا رہے ہیں۔

سینیٹر گلشن سعید، جواب تو انہوں نے دے دیا ہے اور میں نے پڑھ لیا ہے مگر انہوں نے ایک application consider نہیں کی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! 2,22,374 employee ہوئے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھوں گا کہ province wise breakup دے دیں۔

جناب چیئرمین، سرور خان صاحب۔

جناب غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے محنت، افرادی قوت اور سمندر پار پاکستانی)، اگر یہ اس سوال میں province wise breakup مانگتے تو میں ضرور دیتا۔ original question یہ ہے کہ total کتنے لوگوں کو 2006 سے لے کر 2007 تک باہر بھجوایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین، یہ information مجھے بھجوا دیں، یہ میں آپ کو pass on کر دوں گا۔ جی رضا صاحب۔

سینیٹر رضا محمد رضا، میں مزید پوچھنا چاہتا ہوں کہ private sector کے ذریعے کتنے لوگوں کو بھیجا گیا ہے اور Overseas Pakistanis Employment کے ذریعے کتنے لوگوں کو بھیجا گیا ہے؟ یہ بتایا جائے کہ private sector والے بھیج رہے ہیں یا ہم خود بھیج رہے ہیں؟

جناب چیئرمین، جی منسٹر صاحب۔

جناب غلام سرور خان، یہ through private promoters بھجوائے گئے ہیں، لیکن ایک ہزار کچھ لوگ through Overseas Employment Corporation بھی بھجوائے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: We will go on to the next question No. 49. Shahibzada Khalid Jan sahib.

49. ***Sahibzada Khalid Jan:** (Notice received on 23-02-2007 at 08.50 a.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) the number of vocational training centers established in the country since 2003; and

(b) whether such a center has been established in Malakund, if not, whether there is any proposal under consideration of the Government to establish the same in that area?

Mrs. Zobaida Jalal: (a) 109 Vocational Training Centres (Vocational/ Dastkari Schools) have been established in the country since 2003.

(b) One Vocational Training Centre (Vocational/Dastkari School) has been established at Malakand during July, 2005.

جناب چیئرمین، نیازی نہیں ہیں؛ زبیدہ جلال صاحبہ کا سوال ہے۔ ٹھیک ہے آغا صاحب کر رہے ہیں۔ Any supplementary question?

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، جناب والا! مالاکنڈ ایک پس ماندہ پہاڑی علاقہ ہے۔ اس کی آبادی تقریباً پانچ لاکھ ہے۔ اس کے لیے vocational schools کھولے جائیں۔

سینیٹر کامل علی آغا (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، میری صاحبزادہ صاحب سے گزارش ہو گی کہ جو پہلے vocational school ہے اس کا visit تو کریں کیوں کہ انہوں نے اس کو ابھی تک نہیں دیکھا ہے۔ جناب! انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ مالاکنڈ میں کوئی vocational school بنانے کی کوئی تجویز ہے؛ ہم نے کہا ہے کہ وہاں پر موجود ہے۔

سینیٹر صاحبزادہ خالد جان، ایک تو بنایا ہے اور اس میں بھی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ وہاں اور بنانے کی ضرورت ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، ان کی proposal آ گئی ہے اس پر ضرور عمل کریں گے۔ مالاکنڈ پاکستان کا ایک اہم ڈسٹرکٹ ہے اور وہاں کی پڑھائی لکھائی پر ہمیشہ توجہ دی گئی ہے اور ہم بھی انشاء اللہ مزید دیں گے۔

جناب چیئرمین، جی حمید اللہ جان صاحب۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب والا! میرا وزیر موصوف سے supplementary question یہ ہے کہ کیا ان کا قبائلی علاقوں میں special educational institutes for special children set up کرنے کا ارادہ ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا، جیسے کہ پہلے سوال میں یہ بتایا گیا ہے کہ 109 Vocational Training Centres پورے ملک میں کھولے گئے ہیں۔ اب ان کی طرف سے فاٹا کے لیے تجویز آئی ہے اور آئندہ بجٹ میں یہ ضرور propose کریں کہ فاٹا میں بھی ایسے institutions بنائے جائیں۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو 109 Vocational Training Centres ہیں، ان میں خواتین کے کتنے ہیں؟

سینیٹر کامل علی آغا، جناب جو جواب آیا ہے اس میں اسے categorize نہیں کیا گیا اگر یہ fresh question کر دیں تو بہتر ہو گا۔

Mr. Chairman: We will go to the next question No. 50.

اس کا جواب نہیں آیا۔ یہ Communication کا ہے اور اسے ہم defer کر دیتے ہیں۔ سوال نمبر 51 کوثر فردوس صاحبہ کا ہے اس کا جواب بھی نہیں ہے۔ یہ ابھی print نہیں ہوا۔ We will go on to 52.

52. ***Dr. Kauser Firdaus:** (Notice received on 23-02-2007 at 10.30 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of travel/recruiting agents doing business illegally in the country against whom legal action was taken during the last five years, indicating also the details of action taken against them; and

(b) the procedure laid down for registration of travel/recruiting agents and the procedure laid down to monitor the working of such agents?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) The Bureau of Emigration & Overseas Employment (BE&OE), an attached Department of the Labour and Manpower Division, regulates and monitors the legal emigration of licence holder Overseas Employment Promoters(OEPs). The FIA investigates and registers the cases against individuals who are involved in illegal business of emigration. The Labour and Manpower Division has to issue sanction letter for trial of such cases in Special Courts as provided under Emigration Ordinance, 1979.

(b) The procedure for registration of Overseas Employment Promoters as laid down in Emigration Rules, 1979 is placed at **Annex-'A'.** The powers and duties of Protector of Emigrants including monitoring of working of OEPs are at **Annex-'B'.**

Annex-A

APPOINTMENT OF OVERSEAS EMPLOYMENT PROMOTERS

Grant of Overseas Employment Promoter's Licence.— (1) Whoever desires to engage, or to assist or to recruit any person to emigrate shall apply for a licence to the Federal Government and shall with his application furnish such information and documents, pay security and fee, and at such time and in such manner as may be prescribed

(2) On receiving an application under sub-section (I), The Federal Government may, after such inquiry as it may deem necessary, grant the licence applied for on such terms and conditions, if any, and on payment of such fee and on furnishing such security, as may be prescribed, or with-hold such licence, and the decision of the Federal Government shall be final.

(2-A) A licence issued under the Emigration Act, 1922 (VII of 1922) shall be deemed to have been issued under this ordinance, but it shall not be deemed to be a valid licence unless the security and fee for the said licence as prescribed by this Ordinance and the rules made thereunder have duly been paid.

(3) If at any time during the period for which a licence is valid the Federal Government is satisfied, after making such inquiry as it may deem necessary, that the licensee has been guilty of misconduct, or that his conduct and performance as a licencsee has been otherwise unsatisfactory, or that he has committed a breach of any provisions of this ordinance or the rules or the prescribed code of conduct, the Federal Government may, by order in writing, cancel the licence or suspend it for a specified period and may also pass orders in regard to the forfeiture of the security furnished under sub-section (2) in whole or in part, and the decision of the Federal Government shall be final.

(3-A) Before an order is passed under sub-section (3) the licensee shall be afforded an opportunity of being heard.

(4) On the expiry of the period for which the licence is granted, or on being informed by the licensee that he does not propose to continue to act as an Overseas Employment Promoter, and on being satisfied that no ground exists for forfeiting the security in whole or in part the Federal Government may order the return of the security or any part thereof to the person by whom it was furnished or to his authorized representative.

Annex-B

Powers and duties of Protector of Emigrants.—In addition to the duties as may be assigned to him, a Protector of Emigrants shall :—

(a) process all demands in private sector of Overseas Employment Promoters according to the procedure laid down by the Director General.

(b) ensure that emigrants fully understand the terms and conditions of employment abroad as given in the foreign service agreement;

(c) inspect the conveyances carrying the departing and returning emigrants;

(d) inquire into the treatment received by returning emigrants during the period of their residence abroad, and return journey, and report findings of such inquiry to the Director General;

(e) aid and advise emigrants, when departing from, or returning to, Pakistan;

(f) submit reports to the Director General on the performance of the Overseas Employment Promoters;

(g) inspect the offices of the Overseas Employment Promoters and the places at which they select persons for emigration;

(h) supervise the work and behaviour of the Overseas Employment Promoters in relation to general public and render them such advice as the circumstances may require; and

(i) obtain reports from the Overseas Employment Promoters on such forms as may be specified by the Director General.

Mr. Chairman: There is no supplementary. So, we go on to the next Question No. 53.

سینیٹر گلشن سعید ۔ جناب! ان سے پوچھیں کہ جواب کیوں نہیں آیا۔ آپ ضرور پوچھیں کیوں کہ ایک تو وزیر آتے نہیں اور پھر جواب بھی نہیں بھیجتے۔

Mr. Chairman: Right. Now we go on to Question No. 53, Dr. Ismail Buledi.

53. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 24-02-2007 at 08.20 a.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state the details of income and expenditures of Karachi Port Trust during the last six years?

Mr. Babar Khan Ghauri: The details of operating income and expenditure of Karachi Port Trust during the last six years have been elucidated at Annexure 'A'.

Annexure-A

KARACHI PORT TRUST

OPERATING INCOME AND EXPENDITURE

(Rs.In million)

HEAD OF ACCOUNTS	2000-01	2001-02	2002-03	2003-04	2004-05	2005-06 (Prov.)
Operating Income	4,664.70	5,139.00	4,763.50	5,458.70	6,498.70	8,028.20
Operating Expenditure	4,320.60	4,007.40	3,887.50	4,580.70	3,361.20	4,372.10
Surplus / (Deficit)	344.10	1,131.60	876.00	878.00	3,137.50	3,656.10

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! کسی کو پتا بھی نہیں ہوتا کیا کریں؟

جناب چیئرمین، میں اسی لیے پوچھ رہا ہوں۔ کون جواب دے گا؟

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب پھر Question Hour کو wind up کر دیں۔

جناب چیئرمین، نہیں، وزراء موجود ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! یہ سوال بہت اہم ہے۔

جناب چیئرمین، اس کو defer کر دیتے ہیں، Minister Sahib نہیں ہیں تو اس کو defer کر دیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آپ جو ruling دیتے ہیں ----

جناب چیئرمین، بالکل take up ہوگا۔ آپ کو جتنا خیال ہے اس سے اگر زیادہ نہیں تو کم مجھے بھی احساس نہیں ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، آپ پوچھیں تو صحیح میں جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین، وہ کہہ رہے ہیں کہ Minister Sahib نہیں ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، کون سے؟

Mr. Chairman: Ports and Shipping.

سینیٹر کامل علی آغا، میں بیٹھا ہوا ہوں جناب۔ میری ذمہ داری ہے جناب۔ آپ سوال پوچھیں۔

جناب چیئرمین، بلیدی صاحب کا سوال ہے No. 53 جی۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Let us have order in the House.

بلیدی صاحب کو سنیں۔ جی بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب چیئرمین! یہ وزیر صاحب بارہ تاریخ کی ریلی کی تیاری کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ question کریں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آپ یہ جو بار بار کہتے ہیں تمام وزیروں کی منتیں کرتے ہیں، سماجت کرتے ہیں کہ جی آپ خدا کے لیے جواب دیں۔ آپ چیئرمین صاحب ہیں، آپ اپنی power کو استعمال کریں۔ جو power ہے اس کو آپ استعمال نہیں کرتے ہیں اور یہ Ministers آپ کی سنتے نہیں ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ قوم کا کتنا نقصان ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، اچھا میرا خیال ہے آپ آئیں اور سوال پوچھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، آپ جناب خدا سے ڈریں۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ غیر سنجیدہ رویہ ہے۔

جناب چیئرمین، خدا سے جتنا آپ ڈرتے ہیں ہم بھی ڈرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آپ کا کوئی supplementary ہے یا نہیں ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جی ہاں ہے۔

جناب چیئرمین، بتائیں صرف supplementary پوچھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب Minister Sahib کامل علی آغا ہرفن مولا Minister Sahib یہ بتائیں، میں نے پوچھا کہ KPT میں سالانہ آمدن اور اخراجات کی تفصیل بتائیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہر سال ان کے پاس بلین کے قریب surplus ہے۔ اخراجات سے ہٹ کر وہ surplus ہے اور یہ بھی show نہیں ہوتا کہ ان کو اگلے سال میں include کیا ہے یا یہ surplus کی رقم کہاں show کر رہے ہیں؟ ہر سال یہ رقم کہاں خرچ ہوتی ہے اور یہاں KPT اتنا نااہل ہے کہ وہ رقم خرچ کرنا نہیں جانتا ہے۔ تو جناب یہ جو surplus رقم ہے یہ کہاں خرچ ہوتی ہے؟ اور یہ رقم کیوں surplus ہوتی ہے اور یہ سالانہ آمدن کو خرچ کیوں نہیں کرتے؟ اس کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین، یہ سوال ہی سمجھ میں نہیں آیا۔

سینیٹر احمد علی، ایک منٹ جی' یہ بڑا interesting question ہے یعنی کہ زبردستی خرچ کرو۔ بچت کرنا دنیا کی عادت ہوتی ہے۔ اگر وہ اپنے reserves بڑھا رہے ہیں تو ان کو کہہ رہے ہیں خرچ کر دو۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا اچھا سوال ہے لیکن پہلے میں ایک چیز کی نشان دہی کرنا چاہوں گا اور جو ان کا اصل سوال ہے وہ بھی۔ بات یہ ہے کہ یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کتنی income ہے اور پچھلے سالوں میں کتنی ہے اور کیا progress ہے؛ یہ ان کا مقصد ہوگا اصل۔

بات یہ ہے جناب کہ 2000-2001 میں جو operating income تھی وہ 4.66- 4.70 تھی اور آج یہ income بڑھ کر 2005-2006، میں 8.028-.20 یہ جناب دوگنا بڑھ چکی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کو appreciate کرنا چاہیے۔ پچھلے ایک سال کے اندر اس کے اندر جو اضافہ ہوا ہے' پچھلے سال 6.498-98.70 تھی اس مرتبہ 8.028-.20 ہے۔ یہ اندازہ لگالیں کے اس کے اندر کتنی development ہے اور کتنی progress ہے۔

رہی بات یہ کہ کہاں خرچ ہو رہے ہیں؛ جناب پہلے تو میں ان کو یہ بتاتا ہوں کہ یہ آ کہاں سے رہے ہیں۔ یہ ایک Cargo handling ہے' Cargo storage ہے' ship movement and services ہیں' Rent from Godowns etc. اور اس کے اندر miscellaneous incomes ہیں۔ یہ ساری details اگر یہ دیکھنا چاہیں تو print ہونے کے علاوہ یہ یہاں پر میرے پاس موجود ہے' اور اگر مزید کچھ چاہتے ہیں تو پھر ان کو مزید ایک سوال کرنا پڑے گا۔

اب یہ خرچ کہاں ہو رہے ہیں یہ جناب development ہو رہی ہے۔ اس کے اندر Pakistan Deep Water Container Corpse create کی جا رہی ہے۔ جناب cargo village قائم کیا جا رہا ہے' Karachi Harbour Crossing بنائی جا رہی ہے۔ جناب Port tower بنایا جا رہا ہے۔ Execution of cutter suction dredger بنایا جا رہا جناب' اور پھر execution trailer suction dredger بنایا جا رہا ہے جناب۔ پھر execution of

shipping tug بنایا جا رہا ہے۔ کراچی package projects اس میں شامل ہے۔ Bulk cargo terminal بنا رہا ہے جناب۔ Cold terminal بن رہا ہے۔ Capital dragging کے لیے ایک نیا system create کیا جا رہا ہے۔ Berth reconstruction plan ہم نے شروع کیا ہے۔ یہ ساری چیزیں جناب' اس کے علاوہ کہ اس کے employees بھی ہیں' ان کی تنخواہیں بھی ہیں' miscellaneous اخراجات بھی ہیں۔ یہ جناب سارے اخراجات ہیں اور یہ پہلی مرتبہ ہے کہ اس کی income پچھلے چار سال کے اندر دوگنا بڑھ گئی ہے۔ اس کے باوجود اتنے development projects بھی اس کے ساتھ ساتھ نئے چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی خورشید صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد. میں صرف اپنی معلومات کے لیے' وزیر محترم سے جاننا چاہوں گا کہ سوال total income and expenditure تھا اور جواب ہے صرف operating income and expenditure کا تو operating income and expenditure اور total income and expenditure دونوں ایک ہی ہیں یا ان میں فرق ہے۔

جناب چیئرمین، نیچے لکھا ہوا ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد. اور اگر یہ بات صحیح ہے کہ operating expenditure میں capital loans ہوتے ہیں۔ ان پر جو خرچ ہوتا ہے وہ شامل نہیں ہوتا' تو اسے بیان نہیں کیا گیا۔ پہلا سوال میرا یہ ہے۔ دوسرا سوال یہ کہ variation جو ہے' وہ سمجھ نہیں آتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ income میں مسلسل اضافہ ہوا ہے' excepting 2002, 2003 لیکن expenditure میں بڑا variation ہے۔ 4.3 billion پھر 4 پھر 3.8 پھر 4.5 پھر 3.3 income پھر بڑھ کر کے 4.7 تو اتنا variation کیوں ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا. میں سمجھتا ہوں کہ KPT نے کچھ development کے جو plans شروع کیے' اس میں پہلے تو feasibility تیار ہوتی رہی۔ پھر ہر سال کچھ ایسے projects تھے جو کہ سال کے اندر complete کر لیے گئے' اور next year کے اندر وہ چونکہ اس قسم کے heavy expenditure والے plans اور projects نہیں تھے اس لیے اس میں expenditure

کا فرق نظر آ رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ expenditure کی اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو مزید منگوالی جائے گی۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عبدالمالک۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، میرا بنیادی سوال یہ تھا کہ income and expenditure اور operating income and operating expenditure دونوں میں کیا فرق ہے؟

سینیٹر کامل علی آغا، جناب مجھے جواب میں یہ کمی محسوس ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ تفصیلات مجھے دے دیں تو میں pass on کر دوں گا۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ میں منگوا لوں گا۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عبد المالک۔

سینیٹر ڈاکٹر عبد المالک ، جناب یہ ایک serious observation ہے منسٹر صاحب کے بارے میں۔ اب تک سینیٹ کی جتنی کمیٹی میٹنگز ہوئی ہیں، باوجود ان کو repeatedly inform کرنے کے وہ میٹنگوں میں نہیں آتے ہیں، نہ ہی یہاں آتے ہیں۔ اس کو اگر kindly serious وہ نہیں لیتے ہیں، کسی بھی ادارے میں وہ جوابدہ نہیں ہیں۔ یہ میری serious observaion ہے۔ چار پانچ میٹنگیں ہوئی ہیں۔

Mr. Chairman: He is the Member of the Senate

آغا صاحب! pass on, ان کا جو view ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، میں اپنے بھائی کا سوال سن نہیں سکا۔

جناب چیئرمین، انہوں نے کہا کہ کمیٹی میٹنگوں میں منسٹر صاحب نہیں آتے، آپ اس کو check کر لیجیے۔

سینیٹر کامل علی آغا، میں انشاء اللہ ان کو request کرتا ہوں کہ وہ Standing

Committee کی میٹنگ میں ضرور آیا کریں۔

جناب چیئرمین، گلشن سعید صاحبہ۔

سینیٹر گلشن سعید، بات یہ ہے کہ ان کو ہر دفعہ inform کیا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں پابند نہیں ہوں، اگر میں فارغ ہوں تو میں آؤں گا، نہیں ہوں، تو نہیں آؤں گا۔ ان کا یہ جواب ہے۔

جناب چیئرمین، بات ان کی صحیح ہے کہ

Ministry should be represented at the appropriate level.

سینیٹر گلشن سعید ، یہ بات سارے ممبرز کے سامنے ہوتی ہے۔ اس لیے میں غلط بیانی نہیں کر سکتی۔ وہ کہتے ہیں یہ بات۔

جناب چیئرمین، لیکن منسٹری کی representation ہوتی ہے۔

سینیٹر گلشن سعید ، باقی رہ گیا Finance Board تو جتنے لوگ اسے پڑھنا چاہتے ہیں، تو آپ order کیجیے کہ تفصیل سے ساری financial report میری کمیٹی کو بھیجیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آغا صاحب نے undertake کیا ہے، وہ کر دیں گے۔

سینیٹر گلشن سعید ، شکریہ، مہربانی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، بس جی، آخری سوال تھا۔ ختم کر رہا ہوں۔

The question hour is over.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی: Supplementary question ہے۔

جناب چیئرمین، اسی پر۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، اسی پر۔

جناب چیئرمین: اچھا بتائیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، جناب چیئرمین! کامل علی آغا صاحب نے تو بڑی تفصیل سے بتایا ہے کہ یہ پیسے کہاں سے آ رہے ہیں اور کہاں خرچ ہو رہے ہیں، لیکن میرا سوال یہ ہے کہ یہ کہاں رکھے جا رہے ہیں؟ کیونکہ میری معلومات کے مطابق ان کے (*****)

جناب چیئرمین، ایسے allegations نہ کریں۔ آپ کو تفصیلات چاہیے۔ آنے دیں دیکھ کر پھر بات کریں۔ ایسے مناسب نہیں ہے۔ It should be struck off the record ایسی باتیں نہیں کرتے۔

سینیٹر کامل علی آغا، بنگزئی صاحب ہمارے بڑے قابل احترام ساتھی ہیں۔ ہمیشہ ہم ان کی respect کرتے ہیں، لیکن ادھر بیٹھے ہوئے دوست، میں سمجھتا ہوں، جب ادھر بیٹھے ہوئے دوستوں کا احترام کرتے ہیں تو ان کو بھی چاہیئے کہ ادھر بیٹھے ہوئے دوستوں کا احترام کریں۔

جناب چیئرمین، تفصیلات آپ آجانے دیں۔ تفصیلات بعد میں دیکھ لیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، میں یہ نہیں کہتا کہ کوئی اگر corruption کر رہا ہے تو اس کا لحاظ کیا جائے لیکن اگر کوئی ثبوت ہو تو ثبوت کے ساتھ سامنے آیا جائے۔ صرف الزام لگا دینا میں سمجھتا ہوں کہ یہ allegation بھی ہے اور یہ نہ شرع اجازت دیتی ہے، نہ دین اجازت دیتا ہے، نہ ہمارا اسلام اجازت دیتا ہے، نہ اخلاقیات اجازت دیتی ہے۔ اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہے تو ثبوت کے ساتھ آئیں انشاء اللہ اگر corruption ثابت ہو گی تو کامل علی آغا بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گا۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین، I think کہ ہو گئی ہے بات۔ احمد علی صاحب کو سن لیں پھر آگے چلتے ہیں۔ ٹائم بڑا گزر رہا ہے۔ جی احمد علی صاحب۔ Mr. Ahmed Ali has the floor.

Senator Ahmed Ali: Thank you Mr. Chairman. Ministry of Finance

سے related میرا یہ Point of Order ہے۔ اور میں آپ کی----

+ **** *(Words expunged by the order of Mr. Chairman).*

جناب چیئرمین: ... l...om...f... یں

سینیٹر احمد علی: نہیں ... بہت ضروری ہے۔ میں جا رہا ہوں مجھے بہت ضروری کام ہے۔ میں پورے ...entio... floo... کی ... ہوں اس لئے کہ یہ مسئلہ پورے پاکستان کا ہے۔ اس وقت ہم جو electricity کی po...ition دیکھ رہے ہیں یہ پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ electric...ty کے crisis میں۔ CBR نے import ...gene...ators ...d...uty 20% پر لگا رکھی ہے to protect the Siemens. وہ کہتے ہیں کہ کیونکہ وہ locally produce کر رہے ہیں۔ اور Siemens is ...o expensiv... کہ لوگ (industrialists) af...o...d نہیں کر پا رہے ہیں۔ برائے مہربانی ... ان سب سے کہتا ہوں کہ اس وقت یہ سب کھڑے ہوں اور میرا ساتھ دیں اور یہ duty دونوں 5% and 20° d t s دونوں immediately ختم کی جائیں تاکہ public کو کچھ ... g ...ed... ad... کے ... میں

جناب ...

...ed on to ...

Mi... ...in... ce

سینیٹر ... علی شاہ: ... یک اچھا point اٹھایا ہے۔ اس بارے میں آپ کی طرف سے ضرور اس کے متعلق نوٹس لیا جانا چاہئے ... یہ ... سکتا ہو تو یہ ... l... ...کے تو ... کے ... سمجھتا ہوں ... ملک ... ین ذریعہ ... ہو سکتا ہے generators ... duty ... ہوں۔ ٹی وی' میں سمجھتا ہوں کہ ڈیوٹی کے بغیر پاس ہو رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس کو لکھ کر بھیج دیں۔ ٹھیک ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ احمد علی صاحب نے جو بات کی ہے وہ بہت اچھی بات ہے' اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہونا چاہیے' اور آغا صاحب نے بھی یہ بات کی ہے لیکن آپ نے شاید کہا ہے کہ You will also take this up.

Mr. Chairman: If it is the consent of the House.

سینیٹر میاں رضا ربانی: لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممکن نہیں ہو گا کیونکہ Siemens

کا ایک cartel ہے جس کو موجودہ حکومت fully protect کر رہی ہے اور وہی cartel اس وقت KESC کے اندر بھی ایسی تیسی پھیر رہا ہے۔ کراچی میں electricity supply کی وہاں پر KESC کے اندر وہ جتنی بھی مشینیز اور جنریٹرز وغیرہ لگے ہوئے ہیں ان کی specification کو وہ change کر کے بنا رہے ہیں تاکہ Siemens کے parts ان کو لگ سکیں۔ یہ ایک پورا cartel اور مافیا Siemens کا یہاں پر قابض ہے جن کے جنریٹرز کو بھی protection دی جا رہی ہے۔ جو KESC کے ساتھ بھی havoc play کر رہے ہیں اور وہ اپنی تمام کی تمام production کی چیزیں جو ہیں ان کی کھپت یہاں پر کر رہے ہیں۔ ہم ان کی تجویز کو support کرتے ہیں لیکن جو آگے pitfalls ہیں وہ بھی میں نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔

سینیٹر احمد علی، جناب! میرا مقصد یہ ہے کہ یہ پوری پاکستانی قوم کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین، جی ٹھیک ہے آپ نے agree کر لیا۔ We will take it up.

سینیٹر احمد علی، کسی کا خیال نہیں کر رہے ہیں اور public تکلیف میں ہے اگر یہ کریں گے تو industry جو ہے وہ generation کی position میں آ جائے گی۔ یہ جو voltage بچیں گے یہ دوسری جگہ کام آ جائیں گے۔

جناب چیئرمین، اسی کو آگے کریں گے۔ اچھا جی اب The Question Hour is over. The printed answers as presented in the House will be taken as read.

جی۔ I will now go on to the Leave Applications.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! ہم نے تین دفعہ پورٹ قاسم کے حوالے سے انکوائری کی تھی۔ آپ کی بات KPT والی بالکل بجا ہے۔

جناب چیئرمین، جی ہاں۔ جی۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! دیکھیں بات یہ ہے کہ ٹھیک ہے سیاست اپنی جگہ پر، لیکن بات یہ ہے کہ کسی کی غیرموجودگی میں کسی دوست کے سامنے بھی میں سمجھتا ہوں کہ کوئی الزام دے دینا بڑا آسان ہے لیکن بنگزئی صاحب ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ میں

حلفاً کہتا ہوں ۔ ہم نے ہمیشہ ان کی عزت کی ہے اور کرتے بھی رہیں گے۔ ان کے منہ سے ہمیں یہ اچھا ہی نہیں لگتا کہ یہ بغیر ثبوت کے کسی کے بارے میں کوئی بات کریں۔

جناب چیئرمین نہیں انہوں نے بھی وہی بات کی ہے جو آپ کہہ رہے ہیں وہ record پر بھی ہے۔ ٹھیک ہے وضاحت ہوگئی We will take up Leave Applications. جی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! میں آپ سے request یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اذان کا وقت ہو رہا ہے۔ اگر آپ Leave Applications پڑھ کر نماز کے لئے adjourn کردیں تاکہ جو تسلسل ہو Adjournment Motions کا وہ چلتا رہے۔ ورنہ کوئی شروع کرے گا اور اس میں یہ ہوگا کہ ڈومنٹ کے بعد اذان ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین، وہ جو report lay کرنی ہے وہ کرلیں تب تک اذان ہو جائے گی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جی وہ کرلیں۔میری آپ سے گزارش یہ ہوگی کہ جو time آپ فرمائیں اس پر ضرور آ جائیں because we are running short of time وقت اتنا نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین، جی انشاء اللہ بالکل ایسا ہی ہوگا۔ غلام سرور خان صاحب ! آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

جناب غلام سرور خان، جناب والا! Question No. 43 کا جواب اس وقت نہیں تھا جو کہ میں نے commit کیا تھا کہ میں کل بھی دے سکتا ہوں لیکن وہ جواب میرے پاس موجود ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں آج ہی دے دوں۔

جناب چیئرمین، جی بالکل دیں۔Why not!

جناب غلام سرور خان، جناب والا! اس سوال میں فاضل دوست نے یہ جاننا چاہا ہے کہ total Community Welfare Attaches کتنے ہیں؟ اور ان کا province-wise break up دیا جائے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ total 19 seats ہیں۔ اس میں province-wise break up یہ ہے کہ پنجاب کے نو لوگ ہیں، سندھ کے چار ہیں، صوبہ سرحد کے چار، بلوچستان کا

ایک اور اسے ہے کے کا ایک . چسان سے کوئی میں شاہد بگٹی معالی مالاما میں posted ہیں۔

54. Mr N Ahmad . · (Not e ved on 24 02 2007 . 08.30 a.m)

Will the M ni er for Labou , Manpower a d O e Pak t pl ased to sta e:

(a) the min.mum wag fix d for men nd women workers in various f Pakistan under the law; and

(b) whe.he the said law is bei m, li d with?

Mr. G ulam Sarwa Khan: (a The Fed l overnmen has i h rate m m wag as Rs. 4000/- y men i n Minimum W ges for U W r er r na ce 96 oug F n nc 006 o m and women o k s n var ou p f a

(b Unde th Minim m Wage Ord nance, 9 h i leme at n/ e forcement o m mu w es fall h n e n d c o respec ro i ial Governments. E ch Pr v nc La o De artment has a poi ted wa es in tor nd payment of wages author t es unde the ayme t f Wages Ac to nsure impl mentation The law is being c mplied with a co d ng y

55. D . Kause Firdaus. (No e r ceived on 24-02-2007 at 10.10 a.m.)

Wi l the Minister for Wome Development b pl ase to state:

(a) the steps taken by the Gover ment f poverty al e ation from 2000 to 2005 under the Mil en ium Development Goal (MDGs); and

(b) the future plans for alleviation of poverty in relation o women during the year 2007 08?

Ms. Sumaira Malik: (a) The Gov nm nt of Pakistan (Min stry of W men Developme t) is fully committed to add es he ec nomic plights of women within the context of UN Mill nnium Development Goals MD s) The M ry of Wom n Development has taken nume ous steps economic emancipation f women c oss the country. The year wise budget details of development project *w.e.f* financial year 2000-01 to 2005-06 are hereunder:—

The Quest ns Hour is being over, the remaining quest on nd replies wo ld become pa t of the record f House

S No	Financial Year	Allocation
1	2000 2001	46.739
2	2001-2002	45.000
3.	2002 2003	720.000
4.	2003-2004	806.57
5	2004-2005	114.704
6	2005-2006	422 587

The MoWD has also launched high profile Jafakash Aurat projects for economic empowerment of the rural women under the umbrella of President's National Fund for Advancement of Rural Women details are as under

S#	Name of Project	Cost	Period
1.	Jafakash Aurat. Economic Empowerment of Rural Women in Gujranwala & Sheikhupur	35.00	36 Months 2004-08
2.	Jafakash Aurat. Supporting Skill & Micro-Enterprise Development amongst Gwadar Women.	39.785	36 Months 2004-08
3	Jafakash Aurat Patti Development Project, Chitral.	35.985	36 Months 2004-08

FWBL is providing micro-credits to the small enterprises for their economic development. MoWD is also holding 19.62% equity in the Bank, which reflects the commitment of Government of Pakistan.

(b) However, following projects would be launched during financial year 2007-08 with the same objectives as stated above:

1. Jafakash Aurat: Economic Empowerment of Rural Women in District Tharparkar, Sindh.

2. Poverty Alleviation project for the Skilled Poor and Needy Women, Quetta.

56. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 24-02-2007 at 11.50 a.m.)

Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-2006 for the Ministry of Local Government and Rural Development with category-wise break up;

(b) the funds released to the Ministry out of the said allocations during that year for developmental and non-developmental expenditure separately;

(c) the amount utilized by the Ministry during the said year out of the funds released for developmental and non-developmental purposes with category-wise break up; and

(d) the funds surrendered by the Ministry out of the allocated developmental and non-developmental funds during the said year indicating also the reasons for non utilization of the fund?

Mr. Justice (Retd.) Abdur Razzaq Thahim:

	Non Development (2005-06)		Development Budget (2005-06)	
			Except for foreign aided District Resource Management Project, there is no development project except Khushhal Pakistan Programme providing for development grant for schemes submitted by the parliamentarians The position is as under:-	
(a)	Allocation: Breakup: Employees Related Expenses Project Pre-investment analysis Operating Expenses Grant Subsides & right off loan Transfers Physical Assets Civil Works Repair & Maintenance	Rs.61.792 million Rs.37.287 Rs. 0.085 Rs.21.000 Rs.01.200 Rs.00.320 Rs.00.500 Rs.00.070 Rs.01.330	KHUSHHAL PAKISTAN PROGRAMME: Rs. 4420 million	ADB Assisted District Resource Management Project Rs.50.00 million
(b)	Rs 61.792 million		Rs 4420.000 million	Rs 50 00 million
(c)	Expenditure: Breakup: Employees Related Expenses Project Pre-investment analysis Operating Expenses Grant Subsides & right off loan Transfers Physical Assets Civil Works Repair & Maintenance	Rs. 61.33[illegible] million Rs 37.029 Rs 00.010 Rs.20.961 Rs.00.860 Rs.00.084 Rs.00.063 Rs.00.110 Rs.01.417	Rs.3715.842	NIL

(d)	Funds Surrendered: Rs 0.458 million. Reasons: Rs 0.140 million were saved out of discretionary grant of Minister of State as the Minister was allocated the port folio of Minister for State for Interior w.e.f. 27th April 2006. Rs. 0.204 million was surrendered due to vacant posts. Rs. 0.114 million on account of non payment of salary to a Senior Instructor MTRI, Karachi due to non completion of codal requirements for posting.	Amount Surrendered Rs.704.158(M) Funds are released on receipt of schemes from Parliamentarians, Administrative approval from concerned executing agencies and priorities from parliamentarians. The saving were caused and surrender because of non receipt of schemes from parliamentarian, administrative approval from Executing Agencies and prioritization by parliamentarians	Rs. 50.00 Million Because of late approval of the project by CDWP, entire amount was surrendered.

57. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 24-02-2007 at 11.50 a.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state;

(a) whether it is a fact that an amount of Rs.3744 million was provided in the last year's PSDP for Gawadar Deep Sea Water Port, Ph-1 including Deepening of Channel, if so, the amount released and spent out of the same so far;

(b) the percentage of work completed on this project so far; and

(c) the time by which this project will be completed?

Mr. Babar Khan Ghauri: (a) No. Instead of Rs. 3744 million, an amount of Rs. 1000 million, including Rs. 500 million in foreign loan was allocated in current year's PSDP for Gwadar Deep Water Port Project Phase-1, including Deepening of Channel. An amount of Rs. 500 million has been released to the Project in Pak rupee and an expenditure of Rs. 410 million has been incurred from it. Against the foreign exchange allocation, Rs. 552 million has been incurred to be adjusted against the Chinese loan for the Project.

(b) Ninety eight percent work of the Project has been completed.

(c) The finishing works and the residential area works are in progress, which are expected to be completed by end of September, 2007. However, the Port has been inaugurated for commercial operations on 20th March, 2007.

58. ***Ch. Muhammad Anwar Bhinder:** (Notice received on 24-02-2007 at 11.50 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the allocations, developmental and non-developmental, sanctioned in the Budget 2005-2006 for the Ministry of Communications with category-wise break up;

(b) *the f nd leased to the Ministry u of the said llocations during t e r f r developmental and non develo ment l exp n u e separately;*

(c) *the amount utilized by e Ministry during the d ye f t e u d released for developmental and non-developmental purposes with category-wise brea up; and*

(d) *he f nds surrendered by t e Mi ist y out of the allocated developmental and non developm n al funds during t said year indicating also the reasons f non u i at on f he fund ?*

Reply not received.

59. ***Mr M hammad Talha Mahmood:** (Notice received on 26-02-2007 at 11.25 a.m.)

Will h Minist fo Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to st te wh th r the Gove nme as introduced employment insurance scheme in the country f so ?

Mr. h r K : No. The G ve h ot introd c d ny emp u ch m n the country.

60. **M . uhamm d E ver Ba g** (N t e received o 02 007 1.35 a.m.)

Will the Minister for La o r, Manpower a d Overseas Pakistanis be pleased to state the names, designation / job title, date of appointment and period of contract of the consultants and the persons appointed on contract basis in BPS 17 and above in the Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis from January, 2000 to July, 2006 indicating also the salary, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: The requisite information in respect of persons appointed on contract basis in BS-17 and above in the Labour and Manpower Division from January 2000 to July, 2006 is given below:—

Name of officer	Designation/ Job titled	Date of appointment	Period of Contract	Salary/ benefits
Mr . Zahida Saman Jelani	Research Officer(BPS-17)	1-8-2002	2 years	Minimum of Basic Pay Scale-17 and usual allowances

Dr. Sabur Ghayur	Chairman (MP-1)	27-01-2006	-do-	Detail of pay/ allowances and other benefits is at Annex-I
Mr. Mansoor Zaib Khan	Data Manager Equivalent to BPS-17	13-06-2006	-do-	Fixed Monthly Pay of Rs.20.000

However, no Consultant was appointed in the Division during this period.

Annex-I

DETAILS OF PAY ALLOWANCE AND OTHER BENEFITS OF DR. SABUR GHAYUR.

Pay Scale	Rs 130,000-10,000-160,000
Pay	Rs. 130,000
House Rent Allowance	Rs. 50,000
Utility Allowance	Rs. 6,000
Gross Salary	Rs. 186,000
Other Benefits Admissible	
Vehicle	1600 CC chauffeur driven car maintained at Govt expenses for official & private use.
Petrol limit	340 liters per month
TA/DA	As admissible to civil servants of highest grades.
Medical facilities	Re-imbursement of medical & hospital charges for self, spouse & children.
Leave	At the rate 3 days per month with full pay for the period of duty.
Gratuity	One month' s pay for each completed year of service.

61. ***Mr. Muhammad Talha Mahmood:**(Notice received on 27-02-2007 at 08:50 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the present status of work on M-1 (Motorway from Islamabad to Peshawar);

(b) the time by which this project will be completed;

(c) the amount spent on this motorway so far; and

(d) *the section of this motorway on which work is in progress and the sections on which work has been completed?*

Reply not received.

62. ***Ms. Sabina Rauf:** (Notice received on 27-02-2007 at 13:30 p.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of persons sent abroad for employment from July, 2004 to December, 2005?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: During the period from July, 2004 to December, 2005, 228,093 persons were sent abroad for employment.

63. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 01-03-2007 at 08:30 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a girls school in sector I-8/4, Islamabad, if so, when?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: No.

Islamabad Model College for Girls, I-8/4 is already functioning and catering to the educational needs of girls students of the area from class I to XII. F.G. Girls Model School, I-8/1 adjacent to Sector I-8/4 is also extending educational facilities in the area hence at present there is no need for another school.

64. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 01-03-2007 at 10:20 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the [illegible] number of officials of the Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis selected lastely for appointment in the offices of Community Welfare Attaches abroad with their province-wise breakup?

Reply not received.

65. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 03-03-2007 at 09:40 a.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the

Government to grant special allowance to disabled Government employees, if so, when?

Mrs. Zobaida Jalal: There is no proposal under consideration to grant special disability allowance to the disabled government employees. Grant of allowances to government employees is mandate of the Ministry of Finance.

66. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 03-03-2007)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of Pakistani engineers and technicians working in Kuwait and other Gulf Countries and their proportion to the total number of expatriates working in those countries; and

(b) the steps being taken by the Government to promote employment for Pakistanis in Kuwait?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) A total number of 134,139 engineers and technicians have been sent for employment in Kuwait and other Gulf countries since 1990. Out of these 10,342 engineers and technicians proceeded to Kuwait. The proportion of Pakistani engineers and technicians vis-à-vis total expatriates working in the Gulf countries is 0.72 percent.

(b) For promotion of employment for Pakistani workers in Kuwait 5 high level delegations visited Kuwait during the last 15 months. The detail is at **Annex-A.**

Annex-A

VISITS OF HIGH LEVEL DELEGATIONS TO KUWAIT TO PROMOTE EXPORT OF MANPOWER

1. President of Pakistan General Pervaiz Musharraf visited Kuwait in the month of December, 2005.

2. Mr. Shaukat Aziz, Prime Minister of Pakistan visited Kuwait in the month of January, 2006.

3. Mr. Khurshid Mahmud Kasuri, Foreign Minister visited Kuwait in the month of October, 2005.

4. A High level delegation headed by Federal Minister for Narcotics Control Mr. Ghous Bux Khan Mahar paid a three day visit to Kuwait in March, 2006 to discuss the problem of trafficking of Narcotics/ Drugs from Pakistan to Kuwait with the view to promote employment of Pakistanis in Kuwait.

5. Mr. Ghulam Sarwar Khan, Federal Minister for Labour, Manpower, and Overseas Pakistanis visited Kuwait in the month of November 2006, as a special envoy of the Prime Minister of Pakistan to promote employment of Pakistanis in Kuwait.

67. ***Mr. Muhammad Amjad Abbas:** (Notice received on 29-03-2007 at 09:20 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the number of employees working in Overseas Employment Corporation with grade wise and province wise break up?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: Requisite information is enclosed as per Annexure 'A'.

Annexure-A

OVERSEAS EMPLOYMENT CORPORATION

STATEMENT SHOWING PROVINCE- WISE DETAIL OF THE OFFICERS / STAFF PRESENTLY WORKING IN THE CORPORATION

S.No.	Post	Corporation Grade	Equivalent grade	Punjab	Sindh	NWFP	Baluchistan	AJK	Total employees
1.	Managing Director	-	21	1	-	-	-	-	1
2.	Executive Director	1	20	2	1	-	-	-	3
3	Manager	3	19	1	2	1	-	-	4
4	Deputy Manager	4	17	6	1	2	-	-	9
5	Assistant Manager	5	16	8	4	-	-	-	12
6	Senior Assistant	6	11	8	1	1	-	-	10
7.	Data Verification Assistant	6	11	1	-	-	-	-	01
8.	Junior Assistant	7	7	9	4	-	1	-	14
9.	Computer Operator	7	5	-	-	1	1	-	02
10.	Typist	8	5	6	2	1	1	-	10
11.	Driver	9	4	8	2	5	-	1	16
12.	Naib Qasid	10	1	11	1	6	1	1	20
				61	28	27	05	03	102

68. ***Mr. Muhammad Amjad Abbas:** (Notice received on 29-03-2007 at 09:20 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether provincial quota is being observed in selection of persons for employment in South Korea, if not, its reasons; and

(b) the number of persons sent to Korea since 2002 with province-wise and district wise breakup?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a) No Provincial quota is fixed for selection of workers for South Korea. Manpower demand from the foreign countries originates from the private sector and the employers import workers from the labour sending countries on the basis of right man for the right job irrespective of any Provincial/regional consideration or interference by the Government Departments. There is neck to neck competition among the labour sending countries and in case of interference by the Government Departments the employers prefer to import manpower from other countries. Under Employment Permit System of Korea the Overseas Employment Corporation (OEC) has been authorized to carry out the recruitment process but selection will be made on the basis of test conducted by the Korean Testing Agency.

(b) 8234 Pakistani workers were sent to Korea for employment during the period 2002-2006. Province-wise and district-wise lists of workers, sent to Korea, are placed at **Annexure-I** and **Annexure-II.**

Annexure-I

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF WORKERS PROCEEDED TO KOREA FOR EMPLOYMENT REGISTERED BY BUREU OF EMIGRATION & OVERSEAS EMPLOYMENT DURING THE PERIOD 2002-2006

PROVINCE-WISE

PROVINCE	Number of Workers
Punjab	7042
Sindh	367
NWFP	753

Baluchistan	8
Azad Kashmir	62
Northern Area	2
Tribal Area	0
Total	**8234**

Annexure-II

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF WORKERS PROCEEDED TO KOREA FOR EMPLOYMENT REGISTERED BY BUREAU OF EMIGRATION & OVERSEAS EMPLOYMENT DURING THE PERIOD 2002-2006

S.No.	NAME OF THE DISTRICT	Number of Workers
1	Islamabad	40
2	Attock	44
3	Rawalpindi	427
4	Jhelum	65
5	Chakwal	509
6	Gujrat	335
7	Mianwali	27
8	Bhakar	14
9	Sargodha	381
10	Khushab	150
11	Faisalabad	823
12	Toba Tek Sing	388
13	Jhang	87
14	Sialkot	1056
15	Gujranwala	442
16	Sheikhupura	164
17	Lahore	450
18	Kasur	111
19	Okara	89
20	Rajanpur	0
21	Dera Ghazi Khan	3
22	Layya	12
23	Muzaffargarh	5
24	Multan	41
25	Khanewal	45
26	Vehari	43

27	Sahiwal		88
28	Bahwalnagar		46
29	Bahwalpur		56
30	Rahim Yar Khan		17
31	Pakpattan		18
32	Narowal		853
33	Lodharan		23
34	Mandi Baahuddin		152
35	Hafizabad		36
36	Jacobabad		1
37	Sukkur		18
38	Shikarpur		2
39	Larkana		1
40	Nawabshah		4
41	Khairpur		31
42	Dadu		1
43	Hyderabad		10
44	Badin		2
45	Sanghar		3
46	Tharparkar		0
47	Thatta		1
48	Karachi		285
49	Noushehro Feroze		0
50	Mirpur Khas		8
51	Chitral		0
52	Dir		23
53	Swat		92
54	Malakand Agency		13
55	Kohistan		0
56	Mansehra		43
57	Abbottabad		210
58	Mardan		40
59	Peshawar		22
60	Kohat		48
61	Karak		1
62	Bannu		2
63	Dera Ismail Khan		0
64	Nowshera		40
65	Charsada		3
66	Swabi		76
67	Haripur Hazara		139
68	Bonair		1
69	Lakki Marwat		0
70	Tank		0
71	Batgram		0
72	Shangla		0
73	Quetta		4
74	Pishin		1

75	Loralai		0
76	Zhob		0
77	Chaghi		0
78	Sibi		0
79	Nasirabad		0
80	Kachhi		0
81	Kohlu Agency		0
82	Kalat		0
83	Khuzdar		0
84	Kharan		0
85	Lasbela		3
86	Turbat		0
87	Gowadar		0
88	Panjgur		0
89	Makran		0
90	Jhalmagsi		0
91	Qila Saifullah		0
92	Qila Abdullah		0
93	Muzaffarabad		4
94	Poonch		7
95	Mirpur		3
96	Kotli		3
97	Bagh		17
98	Bhimber		27
99	Sudnuti		1
100	Gilgit		2
101	Diamir		0
102	Baltistan		0
103	Ghizar		0
104	Ghanchi		0
105	Bajour Agency		0
106	Mehmand Agency		0
107	Khyber Agency		0
108	Kurram Agency		0
109	Orakzai Agency		0
110	North Waziristan Agency		0
111	South Waziristan Agency		0
112	Tribal Area(Adjoining Peshawar)		0
113	Tribal Area(Adjoining Kohat)		0
114	Tribal Area(Adjoining Bannu)		0
115	Tribal Area(Adjoining D.I.Khan)		0
	Total:-		8234

69. ***Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 29-03-2007 at 11:00 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state the number of persons graduated from the Federal Government Universities during the years 2004-05 and 2005-06 with province-wise and gender-wise break up?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: There are 15 public sector Federal Universities/Degree Awarded Institutes (DAIs) chatered by Federal Government. 02 out of the 15 FG Universities/DAIS *i.e.* National Defense University, Islamabad and the Pakistan Institute of Development Economics (PIDE), Islamabad have recently been granted the status of a University/DAI. Hence, no student has graduated from these two (2) Universities / DAIs during the year 2004-05 and 2005-06.

Province-wise as well as gender-wise detail of the total number of persons graduated from six Federal Government Universities/Degree Awarding Institutions (DAIS) (*viz* (I) Allama lqbal Open university, (2) Pakistan Institute of Engineering and Applied Sciences, (3) Quaid-I-Azam University, (4) National University of Science and Technology, (5) Institute of Space Technology and (6) Karkurum International University) during the year 2004-05 and 2005-06 is as under:—

Provincial Break-up	2004-05			2005-06		
	Male	Female	Total	Male	Female	Total
Islamabad	279	412	691	205	249	454
Federal (FATA/FANA)	184	54	238	162	64	226
AJK	626	678	1304	750	749	1499
Balochistan	139	74	213	195	49	244
N WFP	973	443	1416	931	433	1364
Sindh	1112	504	1616	699	250	949
Punjab	6462	9382	15844	4412	5393	9805
Total:	**9775**	**11547**	**21322**	**7354**	**7187**	**14541**

Whereas, gender-wise detail of the total number of persons graduated from the remaining seven (7) Federal Government Universities/Degree Awarding Institutions <u>without provincial break</u> (*viz* (I) COMSATS Institute of Information Technology, (2) National University of Modern Languages, (3) International Islamic University, (4) Federal Urdu University of Arts, Sciences and Technology, (5) Air

University, (6) Bahria University and (7) Virtual University during 2004-05 and 2005-06 is *as* under:—

Seven Universities / DAIs	2004-05			2005-06		
	Male	Female	Total	Male	Female	Total
	2606	1930	4536	4474	2575	7049
	Gender-wise detail of the total number of persons graduated from all Federal Government Universities / Degree Awarding Institutions without provincial break up during 2004-05 and 2005-06 is as under :-					
All Universities/ DAIs	2004-05			2005-06		
	Male	Female	Total	Male	Female	Total
	12381	13477	25858	11828	9762	21590

- Admissions are generally made on open merit and without any distinction of cast,creed,domicile, etc. Therefore, database is not specifically maintained on the basis of domicile.

71. ***Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 31-03-2007 at 09:30 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that that the marks of the thesis, workshop and inverview are not included in the final results of MPhil students of Allama lqbal University, if so, its reasons; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to include the said marks in the final results, if so, when?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) Yes. Marks of thesis, workshops and interview are not reflected in the final result of M.Phil degree of students. Workshops carries no marks. There are arranged for guidance and preparation of synopsis and the Regulations do not permit reflection of marks of viva voce/interview in the result card. Only a notification of successful candidates is issued by the Examination Department of the University.

(b) There is no proposal for inclusion of said marks in the result card.

72. ***Prof. Khurshid Ahmed:** (Notice received on 09-04-2007 at 13:00 p.m.)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state the steps taken by the Government to punish a person under the law involved in cheque bouncing?

Mr. Muhammad Wasi Zafar: The issue of cheque bouncing has been addressed under section 489F of the Pakistan Penal Code 1860 which is as follows:

"489F. *Dishonestly issuing a cheque.*—Whover dishonestly issues a cheque towards re-payment of a loan or fulfillment of an obligation which is dishonoured on presentation, shall be punishable with imprisonment which may extend to three years, or with fine, or with both, unless he can establish, for which the burden of proof shall rest on him, that he had made arrangements with his bank to ensure that the cheque would be honoured and that the bank was at fault in not honouring the cheque.".

73. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 10-04-2007 at 8:45 a.m.)

Will the Minister for Law, Justice and Human Rights be pleased to state the names, designations and grades of the retired officers working on contract basis in the Federal Tax Ombudsman's office indicating also the period of contract, date of appointment and date of expiry of contract in each case?

Mr. Muhammad Wasi Zafar: The Hon'ble Federal Tax Ombudsman under Section 20 (Annex-A) of the FTO Ordinance XXXV of 2000 have engaged some retired officers in his three Offices *i.e.* Headquarters Islamabad:— (6), Regional Office, Lahore- (3), and Regional Office Karachi (4) to assist him in the discharge of his duties, as per list attached.

Annex- 'A'

20. *Appointment of advisers and other staff.*—(1) The Federal Tax Ombudsman may appoint advisers, commissioners, consultants, experts, fellows, interns, liaison officers, bailiffs, and other staff, with or without remuneration, to assist him in the discharge of his duties under this Ordinance.

(2) The Federal Tax Ombudsman may, in his discretion, fix an honourarium or remuneration of advisers, commissioners, consultants, experts, fellows, interns, liaison officers, bailiffs, and other staff engaged by him from time to time for the services rendered.

Annex-II

LIST OF RETIRED OFFICERS APPOINTED UNDER SECTION-20 OF THE, "ESTABLISHMENT OF THE OFFICE OF FEDERAL TAX OMBUDSMAN ORDINANCE-2000" IN FEDERAL TAX OMBUDSMAN SECRETARIAT HEAD OFFICE ISLAMABAD AND REGIONAL OFFICES, LAHORE AND KARACHI

S.No.	Name and Designation	Date of Birth	Date of Retirement with grade from Govt. Service	Date of appointment in FTO Secretariat	Expiry date of appointment
1.	Mr. Shamim Ahmed Adviser Islamabad	15-11-1938	14-11-1998 (BS-22)	06-02-2004	Till further orders
2.	Mr. Manzur Hussain Adviser Islamabad	14-02-1939	14-02-1999 (BS-22)	01-03-2006	01-03-2008
3.	Mr. Muhammad Daud Khan Adviser Islamabad	02-11-1945	02-11-2005 (BS-21)	01-06-2006	01-06-2007
4.	Mr. M. Mubeen Ahsan Adviser Karachi	16-12-1939	16-12-1999 (BS-21)	24-04-2001	Till further orders
5.	Mr. S. Asghar Abbas Adviser Karachi	10-11-1937	10-11-1997 (BS-20)	10-10-2001	Till further orders
6.	Mr. Asad Arif Adviser Karachi	14-11-1941	14-11-2001 (BS-22)	10-05-2005	09-05-2009
7.	Mr. Muhammad Akbar Adviser Lahore	04-01-1937	04-01-1997 (BS-22)	01-06-2002	Till further orders
8.	Mr. Imtiaz Ali Khan Adviser Lahore	10-03-1937	10-03-1997 (BS-20)	27-12-2004	25-12-2007
9.	Mr. M. Sirjees Nagi Adviser Lahore	09-08-1936	09-08-1996 (BS-21)	08-04-2005	07-02-2008
10.	Mr. Muhammad Tariq Latif Consultant Islamabad	01-04-1944	31-03-2004 (BS-20)	11-12-2004	Till further orders
11.	Mr. Shamshad Ahmad Consultant Karachi	12-12-1938	12-12-1998 (BS-20)	27-04-2005	26-04-2008
12.	Mr. Muhammad Naseem Consultant Islamabad	18-05-1944	18-05-2004 (BS-19)	17-08-2004	Till further orders
13.	Mr. Muhammad Hussain. Expert (B&A) Islamabad	21-11-1943	20-11-2003 (BS-17)	01-12-2006	01-[illegible]2-2007

74. ***Dr. Safdar Ali Abbasi:** (Notice received on 10-04-2007 at 8:45 a.m.)

Will the Minister far Law. Justice and Human Rights be pleased to state:

(a) the details of the posts advertised by the Federal Service Tribunal during the last three years for recruitment at different stations;

(b) the number of persons applied far the said posts and those called for test and interview with post-wise break up; and

(c) the names of persons appointed against those posts?

Mr. Muhammad Wasi Zafar:

Name of Post	Date of Advetise-ment.	No. of Posts adverisement	No. of persons applied for	No. of persons called for Test/ Interview	Person Appointed
Stenographer (BS-15)	30.3.2004	2	66	47	1. Mr. Kashif Akram 2. Mr. Misry Khan Sial
Library Assistant (BS-12)	30.3.2004	1	53	-	Not filled due to reversion of original incumbent of the post.
UDC(BS-7)	30.3.2004	1	81	20	Mr. Summer Khan Hulio
Sweeper (BS-1)	30.3.2004	1	10	3	Mr. Aslam Mashih
Staff Car Driver (BS-4)	21.7.2004	1	8	8	Mr. Abdul Malik
Stenographer (BS-15)	28.7.2006	3	43	37	1. Mr. Zahid Hussain 2. Mr. Khadim Hussain 3. Mr. Zahid Saleem (Not Joined)
Processor Server (BS-1)	28.7.2006	1	7	4	Mr. Amir Hussain
Stenotypist (BS-12)	25.11.2006	1	54	26	Mr. Muhammad Gulzar
UDC (BS-7)	25.11.2006	1			Not filled due to reversion of original incumbent of the post.
Driver (BS-4)	25.11.200	1	13	9	Mr. Allah Ditta
Naib Qasid (BS-1)	18.12.2006	1	23	23	Mr. Muhammad Tariq

75. ***Mr. Muhammad Amjad Abbas:** (Notice received on 13-04-2007 at 09:25 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of workers demanded by South Korea this year and the education and training required for them;

(b) whether the medical tests of the said workers are conducted through private hospitals or government hospitals; if through private hospital, whether such hospitals are registered with PMDC; and

(c) the fee being charged by those hospital for the said tests?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: (a)Number of workers has not been specified by South Korea for this year. Since nature of job is labour/general workers no specific education is required. All the workers are required to get training in Korean Language, for which OEC has established six Centers at Islamabad, Karachi, Lahore, Peshawar, Quetta and Multan and training of the workers is in progress. However, the workers will have to pass the Korean Language Test which will be conducted by HRD Korea.

(b) Medical tests for workers is being conducted by the private medical centers appointed on the panel of OEC. All the medical centers are registered with PMDC.

(c) The medical centers are charging fee of Rs. 2500/- from each worker.

76. ***Mrs. Tahira Latif:** (Notice received on 21-04-2007 at 12:00 a.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of Federal Government Colleges in the country;

(b) the number of sanctioned posts in BPS 17 to 20 in those colleges with grade-wise break up;

(c) the number of the said posts lying vacant at present with grade-wise break up; and

(d) the number of teachers presently working on contract/adhoc basis in those colleges with grade-wise break up?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) The requisite information regarding Islamabad Capital Territory (ICT) is given as under:—

– F.G. Colleges = 08

– Islamabad Model Colleges = 19

Total = 27

(b) and (c) The grade wise number of sanctioned and vacant posts in BPS-17 to 20 are as follows:—

Cadre	Grade	No. of Sanctioned Posts	Vacant Posts
Professor	20	10	09
Associate Professor	19	183	15
Assistant Professor	18	413	16
Lecturer	17	725	159
Senior Headmistress	20	01	—
Deputy Headmistress	19	17	—
Asstt. Headmistress	18	43	—
Senior Teacher	17	57	03

(d) The total number of teachers working on contract basis is as under:—

Cadre	Grade	No. of teachers
Assistant Professor	18	01
Lecturer	17	49

77. ***Mr. Muhammad Azam Khan Swati:** (Notice received on 24-04-2007 at 12:50 p.m.)

Will the Minister for Education be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to re-name Islamic International University, Islamabad and to introduce co-education in that university, if so, its reasons?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: No.

There is no such proposal under consideration of the Government.

17. **Mr. Kamran Murtaza:** (Notice received on 22-02-2007 at 13:16 p.m.)

Will the Minister for Ports and Shipping be pleased to state:

(a) the contents of the agreement recently signed by the Government of Pakistan with Port of Singapore regarding operation of Gwader Port; and

(b) whether some exemptions have been given to the Port of Singapore in respect of Provincial & local taxes?

Mr. Babar Khan Ghauri: (a) The agreement is a voluminous document. Salient features of the concession agreement are annexed to the reply.

(b) M/s PSAI/AKD has been exempted from provincial and local taxes for a period of 20 years. It is however, stated that there are no such taxes levied at Gwadar, at present.

Annexure

GOVERNMENT OF PAKISTAN

MINISTRY OF PORTS AND SHIPPING

***

SALIENT FEATURES OF THE CONCESSION AGREEMENT

The concession holder has to establish and register in Pakistan three separate operating companies; one each for the following and notify the details thereof:—

* Cargo Terminal Operations
* Free Zone Development and Operations
* Marine Services

2. The shares of the three companies are set as follows:—

* Terminal/cargo operations :51% or more to be owned by the concession holder.

* Marine Services: 51% or more to be owned by the concession holder.

* Free Zone: Concession holder to start with 51% shares but has right to reduce and disinvest in combination with novation agreement.

* Other operating companies may be established, but rights and obligations under concession remain with the concession holder.

3. Detailed Scope of the Concession Agreement signed for 40 years is as follows;

* Cargo/terminal operations:4.2 km of berthing space + back up Areas.

* Mainly container and general cargo.

* Marine Services: piloting, tugging and traffic management.

* Free Zone development & operations: approx. 923 has (261 has for cargo operations).

4. The Concession Agreement has the following salient features:—

* Tax holiday on corporate income of three companies to be established for Gwadar Port operation etc. for 20 years.

* Exemption of import duties on materials and equipment for construction and operation of Gwadar Port and development of Free Zone for Gwadar Port for a period of 40 years.

* Exemption of duties on ship bunker oils for Gwadar Port for 40 years.

* Exemption from local and provincial taxes for 20 years.

5. The Financial arrangements/payments to GPA during the concession period are as follows:—

* Gross revenue share only
* Cargo/terminal operations: 9%
* Marine Services: 9%
* Free Zone area: 15%

6. Investments by PSAI/AKD are as follows:—

* Two extra gantry cranes immediately at MP terminal
* First expansion at MP terminal, 3-4 berths

* Establishment of Container terminal

* Development of Free Zone area

* 5-year Investment by PSAI to the tune of US$ 550 million.

18. **Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:** (Notice received on 23-02-2007 at 12:15: p.m)

Will the Minister for Parliamentary Affairs be pleased to state:

(a) the procedure laid down for postal balloting by the voters of tribal areas residing abroad; and

(b) the number of votes cast by such voters in the last two general elections?

Dr. Sher Afghan Khan Niazi: (a) No provision exists in the Representation of People Act, 1976 to excise the right of vote through postal ballot by Overseas Pakistanis living abroad.

(b) The Overseas Pakistanis never used their right of votes through postal ballot. Hence the question of providing the number of votes cast during previous General Elections does not arise.

19. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 24-02-2007 at 08:30 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the number and length of bridges built by National Highway Authority during 2002-03, 2003-04, 2004-05 and 2005-06 with province-wise indicating also the figures for Islamabad Capital Territory, FATA, Northern Areas and AJK; and

(b) the amount spent on the said bridges with year-wise and province-wise break up?

Reply not received.

20. **Mr. Nisar Ahmad Memon:** (Notice received on 24-02-2007 at 08:30 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) the length of metallic roads built in the country during 2003-04, 2004-05 and 2005-06 with province-wise break up indicating also the percentage of the same to the total metallic roads required for each province; and

(b) *the length of the said roads proposed to be built in the country during 2006-07, 2007-08 and 2008-09 with province-wise break up?*

Reply not received.

21. **Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** (Notice received on 01-03-2007 at 10:20 a.m.)

Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state:

(a) *the names and addresses of the persons hailing from Sindh who were provided financial assistance from Pakistan Bait-ul-Mal under self employment scheme during the last 3 years indicating also the names of persons who recommended for that assistance; and*

(b) *the procedure and criteria adopted for provision of the said assistance?*

Mrs. Zobaida Jalal: (a) During the last three Financial Years an amount of Rs. 5. 51 (m) has been disbursed under self employment scheme (IFA Rehabilitation) in Sindh among 238 beneficiaries. The district-wise detail of which is placed at Annex-A.

(b) Mostly recommending authorities are President's Secretariat, Prime Minister's Secretariat, Other Ministries, Public Representative *i.e.* Senators and MNAs. However, Pakistan Bait-ul-Mal followed its prescribed procedure to determine the eligibility of the individual and priority was given to poorest of the poor on first come first serve basis. A list of public representatives who mostly recommended Individual Financial Assistance (IFA) cases to Pakistan Bait-ul-Mal is placed as per Annex-B.

Criteria Adopted for provision of assistance

The criteria adopted for the grant of the said assistance is poorest of the poor and involves the following steps:

* Receipt of applications.

* Selection of beneficiaries.
* Assessment of proposal.
* Release of funds.
* Acitivity's monitoring.

(Annexure has been placed on the table of the House as well as Library).

22. **Prof. Muhammad Ibrahim Khan:** (Notice received on 13-03-2007 at 09:50 a.m.)

Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the names of Kuwait war affectees who submitted their claims in 2003 indicating also the number of claims submitted by them;

(b) the names of said affectees whom the amount has been paid against those claims indicating also the amount paid in each case; and

(c) the time by which payment will be made to the remaining affectees?

Reply not received.

23. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** (Notice received on 14-04-2007 at 08:30 a.m.)

Will the Minister for Communications he pleased to state:

(a) the number and names of motorway Police personnel posted on Gwadar-Pasni Section with province-wise break up; and

(b) the date on which the motorway Police will be posted on Ormara-Karachi Section of highway?

Reply not received.

24. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:**(Notice received on 14-04-2007 at 09:40 a.m.)

Will the Minister for Communications be pleased to state the names and designation of the officers in BPS 17 to 22 working in the National Highways Authority with province-wise break up?

Reply not received.

جناب چیئرمین ، میں ذرا Leave Applications پڑھ لوں اس کے بعد ایک Privilege Motion ہمارے پاس انجنیئر رشید صاحب کا ہے اس کے بعد میں آپ کا بھی کر لوں گا۔ .Leave Applications

Leave of Absence

جناب چیئرمین، جناب مشاہد حسین سید نے ملک سے باہر ہونے کی بناء پر مورخہ ۹ تا ۱۱ مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب سعید احمد ہاشمی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۹ اور ۱۰ مئی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۹ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ یہ تو لگ رہا ہے نامنظور کر رہے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، چوہدری شہباز حسین نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض مصروفیات کے باعث آج مورخہ ۱۰ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

میاں شمیم حیدر نے اطلاع دی ہے کہ وہ لاہور کے سرکاری دورے پر ہیں اس لئے آج مورخہ ۱۰ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

جناب محمد نصیر خان نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر جا رہے

ہیں اس لئے مورخہ ۱۰ تا ۲۰ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

محترمہ زبیدہ جلال نے اطلاع دی ہے کہ وہ کوئٹہ میں سرکاری مصروفیات کے باعث مورخہ ۱۰ اور ۱۱ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گی۔

جناب بابر خان غوری نے اطلاع دی ہے کہ وہ کراچی میں پہلے سے طے شدہ مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۱۰ اور ۱۱ مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

جناب محمد شمیم صدیقی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں اس لئے مورخہ ۱۰ تا ۱۸ مئی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔ We have a Privilege Motion حافظ رشید احمد صاحب کا۔ جی آپ پڑھیں گے۔

Privilege Motion

Hinderance to enter the Mohmand Agency

سینیٹر حافظ رشید احمد، جناب چیئرمین ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل واقعہ سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مورخہ 6 April 2007 کو میں نے اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ (A.P.A) مہمند ایجنسی سے ٹیلی فون پر بات کی اور اسے علاقے کی امن و امان کی صورت حال اور دوسرے مسائل سے آگاہ کرنا چاہا تو اس نے مجھے دوسرے دن دفتر آنے کو کہا۔ میں دوسرے دن مورخہ 7 April کو اس کے دفتر پہنچا-----

(اس مرحلے پر ایوان میں مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی)

جناب چیئرمین، حافظ رشید احمد صاحب۔

سینیٹر حافظ رشید احمد، تقریباً دس بجے وہ موجود نہ تھا۔ اس کے دفتر والوں نے فون کرکے اسے میرے آنے کے متعلق بتایا تو اس نے مجھے اپنے گیسٹ ہاؤس پہنچنے کو کہا۔ میں اس کے کہنے پر گیسٹ ہاؤس پہنچا اور گیٹ پر موجود اہل کاروں سے اپنا تعارف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ A.P.A سے اجازت ملنے پر مجھے اندر جانے دیں گے۔ کافی وقت گزرنے کے بعد جب اہل کاروں نے A.P.A کو یاد دلایا تو اس نے کہا کہ سینیٹر سے کہیں کہ انتظار کریں، بعد میں بلاؤں گا۔ جناب عالی! میں ایک گھنٹہ سے زیادہ اس کے گیٹ پر کھڑا انتظار کرتا رہا لیکن اس نے اندر نہ

بلایا۔ میں اس کے کہنے پر اس کے دفتر اور وہاں سے اس کے گھر گیا لیکن اس نے مجھے اندر نہ بلایا اور مجھ سے ملاقات نہ کی۔

میں نے اس سے فون پر بات کی اور کہا کہ میں اس مسئلے کو سینیٹ میں اٹھاؤں گا اور چیئرمین سینیٹ سے بات کروں گا تو اس نے کہا کہ وہ چیئرمین سینیٹ کے ماتحت نہیں ہے۔ اس نے مجھے کہا کہ جو جی میں آئے، کریں۔ چیئرمین سینیٹ بھی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ادھر ایف۔ سی۔ آر ہے۔ اسلام آباد کی باتیں یہاں نہیں چلتی ہیں۔ تاحال میرے ساتھ رابطہ تک گوارا نہیں کیا۔

جناب عالی! A.P.A کا مذکورہ رویہ انتہائی توہین آمیز تھا۔ اس لیے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ میری اس تحریک کو منظور فرما کر استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ مذکورہ A.P.A کے خلاف مناسب کارروائی کی جاسکے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: حافظ صاحب کو تحریک التواء پیش کرنے کی خاص مہارت ہے۔ وزیر برائے پارلیمانی امور۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہے کہ معزز سینیٹر صاحب نے جو چیز بیان فرمائی ہے، وہ صحیح ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ مجھے جو brief بھیجا گیا ہے اس میں انہوں نے admit کر لیا ہے کہ something has happened اور آگے صرف یہ بات کہی ہے جو میں اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک تو میں چاہتا ہوں کہ ان کا

Question of Breach of Privilege which is correct one, may kindly be sent to the Standing Committee on Rules of Procedure and Conduct of Business

لیکن ایک بات ہے کہ فاٹا سیکریٹریٹ نے ایک request بھیجی ہے کہ جب بھی کوئی معزز رکن چاہے وہ قومی اسمبلی کا ہو یا سینیٹر ہو، اس علاقے میں جانا چاہے تو سیکرٹریٹ فاٹا پشاور میں inform کردے۔ کسی اپنے PS سے کرائے یا خود کرے تاکہ آئندہ اس قسم کی

inconvenience نہ ہو، اور اس قسم کا behaviour impart وہ نہ کر سکیں تاکہ we must keep the honour and dignity of the honourable Members of the House.

Mr. Chairman: The Motion is in order and referred to the Committee of Rules of Procedure and Privileges.

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! ایک گزارش ہے میری کہ محترم وزیر صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ کوئی سینیٹر اگر کسی قبائلی علاقے میں جانا چاہے تو فاٹا سیکرٹریٹ سے ان کو رابطہ کرنا چاہیے، لیکن سینیٹر اگر اپنے علاقے کے کسی اہل کار سے ملنا چاہے تو اس کے لیے فاٹا سیکرٹریٹ سے رابطے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ coordination کے لیے، یہ کوئی اجازت کی بات نہیں ہے۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، جناب چیئرمین! ایک گزارش ہے میری، یعنی یہ حافظ صاحب مہمند ایجنسی کے رہنے والے ہیں اورمہمند ایجنسی کے P.A. سے اگر وہ ملنا چاہیں تو بجائے اس کے وہ گاؤں سے پشاور آ کر فاٹا سیکرٹریٹ سے رابطہ کرے اس کے بعد یہ P.A. کے پاس جائیں۔

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں، میرے خیال میں یہ مطلب نہیں ہے۔ فون بھی ہیں اور دوسرے طریقے بھی ہیں۔ کوئی پابندی نہیں ہے، coordination کے لحاظ سے وہ کہہ رہے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں شاید سمجھا نہیں سکا یا وہ سمجھ نہیں سکے لہذا یہ کوئی غلط فہمی ہوگئی ہے۔ بات یہ ہے کہ اپنی ایجنسی میں جائیں گے تو وہاں کے جو افسران ہیں ان کو پتا ہوگا کہ یہ معزز سینیٹر ہیں اور یہ میرے اپنے علاقے سے ہیں، لیکن ایک گزارش انہوں نے بھی کی ہے اور کہا ہے کہ جب بھی اس قسم کی کوئی بات ہو تو he may inform us so that we should be available تاکہ ہم وہاں موجود رہیں اور ان کو اس قسم کی تکلیف نہ ہو۔

جناب چیئرمین، اعوان صاحب! آپ نے مجھے کوئی نوٹس نہیں دیا ہوا ہے،

so, do you want to do it without any notice because you are an expert parliamentarian in yourself.

ایک دفعہ ہوا تو پھر ہر دفعہ ایسے ہوتا رہے گا۔ آپ کی privilege motion کا کوئی notice نہیں آیا ہوا۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: I know, sir, your goodself is correct

میں یہ آپ کی leave کے ساتھ as provided under Rule 61.

جناب چیئرمین، میں کردوں گا لیکن every time it will come. If it is not urgent کل اگر آپ نوٹس دے دیں تو I can do it

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan. Sir, it is very urgent.

جناب چیئرمین، اچھا پھر نماز کے بعد رکھ لیتے ہیں۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! ایسا کوئی علاقہ ہمند ایجنسی یا کہیں ہو ان کو سینیٹر کا معلوم نہ ہو اور سینیٹر اسے اطلاع دے، میری عرض یہ ہے کہ یہ بہت بے ادبی ہے اور بہت زیادتی ہے------

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! انہوں نے کہا ہے کہ اگر وہ اطلاع دے دیں گے تو وہ ان کو facilitate کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین، ہاں یہ مقصد ہے۔ اس طرح ایک supervision and monitoring ہو جائے گی۔ وہ ٹیلیفون بھی کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے جب پہلے اطلاع آئے گی کہ بھئی آ رہے ہیں تو وہ اس طرف زیادہ متوجہ ہوں گے۔ یہ facilitate and coordination کی بات ہے اور کوئی بات نہیں ہے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، مہربانی جناب۔

Mr. Chairman: We will now adjourn for Maghrib prayer and

Insha Allah reconvene at 7.35 P.M. sharp.

....

(The House was then adjourned for Maghrib prayer to meet again at 7.35 P.M.)

(نماز مغرب کے بعد اجلاس کی کارروائی جناب چیئرمین جناب محمد میاں سومرو کی زیر صدارت شروع ہوئی)

....

جناب چیئرمین، جی بابر صاحب۔

Adjournment Motions

Senator Mian Raza Rabbani: Inaudible.

Mr. Chairman: We appreciate that.

مجھے دفتر میں دے بھی دیں تاکہ Minister Sahib کو بھی بلا لیں گے۔ ٹھیک ہے thank you, we appreciate that.

سینیٹر میاں رضا ربانی، Treasury میں سے تو کوئی ہے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین، آ جائیں گے میرا خیال ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، بائیکاٹ ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین، بائیکاٹ کیسے ہو گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب یہ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس، گیارہ، بارہ، تیرہ۔ There are 13 Adjournment Motions and essentially...

Mr. Chairman: I think these are clubbed.

آپ نے کہا تھا ..... media and Geo

سینیٹر میاں رضا ربانی، وہی کہہ رہا ہوں ناں۔ Media and Lawyers.

جناب چیئرمین، یہ تو آج کر لیں گے پھر Law and Order on Friday,
tomorrow اور Monday, Tuesday کو ختم ہو گا۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! اسی لیے میں عرض کر رہا تھا یہ 13 Adjournment
Motions ہیں ان دو issues پر ' Geo and the Electronic Media and the Lathi
Charge on the Lawyers and Political Workers. یہ دو club together کر رہے ہیں
نال۔ Both are related to that incident. نہیں ' کامران صاحب ! they are both
related to that incident ایک incident کے ساتھ دونوں related ہیں' اگر دونوں کو الگ
الگ کریں گے تو پھر time کسی کو نہیں ملے گا' آپ میری بات سمجھ رہے ہیں۔ یہ بات آپ کی
صحیح ہے لیکن over all جو issue ہے' وہ ایک ہے۔

جناب چیئرمین، اگر آپ voluntarily club کر رہے ہیں تو I don't see any
problem because اگر آپ voluntarily کر لیتے ہیں'

You can always bring the time diffirence or the different events as long as it is voluntarily done There was consensus on that from both sides. You will give me the list of the speakers' how will you........

سینیٹر میاں رضا ربانی، جی جناب۔ صدر اگر آپ سب کے نام لے لیں۔ I will start that.

Mr. Chairman: OK but you need the rules to be then suspended like this. So, we will continue to vote on...

جی مشہدی صاحب! آپ کا اس پر کوئی point ہے۔ Report کرلیں' دو چار reports lay کر لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! at end of the day reports کرلیں گے۔

جناب چیئرمین، ختم کرلیں' دو' چار چیزیں ہیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, at end of the day reports

کرلیں گے۔ چلیں کرلیں۔

Mr. Chairman: I think, we will quickly do these. We will take up item No. 3, Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I would like to take your permission to move that under rule 171(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Abdul Raziq on the question of breach of Privilege arising out of the misbehaviour of Assistant Political Agent, Landi Kotal, Khyber Agency with the mover, be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under Rule 171 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Abdul Raziq on the question of breach of Privilege arising out of the misbehaviour of Assistant Political Agent, Landi Kotal, Khyber Agency with the mover, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Item No. 4, Mashhadi Sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, I present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Abdul Raziq on the question of breach of Privilege arising out of the misbehaviour of Assistant Political Agent, Landi Kotal, Khyber Agency with the mover.

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No. 5, Col. Mashhadi.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: To move that under rule 171(1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Syed Muhammad Hussain on the question of breach of Privilege, arising out of the alleged refusal of the Political Administration to allow him to go to Kurram Agency, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Item No. 6.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman, I present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Syed Muhammad Hussain on the question of breach of Privilege arising out of the alleged refusal of the Political Administration to allow him to go to Kurram Agency.

Mr. Chairman: The report stands presented.

(The report was presented)

Mr. Chairman: Item No.7, Col. Tahir Mashhadi sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I move that under rule 171 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Hameedullah Jan Afridi, Hafiz Abdul Malik Qadri, Mr Abdul Raziq and Engr. Rashid Ahmad Khan on the question of breach of Privilege arising out of the

alleged refusal of the Director, Parliament Lodges for holding a press conference in the Parliament Lodges on 9th May, 2006, on the issues relating to development of FATA, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Item No. 8.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Hameedullah Jan Afridi, Hafiz Abdul Malik Qadri, Mr. Abdul Raziq and Engr. Rashid Ahmad Khan on the question of breach of Privilege arising out of the alleged refusal of the Director, Parliament Lodges for holding a press conference in the Parliament Lodges on 9th May, 2006, on the issues relating to development of FATA.

Mr. Chairman: The report stands presented.

(The report was presented)

Mr. Chairman: Item No. 9. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: The delay in presentation of report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Raza Muhammad Raza on the question of breach of Privilege arising out of the detention for over four hours in the lock up and maltreatment by the NWFP Police meted out to him, be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Item No. 10 Mashhadi Sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr.

Chairman. I present report of the Committee on the Rules of Procedure and Privileges on the Motion moved by Senator Raza Muhammad Raza on the question of breach of Privilege arising out of the detention for over four hours in the lock up and maltreatment by the NWFP Police meted out to him.

Mr. Chairman: Ordinances to be laid.

آپ move کریں گے؟ جی بھنڈر صاحب۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman. I have an Adjournment Motion which I had given on the 16th, the day incident took place and it is on the same thing that was discussed by the honourable Leader of the Opposition and I would request that my Adjournment Motion on the maltreatment of the media be taken up also.

Mr. Chairman: I think that is logical. Niazi Sahib.

تو اس پہ include کر دیں بیشک۔ ٹھیک ہے۔

Please take up and we thank you for all the work that the Committee has accomplished. It is very highly appreciated.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman. I beg to lay:

i) The Institute of Space Technology Ordinance 2007 (Ordinance No. V of 2007)

ii) The Pakistan Penal Code (Amendment) Ordinance, 2007 (Ordinance No.VI of 2007)

iii) The Defence Housing Authority Islamabad Ordinance, 2007 (Ordinance No.VII of 2007)

iv) The National Defence University Ordinance, 2007 (Ordinance No. VIII of 2007)

v) The Islamabad Capital Territory Private Educational Institutions (Regulation and Promotion) Ordinance, 2007 (Ordinance No.IX of 2007) before the Senate under clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan read with sub-rule (i) of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988.

(Ordinances stand laid)

Mr. Chairman: Item No.12 paper to be laid. Niazi Sahib.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman. I beg to lay before the Senate the Federal Public Service Commission's Annual Report for the year, 2004, as required under section 9 of sub-section (i) of the Federal Public Service Commission Ordinance, 1977 of (XLV of 1977)

(The report stands laid)

سینیٹر کامران مرتضیٰ، اس سے پہلے یہ پانچ آرڈیننس آج پیش کئے گئے ہیں۔ چار آرڈیننس کل۔ یہ سارے آرڈیننس فروری میں جاری ہوتے تھے اور اس کو مئی میں انہوں نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین، ہمارا session بھی مارچ میں چند دن ہوا تو اس کے بعد session نہیں ہوا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، نہیں ہوا ہو گا۔ 120 days میں یہ lapse ہو جائیں گے

کل کے چار اور یہ پانچ آرڈیننس ان کے lay کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مذاق ہے اس ہاؤس کے ساتھ۔ پھر دوسرا مذاق یہ ہے کہ 2004 کی رپورٹ 2007 میں' mid 2007 میں اس کو lay کر رہے ہیں۔ یہ مذاق کر رہے ہیں جناب! اس ہاؤس کے ساتھ۔ مذاق تو نہ کیا کریں۔ اب یہ 2004 کی رپورٹ پڑھ کر ہمیں کیا فائدہ ہو گا یا اس پر قوم کے جو پیسے خرچ کئے جائیں اس سے قوم کو کیا فائدہ ملے گا تین سال کے بعد۔

Mr. Chairman: Keep it in mind we should be....

سینیٹر کامران مرتضیٰ، اس کو نہ کریں اس طرح خواہ مخواہ اس کی پرنٹنگ کے اوپر اتنے پیسے لگائے ہیں۔

Mr. Chairman: It is a requirement, but you are right.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! requirement ہے' یہ مذاق والی بات ہے' requirement اس طرح سے نہ لیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، ایسی رپورٹیں ساری آپ کو پیش کر رہے ہیں' پانچ اور چھ کی بھی صورتحال تو میں سمجھتا ہوں کہ good thing has started آئندہ جو ہے due course of time I hope that these should be presented on the floor of the House either in the National Assembly or here in the Senate.

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب ایک وعدہ آپ نے کیا تھا ایک منٹ آپ مجھے دیں گے۔ لیڈر آف دی ہاؤس کے شروع کرنے سے پہلے۔ میں آپ کے پاس آیا بھی تھا۔

جناب چیئرمین، Points of Order ہوں گے بعد میں' لیکن میرا خیال ہے آپ بات کرلیں جلدی سے' ذرا مختصر کریں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، بہت ہی مختصر بات مگر بہت اہم واقعہ ہے' کل رات کو پیش آیا۔ کل رات تین بجے مسٹر منیر اے ملک' یہ پیش ہو رہا ہے چیف جسٹس کے لئے اور ان کے گھر پر رات کو مشین گن سے فائرنگ کی گئی ہے رات کو تین بجے۔ اس فائرنگ کے واقعے کو اس طرح سے آسان نہ لیجئے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ defend کر رہے ہیں ایک ایسے شخص کو

جس کی کم از کم پریذیڈنٹ کے ساتھ کوئی بات نہیں بن رہی۔ اس سے پہلے ان کے گھر کو اس ground پر seal کیا گیا کہ ان کو گھر residential purpose کے لیے allot ہوا ہے اور اس کو commercial purpose کے لیے use کر رہے ہیں۔ جو allegation لگایا گیا جناب! آپ اور میں جانتے ہیں کہ بہت سارے وکلاء اور جتنے بڑے وکلاء ہیں جو بڑی بڑی fees لیتے ہیں ہم تو چھوٹے چھوٹے وکلاء ہیں' وہ سارے گھروں میں practice کرتے ہیں اور گھروں میں بھی انہوں نے offices رکھے ہوئے ہیں۔ جناب! اس واقعے کو آسان نہ لیجئے۔ جناب! 2000، اگر آپ کو یاد ہو' اقبال ڈار کو ہم سب بھول چکے ہیں۔ جناب نواز شریف کے وہ وکیل تھے اور وہ پیش ہو رہے تھے اور ultimately ان کا murder کر دیا گیا تھا۔ کل رات کو تین بجے جو واقعہ پیش آیا ہے اسے میں اسی تناظر میں دیکھ رہا ہوں' ان کو اور ان کے کارکنوں کو بھی جان کا خطرہ ہے اور کل اسی طرح کا واقعہ ہو سکتا ہے جیسا اقبال ڈار کے ساتھ ہوا تھا۔ کل خدانخواستہ منیر ملک مر سکتا ہے' کل خدانخواستہ طارق محمود کو گولی ماری جا سکتی ہے' کل خدانخواستہ اعتزاز احسن کو گولی ماری جا سکتی ہے' کل خدانخواستہ علی احمد کو کورٹ میں گولی ماری جا سکتی ہے۔ تو جناب! اس ملک میں ۹۹ء کے بعد یہ روایت موجود ہے کہ اس ڈیفنس کونسل کو especially جو اسی طرح کے اہم مقدمات کو defend کر رہا ہے اس ڈیفنس کونسل کو مارا گیا ہے۔ تو جناب! اس واقعے کی طرف آپ کی توجہ دلانا مقصود تھا اور یہ بھی توجہ دلانا مقصود تھا کہ ان سب لوگوں کی جان اب خطرے میں ہے' اور میں یہ pre-empt کر رہا ہوں' اور اس کو پہلے جناب کے پاس اور ہاؤس میں lodge کر رہا ہوں کہ کل یہ واقعہ ہو سکتا ہے' اور اگر اس طرح کا واقعہ ہوا تو اس کی پہلی ذمہ داری سندھ کی حکومت پر ہو گی۔

Mr.Chairman: You want to move for the suspension of the rule?

آپ move کریں گے؛ آغا صاحب آپ suspension of the rule move کر دیں تاکہ یہ discussion کر سکیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی: جناب! اگر suspension کرنی ہے تو ہمارے rules جو ہیں وہ جنرل discussion کے ہیں تو آپ Adjournment کو drop کر دیں' تو پھر I

وہاں میں نے قومی اسمبلی میں بھی ---- can move.

جناب چیئرمین، وہی متن ہے، سب کا وہی ہے جس طرح کرنا چاہیں Discussion۔ ہو جائے ۔ Then it is concensus now that the rule be suspended to continue the discussion and that is done.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہاں پر ہم نے ایک خاص طریقہ کار اختیار کیا ہے کہ law & order کی situation کو لے لیں گے۔

جناب چیئرمین، وہ law & order کر لیں لیکن ابھی جو ہے یہ ایک incident ہے تو ------- as agreed that the rule

سینیٹر میاں رضا ربانی، یہ law & order کی بات کر رہے ہیں تو پھر کراچی پر بات نہیں ہو گی اور law & order تو کل ہے ---

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، وہ تو بارہ تاریخ کو ہے۔ وہ ریلی ہے اور پھر چیف جسٹس آف پاکستان صاحب کا reception ہے۔ تو اس حوالے سے کراچی بہت important ہے اور اس کے بعد سپریم کورٹ کے جو صدر ہیں ان پر جو فائرنگ ہوئی ہے، وہ سب اسی میں آ جائے گا۔

جناب چیئرمین، سب اسی میں cover ہو جائیں گے ۔ As agreed that the rules are suspended rule 75,76 تک، جی رضا صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! یہ مشترکہ ۱۳ Adjournment Motions ہیں۔ اپوزیشن کے تمام ارکان اس کے movers ہیں اور اس کے اندر جناب چیئرمین صاحب دو basic issues کو tackel کیا گیا ہے اور ان issues میں ایک issue تو میڈیا ہے، اس کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے جس میں جیو، ARY، آج، اور دیگر ہیں ان کے دفاتر پر حملہ ہوا ہے اور ان کی نشریات روکی گئی ہیں ان کا تعلق ہے اور دوسرا جو مختلف جگہوں پر وکلاء، صحافی اور سیاسی کارکنوں کے اوپر جو لاٹھی چارج ہوا ہے ان سے متعلق ہے۔ تو ان کو club کر کے یہ بات آپ کے سامنے رکھی جا رہی ہے۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ وقت کم ہے اور بہت سے

ممبران اس میں حصہ لینا چاہیں گے۔ لہٰذا جناب چیئرمین! میں بات کی ابتداء یہاں سے کرنا چاہوں گا کہ آپ کو یاد ہوگا کہ جو defence lawyer چیف جسٹس آف پاکستان کو defend کر رہے ہیں انہوں نے کچھ عرصہ پہلے ایک پریس کانفرنس کی تھی اور اس پریس کانفرنس میں انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ ان کو دھمکیاں مل رہی ہیں اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ ان کی جو families ہیں وہ بھی safe نہیں ہیں۔ اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ بات ہم on record لے کر آ رہے ہیں اور یہ بات ہم عوام کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں اگر ہم میں سے کسی کو یا ہمارے family member کو کچھ ہوا تو اس کی ذمہ داری حکومت وقت پر عائد ہوگی۔ جناب چیئرمین! ہم نے اس کی پہلی جھلکی کل دیکھی جب منیر ملک صاحب کا دفتر frivolous ground پر seal کر دیا گیا۔ اس کے بعد جب معاملہ ہائی کورٹ کے اندر گیا تو ہائی کورٹ نے وہ order set aside کر دیا۔ آج تھوڑی دیر پہلے منیر ملک صاحب سے میری فون پر بات ہوئی ہے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ رات کے تین بجے ان کے گھر پر اندھا دھند کلاشنکوف سے فائرنگ کی گئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی چھوٹی بچی جو ایک کمرے میں سو رہی تھی وہ بال بال اس حملے میں بچی ہے

because one of the bullets went through the windows and it was lucky that she is still alive.

ہم اس واقعہ کو جناب چیئرمین! شدت کے ساتھ condemn کرتے ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ جب میں نے 15 یا 115 کو فون کیا اور پولیس میرے گھر پر پہنچی تو پولیس کا رویہ'

I am glad that the Interior Minister is here, he may kindly take note and inquire into this.

اتنا aggressive تھا کہ

I did not open the gates of my house because their attitude was so aggressive and he said I waited for the media to come.

جب میڈیا وہاں پر پہنچا اور Chief Justice of Sindh High Court وہاں پر پہنچے تو تب میں نے gates کھولے اور پولیس کو اندر داخل ہونے دیا۔ تو اس سے کیا پیغام بھیج رہے ہیں؛ میں آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ یہ ایک series ہے ان واقعات کی اندر

جس میں ایک systematic طریقے سے ایک منظم کوشش کی جا رہی ہے کہ وکلا کی جو ایک پر امن تحریک ہے اس کو تشدد سے ایک violent colour دے دیا جائے تاکہ وزیر اعظم نے جو بات imposing of emergency کی کہی ہے اس کو کسی نہ کسی طریقے سے عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ایک معزز رکن جو اس ایوان کے رکن ہیں' جو اس وقت بھی یہاں پر موجود ہیں ان کے سر پر بارہ ٹانکے لگے کیونکہ ریاستی تشدد کی وجہ سے پولیس نے اتنا اندھا دھند لاٹھی چارج لاہور میں کیا اور پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلی بار ہے کہ پولیس ہائی کورٹ کے premises کو پامال کرتی ہوئی اس کے اندر گھسی ۔ Armoured personnel carriers High Court premises کے اندر گھسے ' High Court premises کے اندر پولیس نے shelling کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ریاستی تشدد کا بدترین واقعہ تھا

and I would say that this was state terrorism at its height. We condemn this act that was perpetuated on the lawyers community, peaceful demonstration of lawyers community in the city of Lahore.

لیکن جناب چیئرمین! بات وہاں پر ہی نہیں رکتی' پانچ اور چار کی رات کو ساہیوال کے اندر peaceful torch light procession جو وکلا نکال رہے تھے اس پر پولیس نے پٹرول بم پھینکا۔ وہاں پر وکلا جلے اور ان میں سے ایک کی حالت serious تھی اور اس کو دوسرے شہر لے جانا پڑا۔ جب پولیس خود petrol bombing کرنے پر آ جائے یا کسی بھی شہری کے اوپر تو جناب چیئرمین! اگر ہم واپس in the days of the cannibals نہیں جا رہے تو پھر ہم کہاں جا رہے ہیں؟ جناب چیئرمین! یہ بات یہاں پر بھی ختم نہیں ہوتی' یہاں پر یہ بات on the record ہے' یہ بات اخبارات میں شائع ہوئی' لیکن اس کی کوئی تردید نہیں ہوئی۔ چیف منسٹر سیکرٹریٹ لاہور سے so callad وکلاء کو بس کے ذریعے خاص طور پر اسلام آباد لایا گیا۔ ان کو یہاں پر لا کر سپریم کورٹ کے سامنے ایک تصادم کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ جب ان میں سے کچھ لوگ پکڑے گئے تو انہوں نے اس بات کو admit کیا اور ان کے پاس سے کارڈ نکلے کہ وہ حکومت پنجاب کے ملازم تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ میں پنجاب اسمبلی میں

نوکری کرتا ہوں۔ مجھے یہاں پر وکلاء کا کالا کوٹ پہنا کر لایا گیا ہے۔ تو یہ ایک اور attempt تھا، تاکہ تصادم کی صورت حال پیدا کی جائے۔ اسی طرح پانچ تاریخ کو جہلم کے اندر پرامن وکلاء موجود تھے، لیکن ان کے اوپر لاٹھی چارج کیا گیا۔ جناب چیئرمین! یہ جو وکلاء کے ساتھ ہوا وہ میں نے آپ کے سامنے مختصر طور پر کہا کیونکہ مجھے وقت کا احساس ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد ایک اور مہم چلی اور وہ مہم تھی intimidation of media کی۔ اس کے اندر پہلے دن جب چیف جسٹس کا ریفرنس چل رہا تھا تو پولیس "جیو" کے دفتر کے اندر داخل ہوتی ہے جس کی فلمیں موجود ہیں، جو پوری دنیا نے دیکھی ہے، پولیس وہاں داخل ہو کر توڑ پھوڑ کرتی ہے کیونکہ وہ چیف جسٹس کی live coverage دے رہے تھے۔ حکومت کو یہ بات گوارہ نہیں تھی کہ live coverage دیا جائے لہذا وہاں پر in uniform پولیس داخل ہو کر توڑ پھوڑ کرتی ہے، نہ صرف توڑ پھوڑ کرتی ہے بلکہ میڈیا کے لوگوں کے ساتھ بھی بدسلوکی کی جاتی ہے۔ ہم پولیس کے اس ایکشن کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ And then what happened Mr. Chairman, Gen. Musharraf came and apologised' لیکن جو لوگ ملوث تھے کیا ہم یہ مان لیں کہ اس level کے لوگ involve ہو سکتے ہیں؟ وہ جا کر یہ attack carry out کر سکتے ہیں۔ وہ hidden hand جنہوں نے بیٹھ کر وہاں پر conspiracy بنائی حکومت کو اس کا اچھی طرح علم ہے، لیکن ان کو expose نہیں کیا گیا۔ ان کا یہ خیال تھا کہ یہ message media کو چلا جائے گا کہ اگر آپ نے اس type کی coverage کی تو آپ کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے گا۔ میں سلام پیش کرنا چاہتا ہوں پاکستان کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو کہ وہ اس سے intimidate نہیں ہوئے۔ جب وہ اس سے intimidate نہیں ہوئے تو جناب چیئرمین! بات آگے بڑھی۔ پھر نام نہاد پیمرا جو بنائی گئی ہے، جس کا قانون جب یہاں پر پاس ہو رہا تھا تو ہم نے یہ کہا تھا کہ یہ ایک کالا قانون ہے، یہ قانون استعمال ہوگا میڈیا کو gag کرنے لیے، یقیناً وہی ہوا۔ "آج" کو نوٹس دیا گیا کہ آپ اپنی coverage نہیں کر سکتے، اس طرح سے آپ talk shows نہیں کر سکتے۔ ہم اس کی بھی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ جب یہ حربہ بھی ان کا کامیاب نہیں ہوا کیونکہ وہ ہائی کورٹ میں چلے گئے پھر ایک incident arrange کیا گیا۔ کراچی کے اندر جب وکلاء کی ریلی نکل رہی تھی تو حکومتی ایجنٹ یا ایجنسی کے لوگوں کو

ریلی کے اندر داخل کیا گیا۔ اس ریلی کے اندر "ARY" کی جو کیمرہ ٹیم تھی ان کی دھنائی اور پٹائی کی گئی تاکہ وکلاء اور میڈیا کے درمیان ایک دراڑ ڈالی جائے اور یہ بات دکھانے کی کوشش کی گئی کہ یہ جو peaceful movement ہے وہ ایک violent movement ہے لیکن وہ double edged weapon تھا، جہاں پر ایک side پر اس کا objective یہ تھا وہاں پر دوسری side پر اس کا objective یہ تھا کہ میڈیا کو ایک message بھیجا جائے، لیکن جب یہ حربہ بھی کامیاب نہ ہوا تو پھر جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی تاریخ کے اندر ہم نے یہ بات کبھی نہیں دیکھی، ہم نے یہ بات کبھی نہیں دیکھی کہ پانچ تاریخ کو "جیو"، "اے آر وائی" اور "آج" ٹیلی ویژن کی نشریات کو ایک صوبے میں مکمل طور پر بند کر دیا گیا جناب چیئرمین! اور پھر کہا گیا جناب! جو حکومت کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے جو press release جاری کی that press release was an admission. انہوں نے کہا کہ یہ ہم نے نہیں کیا، لیکن یہ عوام کا غم و غصہ ہے کہ آپ نے ہماری rally کو وہ coverage نہیں دی جو آپ چیف جسٹس کی اسلام آباد سے لاہور تک کی rally کو دے رہے ہیں۔ اگر یہ admission نہیں ہے جناب چیئرمین! تو اور کیا ہے۔ حکومت میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے اس حربے کو استعمال کیا۔

اب میں آتا ہوں جناب چیئرمین! very quickly on the press release that has been issued. بہت کہا جا رہا ہے about this press release of the Supreme Court of Pakistan لیکن میں آپ کے سامنے اور آپ کے توسط سے دو یا تین سوال اس press release کے بارے میں اٹھانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو ہمیں سینیٹ سیکریٹریٹ سے ۹۷ ممبران کو یہ press release circulate کی گئی، اس press release میں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ press release اس بات کو identify ہی نہیں کرتی کہ کون اس کی issuing authority ہے۔

Either it has been issued by the Acting Chief Justice, either it has been issued by the Registrar, either it has been issued by the Assistant Registrar. All it says that this is Supreme Court of Pakistan's Press Release. Point number two, Mr. Chairman, that there is no signature that

inscribe to this press release. So, for all I know, may be the name of the Supreme Court has been used by the ISPR, may be the name of the Supreme Court has been used by the Information Department because there is no signature to it. If the Registrar had issued it, why has not the Registrar affixed his signatures to this Press Release? Why does not it say over here that this is a press release issued by the Registrar of the Supreme Court of Pakistan and then the text of the press release should have come?

یہ normal طریقہ ہے press release دینے کا اور لکھنے کا۔ یہ ایک عام سیاسی کارکن بھی جانتا ہے، لیکن صرف Supreme Court of Pakistan and then it goes on.

آخری بات جناب چیئرمین! میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اس بات کو assume بھی کر لیں تو even if we give the benefit of the doubt کہ یہ بالکل genuine press release ہے اور Registrar of the Supreme Court of Pakistan نے اس کو جاری کیا ہے تو پھر میں یہ کہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ ایک طرف تو وہ لڑ رہے ہیں trichotomy of the power کے لیے، دوسری طرف وہ خود trichotomy of power کو violate کرتے ہیں۔

The Registrar of the Supreme Court cannot regulate the proceedings of the Parliament. He cannot tell the Members of Parliament what is to be said on the floor of the House and what is not to be said on the floor of the House. We are an autonomous body, we are the superior body, and we can say and do whatever we want on the floor of the House as long as it is within the ambit of the Constitution and the Rules of Procedure of our House, and we are not bound by this press release which has been purportedly issued by the Registrar of the Supreme Court of Pakistan

because he cannot regulate the proceedings of this House.

Mr. Chairman: But is that the intention?

Senator Mian Raza Rabbani: That probably is. That is why it was circulated to us. Now, Mr. Chairman, let me go on little further very quickly and that is

کہ اس حکومت نے جس کی وجہ سے یہ تمام وکلاء کا بھی مسئلہ ہوا، جس کی وجہ سے یہ تمام media کا بھی مسئلہ ہوا، اس حکومت نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تمام institutions کو subjugate کیا۔ سب سے پہلے جو executive تھی کابینہ کی صورت میں اس کو subjugate کیا۔ کوئی important matter کابینہ کے سامنے نہیں گیا، کوئی important discussion کابینہ کے سامنے نہیں ہوئی۔ دوسرا پارلیمان تھا، پارلیمان کو subjugate کیا اور آخر میں assault of the Supreme Court of Pakistan and on the office of the Chief Justice of Pakistan.

جناب چیئرمین! ہماری یہاں پر جنگ، ہماری یہاں پر بات کسی ایک فرد واحد کے لیے نہیں ہے۔ ہمارا یہ مسئلہ ہے کہ office of the Chief Justice of Pakistan کا جو تقدس ہے اس کو پامال کیا گیا۔ ہمارا یہ مسئلہ ہے کہ Supreme Court of Pakistan کا جو تقدس ہے اس کو پامال کیا گیا۔ Supreme Court of Pakistan کو trichotomy of power کے تحت جو اس کا ایک role بنتا ہے، اس role کو circumvent اور subjugate کرنے کی کوشش کی گئی اور جناب چیئرمین! یہ ایک ناکام کوشش ہے جو جنرل مشرف پہلے دن سے کر رہے ہیں to re-write the civil military equation.... اور جناب چیئرمین! یہ تمام چیزیں صرف ایک شخص کو اقتدار میں رکھنے کے لیے کی جا رہی ہیں کہ the ship of the state is being wrecked just to protect one person.

جناب چیئرمین! ہم جو بات کہہ رہے ہیں، جو letter Interior Secretary کی طرف سے لکھا گیا، جب Chief Justice of Pakistan اسلام آباد سے لاہور جا رہے تھے، وہ کیا

message دیتا ہے؛ جہاں پر انہوں نے کہا کہ there are credible reports کہ یہاں پر terrorists آئے ہوئے ہیں' اور آپ پر terrorist حملہ ہو سکتا ہے' اور اس کے بعد جب وہ کراچی جا رہے ہیں تو I won't say a cyclostyled letter لیکن a similar letter has been written by the Home Secretary of the Government of Sindh. جس میں terrorist attack کی بات اپنی جگہ کی لیکن اس نے جو خطرناک بات کہی ہے جناب چیئرمین! میں اس House کے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

.The Interior Minister is here, he is an honourable man and I want to bring it to his notice because the overall responsibility would be his and I would read from what is printed in the newspapers Mr. Chairman. It said that tension in the city was on the rise and law enforcing and security agencies were unanimous in their assessment that there could be armed clashes and bloodshed. Mr. Chairman, who is responsible for these armed clashes? Read this, that what has happened at Munir Malik's house last night. Who is going to be responsible for the bloodshed, if there is any, God forbid, on the 12th? Who was first in time in announcing the rally of the Chief Justice when he arrives in Karachi? Who followed suit in saying that we will take rally out on the same very date? Mr. Chairman, we arc democrates, we recognise their right as a politiacal party to hold rallies; we will never deny them that right. In fact we will fight for that right of their's, but when there is a volatile situation

کیا ضروری تھا کہ آپ کراچی شہر میں بارہ تاریخ کو ریلی نکالیں؛ کیا آپ گیارہ تاریخ کو ریلی نہیں نکال سکتے تھے؛ کیا آپ تیرہ تاریخ کو ریلی نہیں نکال سکتے تھے؛ کیا لازم ہے کہ وہی route جو Chief Justice کی ریلی کا ہے وہی route قائد آباد سے قائد اعظم کے مزار تک آپ بھی لیں؛ ستم ظریفی یہ ہے جو media میں report ہوا ہے کہ سندھ کی حکومت نے اسی route کی

ہیں ' prophetic words of the Home Secretary جو یہ تو ہے دی دے permission ان کو کون عملی جامہ پہنا رہا ہے؟ جناب چیئرمین! میں آج بھی آپ کے توسط سے اپیل کرتا ہوں' آپ سیاسی لوگ ہیں' کراچی آپ کا اور ہمارا شہر ہے' سندھ آپ کا اور ہمارا صوبہ ہے' خدارا! کسی کے آلہ کار نہ بنیں ہم آپ کے اس right کو recognize کرتے ہیں۔ ہم آپ کے democratic right کو protect کرتے ہیں' اس کے لئے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ابھی بھی وقت ہے بارہ کی ریلی تیرہ کو نکال لیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہم نے یہ چونکہ پہلے announce کی ہوئی تھی لہذا propriety ہماری ہے۔

آخر میں' میں جناب چیئرمین! یہ بات' وزیر داخلہ موجود ہیں' ان کے گوشگزار کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی بھی اپوزیشن کے سینکڑوں کارکن پنجاب کی مختلف جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ریلی شروع ہوکرختم ہوگئی' وہ بیچارے آج دن تک جیلوں میں ہیں۔ جو لاہور کے ہیں ان کو ساہیوال جیل بھیج دیا گیا ہے۔ جو ساہیوال کے ہیں ان کو میانوالی جیل بھیج دیا ہے just to cause inconvenience. اگر آپ یہ سمجھتے ہیں' حکومت یہ سمجھتی ہے کہ ایسے ہتھکنڈوں سے وہ عوام کی movement کو اور political parties کی movement کو روک دے گی تو حکومت خام خیالی میں ہے۔ ایسی صعوبتیں political movements کو spur کرتی ہیں۔ یہ ہم نے بات ریکارڈ پر رکھ دی ہے اور ہم ایک بار پھر in the strongest terms possible ان تمام اقدامات کی کھلم کھلا condemnation کرتے ہیں اور ہم یہ بات باور کرواتے ہیں کہ یہ جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک یہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتی۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: I have still 13 more speakers in the list . How much time should then be, wherever possible we should avoid repetition and maximum it may be for 3-4 minutes time. Prof. Khushid Ahmed.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے ان Adjournment Motions پر اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا۔ ان تیرہ میں سے دس پر میں خود mover ہوں اور میرے محترم بھائی میاں رضا ربانی نے جو باتیں

کہی ہیں ان کی مکمل تائید کرتے ہونے میں چاہتا ہوں کہ چند نکات خصوصیت سے آپ کی توجہ کے لئے پیش کروں۔ مجھے یہ خوشی ہے کہ ہمارے محترم وزیر داخلہ موجود ہیں، لیکن بہرحال جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ موضوع داخلہ کے ساتھ ساتھ انفارمیشن منسٹری سے بھی directly متعلق تھا اور ہم نے اس کا یہ نوٹس پہلے دے دیا تھا۔ مجھے توقع تھی کہ متعلقہ وزیر بھی موجود ہوں گے تاکہ ہماری بات کو سنیں اور اندازہ کریں کہ اس معاملے میں ایوان کے جذبات کیا ہیں۔ غالباً انہوں نے دوسرے کاموں کو زیادہ اہمیت دی-----

جناب چیئرمین، اپنے colleagues کو brief کیا ہو گا۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، Colleagues سب ہوں ٹھیک ہے، لیکن یہ issue ایسا ہے کہ میری نگاہ میں متعلقہ وزیر کا ہونا بہت ضروری تھا۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے ملک کو deliberately ایک منصوبے کے تحت ایک بحران کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ جو کچھ ۹ مارچ کو شروع ہوا ہے وہ صاف نظر آ رہا ہے کہ ایک متزلزل حکومت نے House of guards بنایا تھا اور اسے enforce کیا تھا وہ اب collapse کر رہا ہے۔ لیکن وہ اب ایک نیا ڈرامہ رچانا چاہتے ہیں ملک کو کسی نئی catastrophe سے دوچار کرنا چاہتے ہیں اور یہ سارا scenario اسی لئے بنایا جا رہا ہے۔ میں اس میں ایک clear pattern دیکھ رہا ہوں جناب والا! اور اس بات کی ضرورت ہے کہ پارلیمنٹ اپنا کردار ادا کرے اور ملک کو تباہی سے روکے۔

جناب والا! یہ اسمبلیاں بڑی حد تک اپنی مدت پوری کر چکی ہیں، ساڑھے چار سال ہو چکے ہیں اور چند مہینے باقی ہیں۔ دنیا بھر میں یہ معروف قاعدہ ہے کہ جب ایسی صورتحال ہو تو اصل مدت سے دو مہینے، تین مہینے، چار مہینے پہلے انتخابات کرائے جاتے ہیں۔ میں نے برطانیہ کی پارلیمنٹ کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ بیسویں صدی میں دو یا تین پارلیمنٹ ایسی ہیں کہ جنہوں نے پانچ سال پورے کیے ہیں ورنہ بالعموم چار، سوا چار، ساڑھے چار سالوں پر انتخابات کرائے جاتے ہیں اور اسی کو term پورا کرنا شمار کیا جاتا ہے، لیکن یہاں چونکہ خاص انداز میں ایک شخص کو صدارت کے لیے illegitimately منتخب کرنا ہے تو اس لیے ان تمام باتوں سے اجتناب کیا جا رہا ہے۔ ترکی کو

دیکھ لیجیے، وہاں نومبر میں انتخابات ہونے تھے لیکن ایک issue پیدا ہوا اور پارلیمنٹ نے کہا کہ ٹھیک ہے چار ماہ پہلے انتخابات کرلیتے ہیں۔ جناب والا! جو بات میں کہنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت، دستور اور قانون کی حکمرانی، ان تمام کا تقاضا یہ ہے کہ صحیح process کو چلنے دیجیے، اسے تباہ نہ کیجیے، یہ صاف نظر آ رہا ہے کہ اس کو تباہ کرنے، اس پورے کو derail کرنے کے لیے یہ اقدام کیے جا رہے ہیں۔

جناب والا! میں جو دوسری بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آزادیٔ صحافت اور سیاسی activity، جس میں اظہار رائے، اظہار اختلاف، peaceful احتجاج، یہ جمہوریت کی روح ہے، یہ جمہوری نظام کا لازمی حصہ ہے، اس میں سب کو مساوی مقام حاصل ہونا چاہیے۔ 12 تاریخ کو سرکاری پارٹی جو یہاں ریلی کرنا چاہ رہی ہے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں، ضرور کرے۔ اس سے پہلے بھی وہ یہاں پر ایک ریلی کر چکے ہیں، لاہور میں بھی انہوں نے ایک ریلی کرنے کی کوشش کی تھی۔ آپ دیکھیے کہ کس طرح پوری سرکاری مشینری لگی ہوئی ہے۔ ابھی آپ باہر سے آئیں تو دیکھیے کہ کتنے بڑے بڑے trucks, tankers کا اہتمام کیا جا رہا ہے، لیکن اپوزیشن جب یہ کام کرنا چاہتی ہے تو دروازے بند کیے جاتے ہیں، سڑکوں پر روکا جاتا ہے، ٹریفک کو check کیا جاتا ہے، اٹک پل پر لوگوں کو روکتے ہیں، اس سے پہلے روکتے ہیں، کہیں سے لوگوں کو نہیں آنے دیا جاتا، حتیٰ کہ اسلام آباد اور پنڈی کے لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔ میں خود آپ کو بتاتا ہوں کہ جب 12 اور 14 تاریخ کو یہاں آنے کی کوشش کی تو ہر قدم پر مجھے روکا گیا اور جب میں نے اصرار کیا کہ میں سینیٹر ہوں اور مجھے سینیٹ جانا ہے تو پھر senior officer کو بلایا گیا اور انہوں نے میرے لیے گیٹ کھولا۔

جناب والا! اپوزیشن کے لیے آپ دروازے بند کرتے ہیں، لوگوں کو روکتے ہیں، ان ڈیڑھ مہینوں میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ ٹھیک ہے ان میں سے بیشتر کو چھوڑ بھی دیا گیا ہے، لیکن جیسا کہ میاں صاحب نے کہا کہ اب بھی سینکڑوں گرفتار ہیں۔ دوسروں کو آپ نہ آزادی اظہار کا حق دیتے ہیں، نہ right of dissent دیتے ہیں، نہ right of protection دیتے ہیں اور اپنے لیے آپ سب کچھ کر رہے ہیں۔ یہ ڈرامہ ہے، یہ کھیل ہے، اس سے آپ کسی کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اس کا اندازہ آپ اس سے کر لیجیے کہ جب 5 مئی کو

اسلام آباد سے لاہور جانے کا پروگرام بنایا گیا تو ساری warnings کے باوجود اور جو اخبارات میں ISI کی، agencies کی جو reports آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ ہزار آدمی اسلام آباد سے چلے گے، گوجرخان تک پانچ سو رہ جائے گا اور لاہور تک کوئی بھی ساتھ نہیں ہو گا۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ عوام کس طرح آئے، سارے اندازے کس طرح غلط ہوئے اور T.V پر لوگوں نے live پوری situation کو دیکھا ہے، یہ ایک عوامی تحریک ہے، یہ عوام کے جذبات ہیں۔ خدا کے لیے اسے نظرانداز نہ کیجیے۔

جناب والا! تیسری بات میں یہ کہوں گا کہ جس انداز میں صحافت پر حملہ کیا گیا ہے، لوگوں کو زد وکوب کیا گیا، maltreat کیا گیا ہے، "جیو" پر جو حملہ ہوا ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اس کے فوراً بعد میں ان کے live programme میں موجود تھا اور جو کچھ وہاں پر مجھے "جیو" کے سٹاف نے بتایا کہ کس طرح ہم پر حملہ ہوا ہے، کس طرح توڑا گیا ہے اور پھر پولیس کے لوگوں نے uniform میں کیا نعرے لگائے ہیں۔ ان کو داد دی ہے کہ دیکھو ہم نے کام کر کے دکھا دیا۔ یہ آپ کہاں لیجا رہے ہیں؛ پولیس اسٹیٹ بھی یہ کام نہیں کرتی۔ اسی طریقے سے کراچی میں، سندھ میں T.V broadcast کو رکوایا گیا اور جیسے رضا صاحب نے کہا ہے، میں نے خود بھی اس press release کو پڑھا ہے اور اس کے اندر صاف لکھا ہوا ہے کہ کام کس نے کیا ہے، بالکل clear ہے۔ اس کے بعد سب خاموش ہیں۔ کسی کو یہ interference media کی آزادی میں نظر نہیں آرہا ہے۔ آخر اس کا نتیجہ کیا ہو گا؛

جناب والا! میں صاف الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک ایک جمہوری تحریک ہے۔ یہ تحریک پر امن تحریک ہے۔ ہم گورنمنٹ provocation کے باوجود committed ہیں، ہم اسے peaceful رکھیں گے اور انشاء اللہ حتمی نتیجہ پر پہنچیں گے، لیکن یہ صاف ظاہر ہے کہ اس کو derail کرنا ہے، اس کو ایک خونی ہنگامہ بنانا ہے، اس میں طاقت اور قوت کا استعمال کرنے کا کھیل کون کھیل رہا ہے؛ یہ چیز اب secret نہیں ہے۔ یہ ملک کے تمام افراد کے سامنے ہے بلکہ میں اس سے آگے بڑھ کر کہوں گا کہ world media, world community اس سے آگاہ ہے۔ انہیں صاف نظر آ رہا ہے کہ کون یہ کھیل کھیل رہا ہے۔ اس کی وجہ سے آج پاکستان کا image اگر تباہ ہو رہا ہے تو وہ حکومت کی اس پالیسی سے ہو رہا ہے، جو کچھ اس

نے Supreme Court کے ساتھ کیا' Chief Justice کے ساتھ کیا ہے۔ جس طرح بعض جرنیلوں نے ان کی interrogation کی ہے' جتنی دیر تک ان کو house arrest میں رکھا گیا' واپسی پر جو سلوک اس کے ساتھ کیا گیا یہ ساری چیزیں ہیں جنھوں نے دنیا بھر میں پاکستان کے image کو بری طرح تباہ کیا ہے۔ جو کچھ آپ media کے ساتھ کر رہے ہیں' جو کچھ آپ political کارکنوں کے ساتھ کر رہے ہیں' جو کچھ آپ وکلاء کے ساتھ کر رہے ہیں یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ہمارا image تباہ ہو رہا ہے۔ پہلی چیز یہ دستور کے خلاف ہے' یہ قانون کے خلاف ہے' یہ جمہوری اصولوں کے خلاف ہے۔ عوامی تحریک کسی دباؤ سے نہیں رکا کرتی ہے۔ میں آپ سے صاف کہنا چاہتا ہوں کہ

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

اس سے کہیں آگے بات بڑھے گی۔ خدا کے لیے ہوش کے ناخن لیجیے' تاریخ سے سبق لیجیے۔ Political process کو چلنے دیجیے۔ اس ملک کی اصل تباہی اسی میں رہی کہ ہم نے political process کو چلنے نہیں دیا اور ہر بار کسی نہ کسی intervention کے ذریعے سے اسے تباہ کیا گیا ہے۔ دوسرے ملک جو ہمارے ساتھ یا ہمارے بعد آزاد ہونے تھے وہ آج ترقی یافتہ ممالک کی صف میں ہیں لیکن ہمارا عالم یہ ہے کہ ہمارا کوئی institution کار آمد نہیں ہے اور ہمارے سارے کام کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ ایک فرد واحد کے ہاتھ میں ہے اور اگر وہ نہ ہو تو سب کچھ بیٹھ جائے گا۔ خدا کے لیے ملک کو بچایئے۔ یہ مسئلہ واحد opposition کا نہیں ہے۔ میں تمام سیاسی قوتوں سے' پوری civil society سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ آیئے اس ملک کے دستور کو' اس ملک میں جمہوریت کو' اس ملک کے اداروں کو بچانے کے لیے ایک اتحاد بنائیں' اتفاق رائے قائم کریں لیکن polarization, division, clash, confrontation جو آپ لے کر آ رہے ہیں یہ بڑا خطرہ ناک کھیل ہے۔ ہم آخری دم تک کوشش کریں گے کہ courts' confrontation کا حل نکالیں' لیکن یاد رکھیے کہ یک طرفہ طور پر arbitrarily قوت کے استعمال سے' جبر کے استعمال سے' گولیوں کے استعمال سے سیاسی تحریک کو کچلنے کی جو کوشش کی جاتی ہے اس سے سب کچھ ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ یہ وقت ہے کہ ہوش کے ناخن لیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا آج

کا یہ سیشن جس میں یہ بات ہو رہی ہے بڑا اہم ہے۔ یہ پارلیمنٹ کا کام ہے کہ سیاسی معاملات کو سیاسی طریقے سے حل کرنے کے لیے راستہ دیں' process کو مؤثر کریں اور اس کے اندر سارے stakeholders اپنا کردار ادا کریں۔ اب عوام کے پاس جانے کا راستہ اپنایا جائے' انہیں موقع دیا جائے کہ وہ اپنی قیادت کو منتخب کریں۔ اب ساڑھے چار سال سے زیادہ اس اسمبلی کو ہو چکے ہیں' فوری طور پر neutral نظام کے تحت نئے انتخابات کا اعلان کیا جائے اور موجودہ شخص جو ایوان صدارت کو occupy کیے ہوئے ہے اس نے اپنی utility کو ختم کر دیا ہے جب کہ President symbol of federation ہوتا ہے وہ کسی ایک پارٹی کا سربراہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر وہ کسی پارٹی سے بھی آتا ہے تو اس کے بعد صدر کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ neutral رہے اور ہمارے ہاں بلاشبہ بہت سی غلطیاں لوگوں نے کیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے جو ایوان صدر میں آئے ہیں انہوں نے کسی نہ کسی حد تک اس روایت کو نبھایا ہے لیکن آج اس روایت کو پامال کر دیا گیا ہے' کوئی legitimacy' کوئی credibility' کوئی respect باقی نہیں رہی ہے اس لیے یہ بات ضروری ہے کہ neutral انتخاب کے لیے صدر مستعفی ہوں۔ دستور کے تحت چیئرمین سینیٹ Caretaker Acting President کی حیثیت سے ایک independent نظام بنائیں۔ موجودہ Election Commission again اپنی credibility کھو چکا ہے۔ اس کے تحت کوئی آزاد' غیر جانب دار انتخاب نہیں ہو سکتا۔ باہم مشورے سے نیا Election Commission قائم کیا جائے جس کے تحت 90 دن کے اندر اندر نئے انتخابات کروائے جائیں' اسمبلی آئے اور اس کے بعد اسمبلی منتخب کرے۔

ٹھیک ہے جنرل صاحب کو بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ کسی اور کو اور وہ بھی اپنے آپ کو ایک candidate کی حیثیت سے پیش کریں' لیکن یہ کہ وہ کلاشنکوف ہاتھ میں لے کر باقی جمہوری قوتوں پر گولہ باری کریں اور اس طرح چاہیں کہ اقتدار ان کو مل جائے تو یہ ممکن نہیں ہے۔ وہ زمانہ گزر چکا۔ اب آمریت دم توڑ رہی ہے۔ despotic rule کو ختم ہونا ہے۔ حقیقی جمہوری نظام یہاں آنا ضروری ہے اور اس کا واحد راستہ یہی ہے کہ polarisation کے بجائے' آئیے! national consensus پیدا کر کے ایک understanding کے ساتھ حقیقی neutral نظام کے تحت نئے انتخابات کرائے جائیں۔ عوام کو موقع دیا جائے۔ جو لوگ باہر ہیں وہ بھی

آئیں اور جو اندر ہیں وہ بھی participate کریں۔ سب کو مساوی مواقع حاصل ہوں اور جس پر عوام اعتماد کا اظہار کریں، اسے اختیار دیا جائے۔ یہی طریقہ ہے جس سے آپ جمہوریت کو فروغ دے سکتے ہیں۔

جناب والا! ان الفاظ کے ساتھ میں ان تمام Adjournment Motions کی تائید کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ یہ ایوان سیاسی وفاداریوں سے بالا ہو کر دستور، قانون، جمہوریت اور ملکی مفاد اور دنیا بھر میں پاکستان کے image کو سامنے رکھتے ہوئے وہ راستہ اختیار کرے گی جس سے ظلم، تشدد، سیاسی تصادم اور institutions کی تباہی کا راستہ ختم ہو اور ہم صحت مند جمہوری ارتقاء کی طرف بڑھ سکیں۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Mr. Chairman: Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے یہ تحریک التواء جو مختلف honourable Senators نے پیش کی ہیں ان کو club کر کے اس پر مجھے بحث کرنے کا موقع دیا۔

جناب چیئرمین! میں Leader of the Opposition رضا ربانی صاحب اور پروفیسر خورشید صاحب کی باتوں کی mainly تائید کرتے ہوئے اب اتنا کہوں گا کہ اس وقت ہمارے ملک کی جو صورت حال ہے اس میں حقیقت میں ایسے لمحات ہیں کہ اگر ان کو ذرا سنجیدگی سے دیکھا جائے تو یہ تاریخ کی جو اصطلاح استعمال ہوتی ہے ,The Finding Hours' اس وقت ہمارا ملک جس صورت حال سے دوچار ہے یعنی اسی مسئلے میں صحافیوں کے خلاف، وکیلوں کے خلاف، عدلیہ کے خلاف مختلف اقدامات، لیکن ان سب کو اگر ہم دیکھیں تو مجموعی طور پر ملک میں لاقانونیت ہے۔ کسی جگہ بھی state کی کوئی authority نہیں ہے۔ عوام کے لیے جو مشکلات مہنگائی، بے روزگاری، بدامنی کی وجہ سے ہیں ان کو اگر آپ دیکھیں تو عوام کے لیے یہ صورت حال بالکل ناقابل برداشت ہے۔

یہاں مختلف مرحلوں میں جنرل ایوب خان کے خلاف تحریک شروع ہوئی، لیکن اس عوام کی تحریک کو ہائی جیک کیا گیا۔ بعد میں جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے خلاف تحریک

شروع ہوئی، لیکن اس کو پھر ہائی جیک کیا گیا اور پھر جب مشکلات آئیں نواز شریف کے یا محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں، لیکن ان سب کو Establishment hijack کر لیتی ہے۔ اب بھی یہ صورت حال ہے کہ یہاں جو مختلف چیزیں ہم دیکھتے ہیں تو اس میں یہ بھی ایک تاثر ہے کہ اس سے استفادہ کر کے Establishment کے extremists پھر اس کو hijack کریں گے، لیکن حقیقت یہ ہے جناب والا! ہمیں دیکھنا چاہیے، یہ مجموعی طور پر سیاسی معنوں میں، میں بات کر رہا ہوں۔ آئینی معنوں میں نہیں۔ یعنی جناب والا کورٹ کو مارشل لاء نے PCO کے تحت حلف کی ہدایت کی اور کورٹ میں اکثر judges نے اس کو ایسا ہی لیا۔ لیکن آج جب ایک چیف جسٹس کو اسی پس منظر میں کیمپ میں بلایا گیا، ملٹری کے کمانڈر انچیف کے کیمپ میں، اسے بلایا اور بحیثیت چیف ایگزیکٹو مطالبہ کیا کہ آپ استعفیٰ دیں۔ لیکن آپ نے دیکھا، بظاہر بہت کمزور آدمی، لیکن اس نے resist کیا اور آپ نے وہ resistance دیکھی۔ ابھی مختلف طبقات کے حوالے سے یا گروپ کے حوالے سے، سوشل گروپ کے حوالے سے وکلاء، وکلاء کے جو سوشل گروپ ہیں انہوں نے اور basically عوام میں بڑی سخت resistence نہیں دیکھی۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ انہوں نے اتنا resist کیا۔ ایک دم تمام ملک میں اثر ہوا۔ یعنی اس مسئلہ نے خود بخود ایک ایجنڈا بنایا۔ ایجنڈا کیا ہے؟ ایجنڈا ہے عدلیہ کی آزادی اور جب عدلیہ کی آزادی ہے تو اس کے معنی کیا ہیں؟ سٹیٹ کے جو organs ہیں ان میں سے مجموعی طور پر ایک democratic ایک انصاف پر مبنی آئین اور اس میں اختیارات، پارلیمنٹ کے، عدلیہ کے، انتظامیہ کے۔ خود بخود ایجنڈا بن گیا جناب والا۔ یعنی عام عوامی افسر، لیکن اس میں آپ سمجھیں جیسے آپ نے بالکل ایک پارلیمنٹ میں، ایک قانون ساز اسمبلی میں ایجنڈا بنایا اور formulate کیا اور تمام ملک میں یہ formulate ہو گیا ہے اور اب یہ ہماری تاریخ کا ایجنڈا ہے جناب۔ اس وقت اگر کوئی اس طرح سوچ رہا ہے کہ صحافیوں پر ہم حملہ کریں گے، میڈیا والوں کو بے عزت کریں گے، یا وکیلوں کو، یا کسی اور کو، لیکن حق بات اس جگہ نہیں بنے گی۔ جناب والا آخری بات یہ ہے کہ جیسے ہمارے دوستوں نے کہا، جناب والا اس وقت سب سے بہترین راستہ یہ ہے اگر ہم نے اس ملک کو چلانا ہے تو اس کے لیے ایک------ ہم لوگ کہتے ہیں social contract اور ہم اس social contract کے بارے میں یہ بھی نہیں کہیں گے کہ کس طرح؟ لیکن یہ جو کچھ ہے، اس کو ہمیں

اپنے طور پر basic view point رکھتا ہے اور وہ view point ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۹ء کا جو سسٹم ہے' وہ view point ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ وہ تمام ادارے جس حالت میں---------- پھر آئین کی حکمرانی' supremacy, قانون کی حکمرانی' انسانی بنیادی حقوق۔ جناب والا! اب یہ مسئلہ ایسے ہے۔ اس میں اگر کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا ہے تو وہ hijack کریں گے۔ میں اتنا عرض کروں گا کہ یقیناً وہ جو ہیں' میں کسی پر ملک کے دشمن کا الزام کبھی نہیں لگاتا' لیکن ان کا عمل ایسا ہو گا کہ ملک کو' کہتے ہیں ایک معمولی چنگاری سے' پھر اس کی ذمہ داری کن پر ہو گی؛ ذمہ داری ان پر ہو گی' جو اس وقت برسر اقتدار ہیں۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، تو جناب والا! میں اتنا عرض کروں گا کہ عقل سلیم سے کام لیا جائے اور یہ تمام ہتھکنڈے اور اس میں یہ باتیں بھی' مثلاً بارہ تاریخ کو کراچی میں ایک ریلی ہو رہی ہے۔ یعنی یہ open بات ہے کہ ہم نے ایسے بھی rallies کی ہیں' تو اس میں اسی دن اگر دو پارٹیوں کی ریلیاں ہوں تو اس کے بارے میں arrangements ہو سکتے ہیں کہ ایک کا راستہ ایک طرف اور دوسری کا راستہ اور طرف۔ لیکن یہاں جب بالکل openly یہ بات وہ کہتے ہیں کہ یہ ریلی ہو گی چیف جسٹس کی اور اس کے مقابلے میں اسی روڈ پر ریلی ہو گی یعنی وہاں کی جو پارٹی ہے ان کی۔ اس کے معنیٰ کیا ہیں؛ اس کے معنیٰ ہیں کہ آپ نے تیل پر بالکل چنگاری لگائی ہے۔ آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ سے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں بند کریں۔ سب کو بالکل free چھوڑیں' جو بھی تحریکیں ہیں' جلسے ہیں' مظاہرے ہیں' peacefully وہ جا رہے ہیں ان کو جانے دیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ ایک قسم کا ایسا ماحول create کیا جائے۔ یعنی میں یہ بات نہیں کہوں گا کہ political system کے بارے میں کہ یہاں بالکل democracy آئی۔ یعنی supremacy اور موجودہ حکومت خود دستبردار ہو۔ اس کے علاوہ حتماً حکومت اور الیکشن کمیشن' اور پھر انتخابات' اور جس نے بھی انتخابات جیت لئے انہیں خواہ وہ ملک میں ہے' مرکز میں ہے یا صوبوں میں ہے ان کو اختیار ٹرانسفر کیا جائے۔ یہ واحد راستہ ہے باقی اور راستے جناب والا! تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ کرنل سید طاہر حسین مشہدی۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman! It was on the 16th of March that I alongwith two of my colleagues from the Treasury Benches met Sanaullah Zehri ....

Mr. Chairman: Should I let another speaker take the chance and call you later Mashhadi Sahib.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: No.

جناب چیئرمین، آپ دیکھ لیں۔ تو میں کسی اور کو بلا لیتا ہوں۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: No. No. It is alright sir.

Mr. Chairman: OK.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: We represent three different parties in the ruling coalition and it was on the 16th evening that we gave an Adjournment Motion very very strongly condemning the brutal, un-warranted and un-democratic attack made by the Islamabad Police on the office of the "Geo" TV and the office of "The News" in Islamabad while live coverage of the situation on the hearing of the Supreme Court of Pakistan in the case of Chief Justice Mr. Iftikhar Muhammad Chaudhry was being telecast live as it was a blatant attack on the media of Pakistan.

Mr. Chairman! we stand for the freedom of the Press. I like to place on record a condemnation, in the highest terms, of this most

unnecessary and brutal attack. It reminded the people who were watching the situation live on the TV's of the days of 'Gestapo' and fascist regimes when goons would attack the media and the democratic institutions. There has to be a distinct difference between law enforcers and law-breakers and that day Mr. Chairman, we saw not people in Police uniform, we saw *Ghundas* absolute unruly mob and they were wildly attacking and breaking and damaging the Press offices of "The News" and the offices of a TV Channel. It does not matter which TV channel or which newspaper. The freedom of the Press, the independence of the Press is very very dear to our hearts. It is the brave men and women of the Press who go out and face danger. They are being subjected to kidnappings, beatings, lathicharges and then their offices are being attacked in this most brutal and savage, monsterous manner, and yet they are doing a great service to the democracy in Pakistan and to the Pakistani people by keeping us well informed. This type of behaviour cannot be condoned in any democractic society or by any right thinking people. And I join my brothers from across the aisle and on this side of the aisle and condemning it in the harshes possible words. This type of attack has damaged the credibility of the government and it must cease. Another vivid image which comes to my mind and the mind of the people of Pakistan is of an honourable Senator. It does not matter which side of the aisle he belongs to. The honourable Senator who was hit by again another unruly, ill-disciplined man in uniform. Senator Khosa's forehead was bleeding; indeed a blow in the fair name of good governance. And these types of things have to

stop and these things can only stop if the government takes very very strict notice of the rogues who are doing this. I am sure it is not the intention of the government to undo all the good work that has been done in the past seven years by giving the freedom to the media by opening of new channels, by allowing the press freedom which has never been experienced before, but there are still those rogues who are trying to damage the freedom of the media and which we will not tolerate. I will just take a minute sir, I really do appreciate the concerns of the honourable Leader of the Opposition and Prof. Khurshid Ahmed and the very senior honourable Senator Mandokhel. It is a democratic nation; the government of Pakistan is well aware of its responsibilites. The honourable Minister for Interior is here with us and I am sure that the government of Sindh is also well aware of the critical and crucial day they are going to face on 12th and I join them and hoping and praying for a peaceful passing of that day that democratic tradition must not suffer; there must be no blood shed; there must be no clash; there must be no killing; they all are our brothers and everybody has equal democratic right. It is the democratic right of every single party in Karachi to take out the procession if they so wish, and Mr. Chairman! I would like to commend the Sindh Government for the good work it has done in the past. In the last year we have experienced so many processions which have been taken out and by the grace of Almighty *Allah* no untoward incident has taken place which can be termed as a gross negligence on their part as yet, and I am sure that the Sindh Government is planning and the Law-enforcing agencies will

ensure complete peace and harmony so that the democratic process takes place in Karachi and in Islamabad and every where else in Pakistan as it is supposed to be.

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیئے۔

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you sir, I will just take one more minute. I must here again emphasise because my Adjournment Motion was on the Press and freedom of the Press. I must once again put on record that we will support the Press and our honourable Members of this very very honourable and very dedicated, devoted profession, to help them; we will support them politically; we will support them in anyway that is required. We will make sure that they are able to discharge their duties honourably and freely. Thank you sir.

Mr. Chairman: I will request the honourable members to please be precise because still many of our colleagues are there who would like to speak.--

مختصر اور to the point رکھیں، repetition نہ کریں اور substance پر زیادہ concentrate کریں۔ سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی، جناب چیئرمین! شکریہ، آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہاں پر ہمارے اپوزیشن کے رہنماؤں اور سینیٹرز نے کچھ باتیں کی ہیں۔ ان کے جواب میں، میری کچھ observations ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ جمہوریت سب کے لیے ہے اور جمہوریت کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے کے point of view کو سمجھیں اور برداشت کریں۔ بدقسمتی سے ہماری اپوزیشن صرف یہ سمجھتی ہے کہ وہی جمہوریت کے علمبردار ہیں جبکہ میں سمجھتی ہوں کہ

حکومت بھی جمہوریت کی علمبردار ہے اور یہ جمہوری حق آپ کو دیا گیا ہے تب ہی آپ سڑکوں پر آئے ہیں اور احتجاج کر رہے ہیں اگر جمہوریت نہ ہوتی اور حکومت اس کی پاسداری نہ کرتی تو آپ کو احتجاج کرنے سے روک دیا جاتا۔ جب آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور وکلا کی بات کرتے ہیں تو وکلاء کے لیے ہم سب کے دل میں بہت احترام ہے، لیکن اس ضمن میں میں یہ کہوں گی کہ جب اپوزیشن کے وکلاء احتجاج کرتے ہیں تو ان کی بڑی پذیرائی ہوتی ہے اور جمہوریت کی یہ روح ہے کہ اس میں difference of opinion ہو سکتا ہے اور جو -pro Government وکلاء ہیں اگر وہ کسی قسم کا کوئی احتجاج کرتے ہیں تو ان کے لائسنس cancel کر دیے جاتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ بہت سارے وکلاء جنہوں نے حکومت کی حمایت میں احتجاج کی کوشش کی ان کے لائسنس cancel کیے گئے ۔ جناب خالد رانجھا صاحب ہمارے محترم سینئیر ہیں، ان کے دفتر میں توڑ پھوڑ کی گئی، میرے خیال میں یہ واقعہ لاہور میں پیش آیا۔ وسیم سجاد صاحب کو بار کونسل میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ تو یہ کیسی جمہوریت ہے؟ جمہوریت میں تو اپنی آزادیٔ رائے کا ہر ایک کو حق ہے۔ اس چیز کو بھی اپوزیشن دیکھے۔

دوسری بات میڈیا کے رول کے متعلق ہے۔ ماشاء اللہ ہم سب میڈیا کا احترام کرتے ہیں، "جیو" کے لیے اور ہر ٹی وی چینل کے لیے میرے دل میں بہت احترام ہے۔ میرا مطلب کسی پر تنقید کرنا نہیں ہے، لیکن ایک عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے میں کہوں گی جب میں کوئی TV talk show پر دیکھتی ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ it is biased میں بہت احترام کے ساتھ عرض کروں گی کہ جب کوئی حکومتی رکن اپنا point of view دیتا ہے تو اس کی بات کاٹ دی جاتی ہے اور اپوزیشن کو زیادہ موقع دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ media unbiased ہونا چاہیے اور اس کا اس ضمن میں ایک neutral role ہونا چاہیے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ پروفیسر خورشید احمد صاحب کا بہت بہت شکریہ، میرے دل میں ان کا بہت احترام ہے میں بہت junior parliamentarian ہوں، لیکن میں تھوڑی سی جسارت کر رہی ہوں کہ بہت شکریہ انہوں نے اس بات کو acknowledge کیا کہ ہم جمہوری نظام کی طرف بڑھ رہے ہیں، جمہوریت تو already ہے، کیونکہ وہ تو مانتے ہی نہیں کہ اس دور میں جمہوریت ہے، لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ سہرا بھی ہماری گورنمنٹ اور صدر پرویز مشرف کے سر

ہے کہ انہوں نے جمہوریت کو برقرار رکھا اور موجودہ حکومت کو بھی یہ credit جاتا ہے کہ یہ حقیقی جمہوری نظام موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آ رہا ہے، میں کہتی ہوں موجود ہے، لیکن چلیں، انہوں نے اس بات کو acknowledge تو کیا۔

جناب والا! یہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اپوزیشن کی گرفتاریاں ہوئی ہیں، ان کو جیلوں میں ڈالا گیا ہے تو میں تھوڑا سا پیچھے جاتی ہوں کہ میں بھی ایک سیاسی کارکن رہی ہوں اور میں grass root level سے آئی ہوں، جب پیپلز پارٹی کا دور تھا اور تحریک نجات چل رہی تھی اور train march ہو رہی تھی تو اسی پیپلز پارٹی کی حکومت نے پولیس موبائل کے ذریعے میرے گھر پر فائرنگ کروائی، مجھے ایم پی او کے تحت گرفتار کرنے کی کوشش کی گئی، چھاپہ مارا گیا۔ تو یہ لوگ جب حکومت میں ہوتے ہیں تو اپوزیشن کے ساتھ fair کیوں نہیں ہوتے اور جب اپوزیشن میں ہیں تو حکومت پر الزامات لگاتے ہیں۔ یہ روایت ختم ہونی چاہیے اور ہمیں صحیح طریقے سے open heartedly ہر ایک کو اپنی رائے دینے کا حق دینا چاہیے۔ اگر کچھ وکلاء حکومت کے ہیں تو انہیں بھی حق ہے کہ وہ حکومت کی حمایت میں جلسے اور جلوس کریں جس طرح اپوزیشن کی حمایت میں وکلاء کر رہے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ عوام سڑکوں پر نہیں آئی ہوئی۔ یہ غلط تاثر ہے کہ عوام ان کے ساتھ ہیں عوام ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ ہر پارٹی میں مختلف wings ہوتے ہیں جیسے lawyers wings ہیں، women wings ہیں، different wings تو یہ پارٹیوں کے wings ہیں جو اس وقت آ رہے ہیں ۔ آخر میں، میں یہ گزارش کروں گی کہ Article 63 (g) کا اگر ہم مطالعہ کر لیں تو میں سمجھتی ہوں، بہتر ہے اور honourable Member تو جانتے ہی ہوں گے، لیکن اس میں پارلیمنٹیرین کے لیے سارا code of conduct ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنی بات ختم کرتی ہیں، شکریہ۔

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, I am grateful, but since I am a witness to all the events emerged right from the 9th of March, I can say with full confidence that the lawyers community of Pakistan have behaved in such an orderly, peaceful, legal, and a

Constitutional manner that they are realizing the gravity of the situation that here it was not Justice Iftikhar Muhammad Chaudhry, Chief Justice of Pakistan who is roughed up in such a manner, but it was in fact the independence of judiciary which has been eroded and the entire lawyers community of Pakistan stood up and protested against that. Not that I was the first victim to be hit on the Mall Road; not that the police did not know me; not that the SSP; SP and DPO present over there physically; he saw me and even conversed with me; not that I was baton–charged because he was trying to be ruthless, but again it was in continuation of the same ruthless administrative tyranny which was let loose.

On the very next day when the Chief Justice of Pakistan was trying to come to the Supreme Court premises. the manner in which he was caught hold of and his wife was snatched and grappled away when she wanted to go along with him to the Court; even a criminal has the right; even an accused has the right that his wife can accompany so that she, being a life partner, has all the right to know how her husband's proceedings go on and by that time, mind you, sir, the Chief Justice of Pakistan did not know what was happening because from the 9th till the 13th he was in house arrest.

....

[At this stage Senator Ahmed Ali occupied the Chair as Presiding Officer.]

....

Mr. Presiding Officer: Honourable Senator carry on.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، پہلے تو جناب چیئرمین! آپ کو مبارک ہو کہ آپ چیئر پر بیٹھے ہیں۔

Now, I will continue, sir. It was on the 13th and from the 9th till the 13th the Chief Justice was completely cut-off from the world. He was under house arrest; his phones had been cut-off; he was confined to one room; his children were not allowed to go to the schools; the medical facilities were not available to him; he never knew what is going to happen in the outside world when his wife wanted to come with him, but the wife was snatched away and this was brutal tyranny because the police or the personnel who were there, they did not even bother that she was an honourable lady and honourable lady could be from anywhere, from that side or from this side, she had to be respected but notwithstanding that respect even her clothes were snatched in a manner which was indecent in all behaviour and then when the Chief Justice came to the Balochistan House, the former Prime Minister of Pakistan, Mr. Jamali came to his rescue, but that also did not deter the police and the ruthless manner in which the agencies caught him from his hair and pushed him into the car so that they had to force him because they did not want him to come on road in a manner in which the public would have followed him. So, this shameless manner in which the Chief Justice of Pakistan was roughed up and then we have seen that there is a report of a judicial inquiry against him. The Supreme Court has taken cognizance of that and sir, all of them have confessed their crime before the Supreme

Court of Pakistan, and they have sought mercy, and they have sought apology.

Now, this is a shameless state of affairs where the highest police officers of the Capital Territory of Pakistan where we are now located, just across the road and they are the persons who have apologized by confessing their crime before the Supreme Court of Pakistan, the judgement has been reserved.

Sir, it did not end here even that manner in 115 years of Lahore High never ever has the police transgressed and APC which is the Armoured Car never entered into High Court premises, even in the colonial days they never entered and then we were holding an All Pakistan Lawyers Convention in Karachi within the Bar premises, they tresspassed as there was profused and indiscriminate tear gas shells and it was all cloud and everybody was coughing and it was horrifying because I have never seen such tear gases. My lungs were almost coming out and everybody was vomiting and there were tears in their eyes and nobody could see anything. The ruthless manner in which the lawyers were beaten, the media men were beaten, cameras were snatched, the police even gone on top, sir, of the lawyers chambers and they ransacked including the chamber of Chaudhry Ameer Hussain, the Speaker. Sir, they did not even spare you and the Parliamentarians, even the Speaker's office was roughed up and smashed and the sitting judge's chamber, who, of course, now is a judge but somebody else is managing that, even his chamber was roughed up and all lawyers were confined in it.

Then they were baton-charged, and beaten, and some had to jump, and they were with fractured arms and legs, and their cameras were snatched and, this was the ruthless mannei in which the police behaved over there. Senior judge of the High Court who was deputed to inquire by the Supreme Court has given adverse findings against the police force and that is pending also before the Supreme Court of Pakistan.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، محترم سینیٹر! ذرا وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جی میں کرتا ہوں۔

Sir, since I am an eye witness, allow me this concession because nobody else is an eye witness. I am the only eye witness.

سینیٹر کامل علی آغا، جناب! ایک طریقہ کار طے کریں جو سب کے لیے ایک ہو۔ ایک time limit رکھیں ورنہ یہ debate ختم نہیں ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں د سب کو موقع ملنا چاہیے اور سب کے لیے ایک time fix کریں۔ یہ سیدھی سی بات ہے۔

Mr. Presiding Officer: I agree.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، آغا صاحب! آپ تو میرے ساتھ یقیناً اس معاملے میں بالکل ہوں گے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، محترم کھوسہ صاحب! آپ جو کہہ رہے ہیں، ایک تو یہ repeat ہو رہا ہے کیونکہ رضا ربانی صاحب ابھی اتنی detail میں بات کر چکے ہیں۔ اب آپ ایک منٹ اور لے لیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب! ایک چیز بھی repeat نہیں ہوئی ان میں سے۔

Sir, the report which has come from the judicial side is that even in Quetta they roughed up and that also is pending and the police force

even misbehaved to an extent that hundreds of lawyers were ruthlessly beaten up. We have the list of lawyers, lady lawyers and this is the first time that the police entered into the mosque of High Court with shoes on and did *lathi charge*, and those who tried to take shelter in the sanctuary of God, even they were beaten over there. The lady lawyers who went inside the mosque and inside the protective custody even they were beaten. Mehreen Raja who is an MNA she was beaten too, and her arm was broken. Sir, hundreds of lawyers have been injured including the males and females and this was a ruthless assault on this lawyers community. Sir, it was being said on the other side that we don't tolerate them. We welcome them, we welcome any Prime Minister or Minister to go to any Bar and address if they have the audacity, let anyone go to any where even the smallest Bar........

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. I highly appreciate. Thank you.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: For 27 hours we saw on the GT road on every occasion sir, there were flood and feelings of people over there. The children, the women, the elderly people and sir....

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، محترم سینیٹر صاحب' thank you

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, tons of flowers were shed on the car and it was an amazing sight and believe you me sir, even in Jhelum and in Gujrat not a single untoward incident took

place. Sir, there were hundreds and millions of people who had welcomed the Chief Justice. 18 honourable judges of the Lahore High Court sat for the whole night and for 18 hours they waited.

(Desk thumping)

Mr. Presiding Officer: Sir, thank you.

ہمیں پتا ہے' بالکل ....sir

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: The honourable Senator sitting was waiting over their for 18 hours also. Imran Khan was there for 16 hours over there waiting.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، محترم کھوسہ صاحب' please sir, آپ کو ------ یہ بڑا مشکل ہو جائے گا۔ اب آپ پلیز--------

(مداخلت)

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جناب! سن لیں، میں چشم دید----

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، یہ پندرہ منٹ سے بول رہے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں' آپ اس کو wind up کر دیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، میں تو آپ کو چشم دید باتیں بتا رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں جناب' یہ ساری باتیں تو ہمیں پتا ہیں' آپ کیا بتا رہے ہیں۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، آپ کو کیسے پتا ہیں؟ یہ تو میری----- دیکھیں ناں کئی لوگوں کو نہیں پتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سب کو پتا ہیں جناب۔ بہرحال ختم' مختصر کرلیں۔

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Kindly see

sir, here is a situation where the honourable Chief Justice of Pakistan had been made non functional and sent on compulsory leave.

(Voices shame shame)

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: There is no provision in the Constitution for doing so. Here is the case where we have seen that an acting Chief Justice with the existance of a Chief Justice of Pakistan has been appointed. Here is a situation in Pakistan where we find the judiciary is to be subjugated to the administration and through the executive. Sir, under the Constitution, even the President of Pakistan has to work in aid of the Supreme Court under Article 190 of the Constitution. The Chief Justice of Pakistan is not subservient to the President of Pakistan and no reference can be made against him. Sir, here the judicial system is sort of eroded. Here 160 million people of Pakistan are being denied their right to obtain justice. Sir, this is a matter of not only survival for the...... It is not a legal or a constitutional matter, it is matter which concerns 160 million people of Pakistan. We are the protectors of the federation; it is our obligation and our duty sir, and the fourth pillar of the state, in the manner in which ruthless attack was carried out on the electronic media, on the print media, on the media men. They appeared before the honourable judge; I was the principal council defending over there. They appeared before the senior judge and made statement that we were not only roughed up, thrown head on the road side, their cameras were snatched and the films were torn apart and sir, I

was on the television network "Aaj" with Talat Hussain and the Information Minister was there, he said sir, and this appeared on the network, he said you close, shut down your television that you cut off the footage of Mr. Khosa's blood coming out because the....

(Voices, shame, shame)

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Because there is a furor amongst the lawyers and the nation.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، کھوسہ صاحب' thank you.

Senator Sardar Muhammad Latif Khan Khosa: Sir, is this the manner in which this is going to happen? I would just end in a minute. I will just end with the submission that let us be all patriotic, let us be Pakistanis. For God's sake, let the President step down and hand it over to the Chairman Senate; let there be a national government; let there be an Election Commission, let the right of the people of Pakistan of governance be restored back to them. Let the army go back to the barracks. And I tell you sir, no amount of torture can prevent the lawyers from ultimately achieving this objective. It is not just my blood, it is my life also, which I will give for this purpose, and not only my life, all the lawyers community of Pakistan are determined to shed their life and blood for the cause of democracy and for your protection and preservation. Thank you.

(Desk thumping)

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. Mr Amjad Abbas.

سینیٹر محمد امجد عباس، جناب چیئرمین! سولہ مارچ کو "جیو" پر جو واقعہ ہوا، اس کو دیکھتے ہوئے بہت افسوس ہوا اور ہم نے اسی وقت اس کی مذمت کی۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جب ہم نے اسی وقت Adjournment Motion جمع کرائی تھی، اس کی receiving date 17th ڈالی گئی ہے جب کہ ہم نے 16th کو ہی جمع کرا دیا تھا۔ Sir, it is not only people who are on that side of aisle جو اس کو condemn کرتے ہیں ہم بھی اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میڈیا کسی بھی حکومت کا ایک fourth pillar ہوتا ہے، اس کا ایک اپنا رول ہے اور یہ اس حکومت کو ہی کریڈٹ جاتا ہے جتنی freedom آج پریس کو ہے یہ کسی بھی پچھلی حکومت میں نہیں تھی۔ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ intention نہیں تھی there are certain people who want to play more loyal to the King جنہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ اسی کی وجہ سے صدر نے اس کو strongly condemn کیا اور an initial inquiry has been asked.

جناب! اس کے بعد نہ صرف ہم اس کو condemn کرتے ہیں اس کے بعد بھی جو یہ کبھی "اے آر وائی" کو بند کر دیا جاتا ہے کبھی "آج" کو، اس کو بھی strongly condemn کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جس طرح کہ میری ساتھی نے یہاں کہا media has a role. Media should be unbiased. They should show the reality and let the people to decide. جب وہ talk show کرتے ہیں جس طرح انہوں نے کہا It should not be towards one side or the other side whether it be the Government or the Opposition.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پلیز۔ پلیز، ان کو بات کرنے دیں۔ پلیز---------

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، یہ behaviour ہے ان کا، ہم پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے سن رہے ہیں۔ یہ طریقہ کار ہے ان کا۔ ایک بات کرکے ڈیسک بجاتے ہیں۔ دوسری بات کرکے اس طرح

کرتے ہیں۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں---------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے بیٹھ جائیے۔ پلیز بیٹھ جائیے۔ آپ بیٹھیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ ہمارا latitude ہے کہ ہم ان کو سن رہے ہیں۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟ آپ ان کو Chair سے کنٹرول کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ بیٹھ جائیں جی۔ چلنے دیں۔ چلنے دیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ان کی گفتگو کا بھی کوئی طریقہ نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کامل آغا صاحب تشریف رکھیں۔ جی امجد عباس صاحب شروع کریں۔

سینیٹر محمد امجد عباس، محترم چیئرمین! جس طرح میں کہہ رہا تھا یہ پی ٹی وی کو وزیراعظم نامہ کہا جاتا تھا اپوزیشن والے کہتے تھے کہ ہم جانتے ہیں یہ نہیں جانتے۔ یہ freedom of speech and freedom of press اس حکومت کو ہی کریڈٹ جاتا ہے اور یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ہم کیوں نہیں آتے تو یہ ابھی آپ کو پتا چل گیا کہ ان کا رویہ کیا ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نہیں آتے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ' یہ طریقہ ہوتا ہے تین منٹ میں ختم کرنے کا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو اپنے آپ کو وقت کا پابند کرلیں ورنہ اس طرح تو رات کے بارہ بجے تک ختم نہیں ہو سکے گا۔ آپ کو خود realize کرنا چاہیے ۔ مولانا گل نصیب خان۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں شکرگزار ہوں۔ اس وقت ملک ایک انتہائی نازک صورتحال سے گزر رہا ہے اور ملک عملاً حالت جنگ میں ہے۔

جناب والا! یہی طریقہ کار ہوتا ہے کہ تمام مسائل کو پارلیمنٹ اور اداروں کے ذریعے سے

زیر بحث لاکر اس کے لئے کوئی قابل عمل صورتحال نکالی جا سکتی ہے۔ اس ملک کے تمام مقدس ادارے فوج ہو، عدلیہ ہو، پارلیمنٹ ہو، صحافت ہو، اس کی آزادی، حدود، حدود کار کا تعین اور اس کا احترام یہ پورے قوم پر واجب اور ضروری ہے۔

یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ اگر مطالعہ پاکستان کو دیکھا جائے تو ہمیشہ کے لیے ہم نے مارشل لاء سے جمہوریت اور جمہوریت سے مارشل لاء کی طرف سفر کیا ہے۔ آج اگر ہم اپنی آنے والی نسل کو مطالعہ پاکستان دیتے ہیں کہ آپ اس کا مطالعہ کریں تو ظاہر ہے کہ ہماری تاریخ اور ماضی اس قسم کے واقعات سے بھرے پڑے ہے۔ آج موقع ہے کہ ہم پوری دیانتداری کے ساتھ ملک کو جمہوری روایات کے راستے پر اور ملک کا جو نظریہ اسلام ہے اسی کو بنیاد بنا کر ایک ایسے سفر کا آغاز کریں جو کہ آگے چل کر اس ملک و قوم کی کامیابی کی ضمانت دے سکے۔

محترم جناب چیئرمین ! پاکستانی فوج اور اس کے ادارے پرہمیں فخر ہے، ملک کی سرحدات کا تحفظ اس کی ذمہ داری ہے، لیکن مسلسل ملک کے سسٹم میں مداخلت کی وجہ سے آپ اس پورے دورانیہ پر نظر دوڑائیں تو اب تک تو شخصیات سے نفرت تھی، لیکن درگئی کے واقعہ نے اور قاریہ میں خودکش حملہ آوروں نے یہ message دیا کہ پورے ادارے سے نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ اسی طریقے سے عدلیہ جو ہمارے ملک میں عدل و انصاف کی نشانی ہے اور بغیر عدل و انصاف کے یہ ملک نہیں چل سکتا۔ اس وقت جب ہم آخری مارشل لاء سے سفر شروع کریں، اور تین چار سال سے ہم یہ جدوجہد کرتے چلے آ رہے ہیں کہ ہم ایک جمہوری نظام کو develop کریں، جمہوری رویوں کو develop کریں تو ایک بار پھر یہاں یہ اندازے لگائے جا رہے ہیں کہ ہم دوبار ایمرجنسی، مارشل لاء، اور ایک ایسی طرف سفر شروع کیے ہوئے ہیں کہ جس کا مستقبل تاریک نظر آ رہا ہے اور ایسے حالات پیدا کیے جا رہے ہیں کہ جس سے ملک میں ایمرجنسی کے حالات پیدا ہو سکیں۔

جناب چیئرمین ! آپ ہی اس بات پر غور کریں کہ پنجاب میں ایک وزیر کی قربانی دی گئی اور اسے شہید کیا گیا۔ اسی طریقے سے کئی لوگوں کو کہ جن کی آپ رپورٹ طلب کریں اور دیکھیں کہ بیگناہ لوگوں کو شہید کیا گیا۔ چارسدہ کے مقام پر وزیر داخلہ کے جلسے میں ایسے قسم کے حالات پیدا کرنا، جو پوری ملک کے داخلی حالات کا ضامن ہو، اس کو بھی ایسے حالات سے دوچار

کیا گیا، یہ یقیناً ایمرجنسی پیدا کرنے کے لیے خود ساختہ واقعات ہیں جو کہ ملک کے لئے کبھی نیک شگون نہیں ہوسکتے۔

اسی طریقے سے وکلاء کی پُرامن جدوجہد کو حالات جنگ میں تبدیل کرنا اور پورے ملک میں ایسے حالات پیدا کرنا، ان کے خلاف ریاستی تشدد و جبر کو استعمال کرنا، میرے خیال میں یہ جمہوریت کے لیے کبھی کارآمد اور ملک کی تعمیر و ترقی کے لیے نیک شگون نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین! اسی طریقے سے print اور electronic media پر پابندیاں، ان کو ہراساں کرنا اور قوم تک صحیح خبریں پہنچانے کی سزا دینا، میرے خیال میں یہ بھی ہمارے مستقبل کے لئے نیک شگون نہیں ہو سکتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مناسب۔ ٹائم کا خیال رکھیں۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان، میری درخواست یہ ہے اور گزارش ہے کہ آج ایوان اس بات پر سوچے کہ ہم مارشل لاء کی طرف سفر نہ کریں، ہم جمہوریت کی طرف سفر کریں اور وقت آ گیا ہے کہ اس وقت انتخابات کی مکمل تیاری کا اعلان کیا جا سکے اور Election Commissioner حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی باہمی مشاورت سے تمام معاملات کو طے کیا جائے۔ اب اگر 12 تاریخ کو یہ جلسہ کیا جا رہا ہے کہ قوم ہمارے ساتھ ہے تو اس جلسے کی بجائے انتخابات کا اعلان کیا جائے اور یہ ثابت کریں کہ قوم ہمارے ساتھ ہے اور ہم الیکشن سے جیت سکتے ہیں۔ صدر بھی الیکشن سے بن سکتے ہیں اور حکومت بھی الیکشن سے بن سکتی ہے۔ اس کے لیے اگر اپوزیشن جلسے کرتی ہے تو وہ حکومت کو اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتی ہے لیکن حکمران مظاہرے کر کے کس کو اپنا طاقت جتلاتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ جمہوریت کی طرف ہمارا سفر ہمارے لیے کارآمد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کامران مرتضیٰ صاحب۔ ٹائم کا خیال کرنا۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ، جناب! میں اور آپ اس ملک میں رہتے ہیں جہاں کے Chief Justice کو انصاف کے لیے petition file کرنی پڑتی ہے اور Army Chief کو وکلاء

سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آپ سیاست نہ کریں۔ میں یہ کہوں گا

نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

جناب چیئرمین! 9 مارچ 2007 دوپہر سے کچھ قبل دو قافلے Camp Office کی طرف گئے تھے۔ میں یہ پوری ذمہ داری سے بات کہہ رہا ہوں اور اسلام آباد کے شہری بھی یہ بات جانتے ہیں کہ پہلا گاڑیوں کا قافلہ جو Camp Office کی طرف گیا وہ وزیر اعظم کا تھا اور اس کے immediately بعد جو دوسرا گاڑیوں کا قافلہ تھا وہ Chief Justice کا تھا۔ یہ کہا گیا ہے بہت بڑے office کی طرف سے، بہت بڑے شخص کی طرف سے کہ Chief Justice نے خود مجھے request کی تھی کہ وہ مجھے ملنا چاہتے ہیں، اگر ایسی بات ہوتی تو پہلا قافلہ وزیراعظم کا نہ ہوتا اور دوسرا قافلہ Chief Justice کا نہ ہوتا۔ جناب! جب یہ دونوں قافلے آگے پیچھے Camp Office میں پہنچ جاتے ہیں تو اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ Chief Justice کو for complete 5 hours restrain کیا جاتا ہے، یہ جمعہ کا دن ہے، وہ شخص جس کو میں کم از کم 30 سال سے جانتا ہوں، اس کو نماز کے لیے نہیں جانے دیا گیا۔ باقی لوگ تو مجھے پتا نہیں نماز پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے ہیں، بہرحال باقی لوگ تو نماز پڑھنے چلے گئے اور ان کو تین صفحے کا reference دے دیا گیا اور ان کو کہا گیا کہ آپ اس کو پڑھیے۔ پڑھیے اس لیے کہ اس سے پہلے وہ شخص resign کرنے سے انکار کر چکا تھا۔ جب اس کو پانچ گھنٹے تک وہاں کے army کے Camp Office میں restrain کیا گیا اور اس کے ساتھ جو تصویر جاری کی گئی اس میں ایک شخص جو کہ وردی میں بیٹھا تھا اور دوسرا شخص جو کہ اپنے لباس میں بیٹھا تھا وہ تصویر media کو جاری کی گئی، یہ قوم کے لیے ایک message تھا۔

جناب چیئرمین! یہ بات آپ بھی جانتے ہیں، اور یہ بات میں بھی جانتا ہوں، اور یہ بات پورا ہاؤس جانتا ہے کہ اس سے پہلے کہ Chief Justice وہاں سے اٹھے، اس سے پہلے Acting Chief Justice کا oath ایک دوسرے آدمی کو دے دیا گیا تھا، ایک دوسرے sitting Judge کو باوجود اس کے کہ وہ شخص جو Chief Justice کے منصب پر فائز تھا وہ ملک سے باہر بھی نہیں تھا، وہ ذہنی طور پر اور جسمانی طور بھی اس قابل تھا کہ وہ اپنے فرائض انجام دے سکتا مگر اس

کے باوجود ایک دیگرشخص کو، ایک دوسرے Judge کو Acting Chief Justice کا حلف بھی دے دیا گیا تھا اور پاکستان کے Chief Justice کو معطل بھی کر دیا گیا تھا۔ یہ پہلی statement تھی کہ اس شخص کو، اس Chief Justice کو معطل کیوں کیا گیا۔ اس کے بعد گو کہ تین دفعہ statements بدلی ہوئی ہیں اس معطل کو پھر restrain کیا گیا، ineffective کی گیا اور ultimately کہا گیا کہ جی اس کو forced leave پر بھیج دیا ہے اور وہ شخص آج تک یعنی 62 days ہو گئے ہیں وہ forced leave پر ہے۔

جناب چیئرمین ! اس واقعے کے خلاف پاکستان کے صرف وکلاء نے ہی نہیں پاکستان کے عوام نے بھی، پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں نے بھی، ماسوائے دو تین جماعتیں جو کہ اقتدار میں ہیں، سب نے بہت برا منایا اور agitation شروع ہو گیا۔ اس کے بعد اس agitation کو دکھانے میں، اس agitation کو دوسرے لوگوں تک پہنچانے میں میڈیا کا ایک اہم کردار تھا۔ اس اہم کردار کو روکنے کے لیے ایک بہت بڑے office کی طرف سے پھر یہ حکم دیا گیا۔ جناب یہ 16 مارچ کا واقعہ ہے جبکہ اس چیف جسٹس کیس کی date of hearing تھی اس واقعے کو جو کچھ یہاں اسلام آباد میں ہو رہا تھا، اس واقعے کو دکھایا جا رہا تھا اس office کی طرف سے یہ کہا گیا کہ اس کو ایک سبق دو تاکہ یہ message دوسروں تک چلا جائے۔ پھر آپ نے گھڑی دیکھی ہے جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کے پانچ منٹ پورے ہو گئے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ : میں کوئی بات irrelevant نہیں کر رہا۔ دوسرا message چیف جسٹس کے بعد پاکستان کے میڈیا کو دیا گیا ۔ ایک pillar judiciary کا تھا دوسرا pillar آپ کے پاس media کا تھا۔ دوسرا "GEO" message کو دیا گیا۔ جناب نے بھی دیکھا میں نے بھی دیکھا کہ "GEO" کے ساتھ کیا سلوک ہوا، اس کے دفتر کے ساتھ کیا سلوک ہوا، اس میں اندر بیٹھے ہوئے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہوا۔ صرف اسی پر بس نہیں کیا گیا جناب چیئرمین، پہلا message media کے لیے 16 مارچ کا تھا اس کے بعد "ARY" کو دوسری طرح message دیا گیا، پھر اس کے بعد تیسرا message "آج" ٹی وی کو دیا گیا۔ یہ messages

آج تک چل رہے ہیں اور یہ message ultimately 12 May کی ریلی پر آ گیا۔ جب چیف جسٹس 23 مارچ کے پروگرام کے سلسلے میں کراچی جانا چاہ رہے تھے تو وہاں counter ریلی کا اعلان کر دیا گیا، وہی روٹ رکھا گیا اور اسی طرح تا کہ encounter ہو سکے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، شکریہ آپ کا۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، کیوں کس بات کا شکریہ؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ تو گھڑی کو بھی تک رہے ہیں پھر آپ ایسی بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، میں تو آپ کو دیکھ رہا ہوں جناب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ نے اپنا point بہت اچھی طرح explain کر دیا ہے۔ .We all understand میرا خیال ہے چھ منٹ آپ کو ہو گئے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، میں mover ہوں Sir ' ایک بات اس میں یہ ہوئی ہے کہ جس طرح motions آتی ہیں اس ترتیب سے movers کو موقع ملنا چاہیے تھا شاید۔ میرا خیال ہے ان motions میں میری motion -----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے کہ میں پانچ منٹ، چھ منٹ، سات منٹ جس طرح پوزیشن ہے آپ کو ٹائم مل رہا ہے۔ آپ اس میں بول لیں۔ باقی چیزوں کی repetition ہو رہی ہے۔ آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔

سینیٹر کامران مرتضٰی، جناب کسی بات کو بھی repeat نہیں کیا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ اس کو ختم کر لیں .please

سینیٹر کامران مرتضٰی، آپ بیچ میں اتنی بات نہ کرتے تو شاید میں ابھی تک اپنی بات ختم کر چکا ہوتا۔ جناب جو احتجاج ہو رہا ہے میرا اور دوسرے لوگوں کا ممکن ہے جو President کے اس قدم کو support کر رہے ہیں ان کا جمہوری حق تھا۔ جو کچھ کیا جا رہا تھا،جو کچھ ہو رہا تھا اس کو روکنے کے لیے دو حربے استعمال کیے گئے وکلاء سے متعلق۔ ایک جناب لالچ کا اور دوسرا مار پیٹ کا۔ لالچ میں بہت سے لوگوں کو اتنی فیسیں دی گئی ہیں، اتنی بڑی بڑی

فیسیں دی گئی ہیں' اس طرح سے compensate کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ اس ایوان کے ریکارڈ پر وہ بات بھی آ جائے گی۔ مگر دوسرا جو طریقہ استعمال کیا گیا وہ threat کرنے کا' بعض لوگوں کو زبانی threat کیا گیا اور بعض کے ساتھ وہ سلوک کیا گیا جو ہمارے اس سینئر ساتھی کے ساتھ کیا گیا جو پندرہ سال سے پاکستان بار کونسل کا ممبر ہے' اور ایک سینئر وکیل ہے' اور اس کے پندرہ سولہ ٹانکے بھی لگے ہیں۔ یہ سلوک صرف لاہور میں نہیں ہوا بلکہ یہ پورے پاکستان میں ہوا۔ کوئٹہ میں جہاں میں رہتا ہوں وہاں کم از کم چھ وکلاء کو اسی طرح سے زخمی کیا گیا۔

جناب اس کے ساتھ ایک اور کام جو Government کی طرف شروع ہوا ہے۔ اب بنچ constitute ہوگیا ساتھ ہمیں ایک press release کی کاپی بھی جناب کے office کی طرف سے provide کر دی گئی کہ یہ سپریم کورٹ کی طرف سے order آ گیا ہے کہ بات اس طرح کی کریں گے اور اس طرح کی بات نہیں کریں گے۔ میں یہ عرض کردوں کہ اب بنچ کی طرف سے first hearing بھی نہیں ہوئی اور اس notification پر یا اس press release پر جو ہمیں copy provide کی گئی ہے اس پر Supreme Court of Pakistan لکھ دیا گیا ہے کہ unless بنچ کی پہلی hearing ہوتی اس وقت تک ایسا order کوئی restrain کرنے کا order پاس ہی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ آج تک وہ bench convene ہی نہیں ہوا اور وہ آرڈر پتا نہیں کہاں سے آ گیا؟ اگر رجسٹرار کی طرف سے آیا ہے تو اسے اس کا اختیار نہیں تھا۔ اگر چیف جسٹس سے آیا ہے تو وہ executive type ہیں' وہ اسطرح کے آرڈر پاس نہیں کر سکتے۔ آئندہ آرڈر یقیناً پاس ہو سکتا ہے مگر اسی بینچ کی طرف سے۔ فل بینچ کی طرف سے' مگر ابھی فل کورٹ کا پہلا دن تو آتا جس میں وہ یہ کہتی کہ جناب! اس طرح کی رپورٹنگ ہو گی' اس طرح کی رپورٹنگ نہیں ہو گی' یہ کام ہو گا' یہ کام نہیں ہو گا۔ جناب! conclude کرنے سے پہلے' مجھے پتا ہے کہ آپ تیسری' چوتھی دفعہ گھڑی دیکھ رہے ہیں۔ ایسے judges جو اس بینچ کے رکن ہیں' یہ بات پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں' ان کی نجی زندگی میں جھانکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کی نجی زندگی کے بارے میں رپورٹیں مرتب کر رہے ہیں کہ کون جج کیا کرتا ہے تاکہ ان ججوں کو بلیک میل کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مہربانی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب اگر آپ اسی طرح cooperation کریں تو یہ سارے لوگ ہو جائیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں پھر adjourn کر دوں گا تو آپ شور کریں گے کہ کیوں کر رہے ہیں۔ اس لیے بولیں، سب بولیں، ٹائم لے کر بولیں، کوئی پریشانی نہیں، cover up ہو جائے گا۔ جناب رحمت اللہ کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب آپ ٹائم کی قدغن لگائیں گے۔ میرا آپ سے وعدہ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، دیکھیں، یہ بات سب نے طے کر لی ہے understand کر لی ہے کہ ہم اتنا ٹائم لیں گے۔ اگر آپ پندرہ پندرہ منٹ لینا چاہتے ہیں تو this is not fair.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پانچ منٹ آپ لیں گے، پانچ منٹ آپ کھل کر بولیں، چھٹے منٹ پر میں آپ کو روکوں گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، Mr. Presiding Officer, میں وزیر داخلہ صاحب پر حملے کی مذمت اور مقتولین چارسدہ کی مغفرت کی دعا کے ساتھ شروع کروں گا، جناب کے نوٹس میں آ گیا جو ملک میں لاقانونیت کا ایک سلسلہ چلایا گیا ہے۔ انشاء اللہ، میری repetition کی کوشش نہیں ہو گی۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ منیر اے ملک صاحب کی رہائش گاہ پر رات کو فائرنگ کیوں ہوئی ہے اور کرنے والے کون ہیں۔ اس کا آپ کو بھی پتا ہے، آپ کا تعلق بھی وہیں سے ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ emergency کا جو نفاذ ہو گا اس میں لوگوں کے بنیادی حقوق سلب ہوں گے یا عدالتی اختیارات پر جو قدغن لگائی جائے گی، اس سے قانون، آئین کی خلاف ورزی ہو گی۔ مجھے ہمدردی ہے اپنے بھائی کھوسہ صاحب سے۔ میں کامران کی طرح اس کے پندرہ ٹانکے نہیں گنوں گا۔ مار پڑی، لاہور میں پڑی۔ قانون کی وجہ سے پڑی اور uniform والے لوگوں کی وجہ سے پڑی۔ جناب عالی! چار اور پانچ مئی کی رات کو ساہیوال میں پولیس، یہ پہلا

واقعہ ہے کہ پبلک پر بم پھینکتی ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ ہوتا تو یہ تھا کہ موت جب حرکت میں آتی ہے تو اس طرح کی ان میں کوئی حرکت ہوتی ہے، لیکن uniform forces کی طرف سے ایسا ہوا۔ میں یہ بھی نہیں کہوں گا کہ کالے کوٹ کیوں نایاب ہوئے؟ کیسے خریدے گئے؟ کس کو پہنائے گئے؟ اور ان کا کیا حشر ہوا؟ جناب عالی! مجھے اپنے پرائیویٹ ٹی وی چینلز کا بار بار نام لینے کی ضرورت نہیں ہے، یہ جانتے ہیں، ان سے ہمدردی ہے۔ یونیفارم پولیس نے وفاقی دارالحکومت میں وہاں گھس کر جو توڑ پھوڑ کی، اتفاق سے ہم بھی اس دن وہاں موجود تھے اور پھر صدر محترم کو خود معافی مانگنی پڑی ہے۔ "اے آر وائی" والوں کا جو حشر کیا گیا، میرے اور آپ کے شہر کراچی میں، ان کے کیمروں کا جو حشر ہوا، آپ کے سامنے ہے۔ کون کرا رہا ہے؟ آپ جانتے ہیں، میں جانتا ہوں، سب جانتے ہیں۔ یہ چیخ رہے ہیں کہ پریس ریلیز کے نام سے کوئی چیز تقسیم ہو رہی ہے۔ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ seal اور signature کے بغیر اس کی افادیت کیا ہے۔ کون کروا رہا ہے؟ اور اس سے کیا چاہ رہا ہے؟ اور پھر پی ٹی وی کو، جو state owned ایک ادارہ ہے، اس کو اپنا ادارہ سمجھ کر، شخصی طور پر، اس کے ذریعے اس کو project کرایا جا رہا ہے۔ روشنیوں کے شہر میں بارہ تاریخ خدا خیر سے گزارے۔ عوام بمقابلہ عوام۔ Route same, threat دی گئی ہے چیف جسٹس صاحب کراچی نہ آئیں اور اس دن جو parallel rally کی training کرائی جا رہی ہے اور صدر محترم کو misguide اور misinform دونوں کئے جا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ بہتر جانتے ہیں۔ Mr. Presiding Officer نیشنل سیکورٹی کونسل نام کی ایک چیز بنی تھی اب پتا نہیں وہ لوگ کہاں چھپ گئے ہیں۔ اسلام آباد یا لاہور کے ہاسپٹل میں مریضوں کو VIP's کی وجہ سے داخل ہونے کی جگہ نہیں مل رہی ہے۔ اتنی بیماریاں پھیل گئی ہیں۔ پارلیمنٹ کی supremacy آئین کی بالادستی independent judiciary میں اس کی بات بھی نہیں کروں گا۔ یہ تو اب ایک خواب و خیال کی باتیں ہیں۔ Freedom of expression جو کریں گے ان کا حشر سامنے آئے گا۔ لہٰذا اس سے بھی پرہیز کی ضرورت ہے۔ Democratic, free and fair environment جو ہے وہ ہنوز دلی دور است۔ Free and fair elections کے لئے جو independent Election Commission کا ایک سپنا دکھایا گیا تھا بظاہر مستقبل قریب میں اس کے آثار نظر نہیں آتے۔ میرے بھائی کرنل مشہدی صاحب نے ہمارے سندھ کی

حکومت کی بڑی تعریف کی ہے میں بھی تعریف کرتا ہوں۔ نشتر پارک سے جب ۶۵ جنازے اٹھے not a single has been nominated, arrested or investigated. میں مفتی نظام الدین شامزئی کی بھی بات نہیں کروں گا اور میں مفتی جمیل صاحب کی بھی بات نہیں کروں گا اللہ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور کتنے لوگوں کی لاشیں مل رہی ہیں، میں اس پر بھی روشنی نہیں ڈالوں گا۔ آپ بہتر جانتے ہیں رضا ربانی صاحب کو گلہ ہے کہ میرا شہر، آپ کا شہر، سومرو صاحب کا شہر، یہ ہم سب کا شہر ہے، یہ ہم سب کا ملک ہے۔ خدارا ان کو بتا دیجئے کہ یہ کھیل نہ کھیلیے۔ یہ سولہ کروڑ عوام کا ملک ہے۔ ملک ہے تو ہم ہیں ورنہ یہ چوہدراہٹ سب ختم ہو جائے گی۔

Mr. Presiding Officer: Very well said, thank you.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب! آخری بات تو کرنے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کیجیئے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، Behind the wall وہ لوگ کل ہوں گے جو آج گردنیں لوگوں کی کٹوا رہے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Thank you. Senator Saadia Abbasi.

Senator Saadia Abbasi: I would not like to repeat what has been said. I would just like to pay tributes to the legal community, to the legal fraternity of Pakistan and to the print and electronic media for the way in which they are making this struggle against the military dictatorship in Pakistan and Inshallah it is my firm belief that the victory is going to be ours. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: Excellent. Thank you very much. Twice I thank you.

صفدر عباسی صاحب، اچھا ٹھیک ہے۔ اسماعیل بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور موجودہ وقت میں ملک میں جو بحران ہے اس کو کس طرح حل کیا جائے تو اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت اور اپوزیشن کو مل کر، بیٹھ کر اس پر سوچنا چاہیئے کہ یہ حالات کس طرح پیدا ہوئے اور اس کا حل کیا ہے۔ اس کو طول دینا یا ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو message پوری دنیا کو چلا گیا ہے پاکستان کا image اتنا متاثر ہوا ہے کہ ہم اس کی تلافی کبھی نہیں کر سکتے۔ جو موجودہ حالات ہیں، مشرف صاحب کو جنہوں نے شروع میں مشورہ دیا تھا اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ judiciary کے ساتھ یہ مسئلہ پیدا کیا جائے، لیکن جن لوگوں نے مشورہ دیا۔ میرا خیال ہے ابھی بھی وقت ہے کہ مشرف صاحب اس ریفرنس کو واپس لے کر چیف جسٹس افتخار کو فوری طور پر بحال کریں ورنہ جتنی دیر یہ مسئلہ چلا جائے گا یہ قابو سے باہر ہو کر رہ جائے گا۔

جناب! آپ کو پتا ہے کہ موجودہ حالات میں ملک کی کیا صورتحال ہے ۔ دنیا میں خودکش حملے ہوتے ہیں لیکن پاکستان میں جس تیزی سے خودکش حملے ہوتے ہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کی reasons کیا ہیں؟ کس لئے یہ حملے ہوتے ہیں؟ کیا ایک بندہ اپنے آپ کو مارنے کے لئے، اگر آپ پوری دنیا اس کو دیں پورا پاکستان دیں، ارب، کھرب روپے دیں لیکن وہ اس پر تیار نہیں ہو گا کہ میں جا کر اپنی جان کی قربانی پیش کروں۔ جن حالات میں وہ کر رہے ہیں ان کی وجوہات پر ہم غور نہیں کر رہے ہیں کہ اس کی وجوہات کیا ہیں، یہ اپوزیشن اور حکومت کو بیٹھ کر اس پرغور کرنا چاہیے کہ اس کا حل کیا ہے، اس کا solution کیا ہے کہ ہم ان کو کیوں یہ موقع دیتے ہیں، وہ جا کر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے تو اس کی وجوہات پر آج تک ہم غور نہیں کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر الگ ایک debate ہونی چاہیے کہ کس طرح یہ معاملات پیش آتے ہیں۔ جناب چیئرمین! ۱۲ تاریخ کو انہوں نے جو اعلان کیا ہے کہ کراچی میں مد مقابل دو ریلیاں نکالی جا رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت خطرناک بات ہے۔ پہلے تو اپوزیشن نے ۱۲ تاریخ کا اعلان کیا تھا تو دوسری پارٹی کو ۱۳ تاریخ کی date دینی چاہیے یہ آپس میں competition کا مقابلہ نہیں ہونا چاہیے اور میرے ساتھ جو colleagues

بیٹھے ہیں ہمارے کھوسو صاحب ان کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی اور 12/15 ٹانکے لگائے گئے۔ اگر اس ملک میں ایک ممبر آف پارلیمنٹ اور بارکونسل کا ۱۵ سال تک یہ متواتر ممبر بھی چلے آ رہے ہیں۔ پولیس نے جاتے ہوئے ایک ممبر آف دی پارلیمنٹ کے ساتھ جو سلوک کیا جناب! جب اس ملک میں یہ حالت ہو گی تو کسی کی جان و مال کا تحفظ نہیں ہوگا تو کس طرح اس ملک میں کہیں گے کہ یہ پرامن ملک ہے۔ تو اس لیے اگر ہم اپنے فیصلے خود کریں' باہر سے کوئی dictation نہ لیں تو یہ حالات پیدا نہیں ہوں گے' لیکن ہم اپنا کوئی فیصلہ کرنے کے مالک نہیں ہیں' ہمیں dictation باہر سے ملتی ہے۔ اس dictation کی وجہ سے وہ ہمیں کہتے ہیں کہ یہ کام کرو تو ہم کریں گے۔ اگر وہ امریکہ بابا آ کر وزیرستان میں حملہ کرتا ہے اور ہمارے وزیر داخلہ صاحب جو بیٹھے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اخلاقی طور پر بھی انہیں استعفیٰ پیش کرنا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بلیدی صاحب بہت شکریہ' بہت شکریہ' one more minute بلیدی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، تو وہ ان کو پتا بھی نہیں کہ وہاں مدرسے پر حملہ ہوا تو اس لیے بھی میں کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے فیصلے خود کریں' اگر امریکہ کو کوئی مطلوب ہے وہ ہمارے ساتھ co-ordinate کریں' ہماری ایجنسیوں کو اعتماد میں لیں۔ ہمارے وزیر داخلہ کو بتائیں کہ مجھے اس مقام پر آپریشن کرنا ہے۔ تو اس لیے میں کہتا ہوں کہ اگر ہم دوسروں سے dictation لیں گے تو یہ حالات سدھر نہیں سکیں گے۔ تو ہمارے مقابلہ میں ایران ایک چھوٹا سا ملک ہے' لیکن آپ دیکھیں کہ وہ اپنے فیصلے خود کرتے ہیں تو اس ملک کے بحران کو ختم کرنے کے لیے مشرف صاحب فوری طور پر شفاف الیکشن کا اعلان کریں اور نگران حکومت بنائیں اور چیف جسٹس کو فوری طور پر بحال کریں۔ اس مسئلے کا حل یہی ہے۔ Otherwise اس ملک کو بچانا بڑا مشکل ہے ------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بہت شکریہ' پروفیسر ابراہیم صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! ایک بہت ہی حساس مسئلے پر اس وقت بحث ہو رہی ہے۔ میرے دوست امجد عباس

صاحب نے ۱۶ مارچ کے واقعات بتائے ہیں۔ "جیو" TV کے ساتھ جو کچھ ہوا اسی دن جناب چیئرمین! اس سے پہلے ہمارے ساتھ یہ واقعہ ہوا کہ پارلیمنٹ لاجز کے سامنے سڑک پر چار پانچ افراد نے ایک ایک فرد کو اٹھا کر پولیس کی بس میں ڈال دیا' اور وہاں سے تھانوں میں لے جایا گیا' اور ۲۴ گھنٹے تک ہمیں بند رکھا گیا' اور ۲۴ گھنٹے کے بعد پھر ایک order بتایا گیا کہ ڈپٹی کمشنر اسلام آباد اپنا order واپس لے رہا ہے اس لیے آپ رہا ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ واقعات کا ایک سلسلہ ہے جو ۹ مارچ سے شروع ہوا اور آج تک چل رہا ہے اور پورا ملک ایک بحران کی لپیٹ میں ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت کئی باتوں پر اپوزیشن اور حکومت میں اتفاق پایا جاتا ہے۔ ایک وفاقی وزیر نے اس بات کا اعلان کر دیا کہ ججوں کو ڈنڈے نہ دکھائے جائیں مجھے ان کی بات سے مکمل اتفاق ہے' لیکن میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ججوں کو فوجی وردی بھی نہ دکھائی جائے۔ فوجی وردی کی دکھانا اس طرح ججوں کو متاثر کرنا ہے جس طرح ڈنڈے دکھانا ہے۔ جناب چیئرمین! اس وقت ملک کے اندر ایک سیاسی شخص چیخ رہا ہے فریاد کر رہا ہے تو وہ اس ملک کا مظلوم ترین شخص ہے اور اس کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جنرل پرویز مشرف اس وقت ملک کے اندر مظلوم ترین شخص بھی ہیں اور ان کے خلاف سازشیں بھی ہو رہی ہیں۔ ان سازشوں کا ان کو مقابلہ کرنا چاہیے۔ وہ مقتدر ہے اور سب سے زیادہ اختیارات بھی اس کے پاس ہیں لیکن اس کے باوجود وہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ مظلوم بھی ہے اور اس کے خلاف سازشیں بھی ہو رہی ہیں۔ جناب چیئرمین! اپنی بات زیادہ لمبی نہیں کروں گا۔

یہاں پر دوستوں نے تجاویز پیش کی ہیں' میں بھی اپنی تجاویز پیش کر کے بات ختم کرنے کی کوشش کروں گا۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے یہ بات فرمائی کہ 12th October, 1999 کو zero point تصور کیا جائے' مجھے اس سے مکمل اتفاق ہے۔ آئین کو اسی صورت میں بحال کیا جائے اور اس سے آگے ہم سفر شروع کر دیں۔ اسی طریقے سے یہ بات یہاں پر کہی گئی ہے کہ اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک بار پھر قوم سے mandate لیا جائے اور قوم کو یہ حق دیا جائے کہ وہ اس ملک کے حکمران کس کو بنانا چاہتے ہیں' الیکشن کا اعلان ہو۔ چیئرمین سینیٹ کو acting president بنا دیا جائے اور جمہوری حکومت بنا کر اس کے تحت الیکشن کروائے جائیں۔ اس ذریعے سے ملک کا بحران ختم ہو سکتا ہے ورنہ حکومت جس طرف ملک کو لے

جا رہی ہے وہ تباہی و بربادی کا راستہ ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کو ہوش کے ناخن دے اور ان کو صحیح راستہ سجھائے۔ میں اپنی گفتگو اسی شعر پر ختم کرنا چاہوں گا۔

ہر جابر وقت سمجھتا ہے محکم ہے میری تدبیر بہت
پھر وقت اسے بتلاتا ہے تھی کند تیری شمشیر بہت

شکریہ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ کا بہت شکریہ۔ کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد جناب پریذائیڈ نگ آفیسر صاحب' بہت شکریہ' آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، پانچ منٹ کا وقت دیا ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، جتنا وقت محترم کھوسہ صاحب نے لیا ہے' جب وہ وکیل بنے تھے تین چار ماہ بعد میں بنا تھا۔ اتنا فرق ہوگا انشاء اللہ۔ گزارش یہ ہے کہ آج میڈیا کی آزادی اور ٹی وی چینلز پر پابندیوں کے متعلق بات ہو رہی ہے اور میں ابھی بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہاں پر جتنی بھی بات ہوئی ہے اس کے اندر اگر ہم غور کریں تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس دور کے اندر کیا کچھ ہوا اور پچھلے ادوار کے اندر کیا کچھ ہوا۔ ایک انصاف کا ترازو ضرور سامنے رکھنا پڑے گا اور خاص طور پر ہم لوگوں کو جو کہ سیاست کرتے ہیں اور سیاسی کارکن ہیں اور سیاسی کارکن ہمیشہ آزادی اظہار کی بات کرتا ہے۔ میں لمبی تاریخ بیان نہیں کروں گا، لیکن اگر آپ غور کریں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ آج الحمدللہ اگر کوئی چھوٹا سا واقعہ بھی ہوا تو اس میں میڈیا کی آزادی کو پامال نہیں کیا گیا بلکہ اس کے متعلق پورے یقین کے ساتھ کوشش کی گئی کہ معاملات کو sort out کیا جائے۔ "جیو" کے معاملے میں آپ دیکھیں کہ واقعہ رونما ہو رہا تھا اور پاکستان کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے کہ وزیر اطلاعات موقع پر موجود تھے اور انہوں نے یہ بات کی ------

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا، میں آپ کو ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔ ایک کمزور آدمی ایک پہلوان کو مار رہا تھا۔ ابھی آج ہی میرے دوست نے قومی اسمبلی میں مجھے یہ واقعہ سنایا تو مجھے یاد

آیا۔ وہ پہلوان ٹائپ کا بندہ تھا نیچے گرا ہوا تھا کمزور آدمی میرے جیسا اس کو دبڑ دبڑ مار رہا تھا اور ساتھ روئے جا رہا تھا' زبردست رو رہا تھا' رو رہا ہے' چلا رہا ہے اور مارے جا رہا ہے۔ تو آپ جیسے کسی سیانے نے پوچھا کہ ایک تو مارے جا رہے ہو اور ساتھ ہی روئے جا رہے ہو' بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جب یہ اٹھے گا تو اس نے مجھے بہت مارنا ہے۔ تو ان کی یہ حالت ہوئی ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ کوئی بات نہیں حوصلے سے بات سنیں۔ صدر پاکستان نے اس پر اظہار افسوس کیا۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس پر اظہار افسوس کیا' اور یہ جو سندھ کے اندر پابندی کی بات ہو رہی ہے' میں چینل پر سن رہا تھا کہ جی پابندی لگا دی گئی اور یہ نمبر ہیں جو بندہ جس گھر کے اندر اس کو چینل نظر نہیں آ رہا وہ اس نمبر پر اطلاع دے۔ جناب پیئرمین! میں نے دو گھنٹے بات سنی۔ دو گھنٹے ڈھائی گھنٹے کسی ایک caller نے اس نمبر کے اوپر اطلاع نہیں دی کہ میرا ٹی وی چینل نہیں آ رہا۔ یہ دکھایا جا رہا تھا کہ فلاں نے اس کے اوپر مذمت کر دی ہے۔ سندھ نے مذمت کر دی ہے' پنجاب نے مذمت کر دی ہے' لیکن کوئی ایک caller line پر نہیں آیا جو یہ کہے کہ میرا چینل نہیں چل رہا۔ بات تو ثبوت کے ساتھ ہونی چاہیے۔ اس کے باوجود حکومت نے کیا کہا' حکومت نے یہ کہا کہ ہم اس بات کو sort out کریں گے۔ ہم آزادی دینے والے ہیں۔ جناب چیئرمین! پاکستان کی تاریخ کے اندر 78 گھنٹے' ریکارڈ لکھ لیں' 78 گھنٹے کسی حکومت نے اپنے خلاف چینلوں کے اوپر نعرے بازی نہیں سنی ہوگی' تنقید نہیں سنی ہوگی۔ ایسی ایسی باتیں کہلوائی گئیں جو حکومت کے خلاف منہ میں ڈالنے والی بات ہوتی ہے اور حکومت نے برداشت کی۔ یہ گینز بک آف ریکارڈ میں لکھا جائے گا کہ 78 گھنٹے لگاتار' یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ وہ لوگ بات کرتے ہیں جن کے دور میں صحافی بات کرتا تھا تو اس کو دفتر سے اٹھا لیا جاتا تھا' اگر کوئی سیاسی آدمی بات کرتا تھا تو اخبارات کی سیڑھیوں سے پکڑ کر لے جایا جاتا تھا۔ کامل علی آغا کو ایک ہفتے کے اندر تحریک نجات میں تین مرتبہ گرفتار کیا گیا۔ میرا قصور یہ تھا کہ میں اپنے سیاسی کارکنوں کی وکالت کر رہا تھا۔ ایک ایک دن ستائیس ستائیس مقدمات رجسٹر کئے گئے۔ آئیں میں دکھاتا ہوں میرے آفس میں آجائیں۔ کیا وکالت اور انصاف یہ کہتا ہے' کس وکیل کی یہ تربیت ہے۔ پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا کے اندر قاتل کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا وکیل کرے۔ قاتل کا بھی ایک وکیل ہوتا ہے۔ آج یہ بات کرتے ہیں کہ وکلاء کے ساتھ زیادتی ہوئی میں کہتا ہوں کہ وکلاء کی

جدوجہد ہمیشہ رہی ہے۔ عدلیہ کی عظمت کے لیے، آئین کی بحالی کے لیے، قانون کی بالادستی کے لیے یہ وکلاء کا حق ہے لیکن ہر مقدمے میں دو وکیل ہوتے ہیں ایک for ایک against، ایک حق میں دلائل دیتا ہے، ایک مخالفت میں دلائل دیتا ہے۔ کبھی کسی کو، یا مجھے یہ حق نہیں ملا اس لئے کہ میں ایک وکیل ہوں یا بار کا عہدے دار ہوں اور مجھے یہ حق ہو۔ جناب وسیم سجاد جیسے عظیم اور لائق وکیل، جہانگیر دو مرتبہ لاہور بار کا صدر، ایک مرتبہ لاہور ہائی کورٹ کا صدر، عالمگیر ایڈووکیٹ، سینیئر ایڈووکیٹ تین مرتبہ پنجاب بار کونسل کا ممبر، لاہور بار کا صدر ان کو کوٹوں سے پکڑ کر، ان کے ساتھ زیادتی ان کو یاد نہیں آرہی۔ مجھے ابھی کھوسہ صاحب کے اوپر افسوس ہو رہا تھا۔ ان کی زیادتی ان کو یاد نہیں آرہی۔ خالد رانجھا کے ساتھ زیادتی یاد نہیں آرہی، وہ وکیل نہیں ہیں؟ وہ ہائی کورٹ بار کا صدر نہیں رہا؟ مجھے 19 تاریخ کا نوٹس پنجاب بار کونسل کی طرف سے ملا، میں ان نوٹسوں کی پرواہ کرنے والا نہیں ہوں۔ میں وکیل ہوں اور مجھے پتا ہے کہ وکیل کے کیا فرائض ہوتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم جنگ لڑیں گے، یہ کونسی جنگ ہے کہ وکیل اگر کسی دوسرے کا موقف پیش کر رہا ہو تو اس کا گریبان پکڑ لیا جائے۔ کونسی وکالت ہے؟ کونسی بار ہے؟ پوری دنیا کی بار کونسلوں کے بار دکھائیں جن میں یہ رویہ اختیار کیا جاتا ہو۔ مجھے شک ہو رہا ہے۔ میں ابھی سوچ رہا تھا کہ یہ میڈیا کی جنگ لڑ رہے ہیں، آزادی صحافت کی جنگ لڑ رہے ہیں، آزادی اظہار کی جنگ لڑ رہے ہیں، آزاد عدلیہ کی جنگ لڑ رہے ہیں، جمہوری اقدار کی جنگ لڑ رہے ہیں، بحالی جمہوریت کی جنگ لڑ رہے ہیں، آئین کی بالادستی کی جنگ لڑ رہے ہیں، قانون کی بالادستی کی جنگ لڑ رہے ہیں، یا یہ اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ بھی ابھی آپ نے سنا ہوگا۔ میں تو پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں، یہ ابھی سپریم کورٹ کے پریس ریلیز کی بات کر رہے تھے، یہ بھی تو ہمیں میڈیا نے جانی ہے۔ میڈیا پر سارا دن اس پریس ریلیز کی بات ہوتی رہی۔ یہ جب بات کر رہے تھے تو مجھے لگ رہا تھا کہ ایک طرف میڈیا کی آزادی کی بات کر رہے ہیں دوسری طرف ان کو کہہ رہے ہیں کہ تم خبر غلط دے رہے ہو۔ یہ سپریم کورٹ نے ان کو دی ہوگی اور وہ خبر دے رہے ہیں کہ یہ پریس ریلیز سپریم کورٹ نے جاری کی ہے، یا رجسٹرار نے جاری کی ہے۔ ان سے پوچھیں ہم تو اس کے جوابدہ نہیں ہیں۔ ان سے پوچھیں کہ کس نے جاری کی ہے؟ لیکن میرا فرض بنتا ہے ایک وکیل کی حیثیت سے بھی، ایک عام شہری کی حیثیت سے

بھی، ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے، جناب چیئرمین! ایک سیاسی کارکن جو سوچ رکھتا ہے اس کی سوچ ہمیشہ یہی رہی ہے کہ ملک کے اندر جمہوریت کا تسلسل رہے۔ ان کو ہمت نہیں ہوئی، یہ تین تین مرتبہ اقتدار میں رہے، لیکن انہوں نے آئینی طور پر، قانونی طور پر وہ کام نہیں کئے کہ جمہوریت کا تسلسل قائم رہ سکے۔ انہوں نے شہری آزادیاں اس حد تک نہیں دیں کہ جمہوریت کا تسلسل قائم رہ سکے۔ اپنے ادوار میں انہوں نے صرف اور صرف اپنی جیبیں بھرنے کا منشور سامنے رکھا۔ کبھی یہ جمہوریت کا تسلسل قائم نہیں رکھ سکے۔ آج جنرل پرویز مشرف صاحب بات کر رہے ہیں کہ یہ اسمبلیاں وقت پورا کریں گی۔ ان کا مطالبہ دیکھا ہے کہ ابھی آٹھ ماہ رہتے ہیں، یا سات ماہ رہتے ہیں، الیکشن کروا دیں جی۔ پھر چیف جسٹس صاحب فارغ ہو جائیں گے۔ پھر ان کو چیف جسٹس صاحب کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اب ان کو ضرورت ہے کیونکہ یہ اقتدار کی جنگ ہے اور اقتدار کی جنگ نہ ماں دیکھتی ہے، نہ باپ دیکھتی ہے، نہ بیٹا دیکھتی ہے، صرف اقتدار دیکھتی ہے۔ مجھے آپ کو اوپر بیٹھے دیکھ کر حسرت ہو رہی ہے۔ آج یہاں کا اقتدار آپ کے پاس ہے۔ یہ ان کی سیاست ہے اور یہ صرف اقتدار تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ ان کا کوئی مشن نہیں ہے۔ مشن ہوتا تو آزادی اظہار یہ دیتے، مشن ہوتا تو میڈیا کو آزادی یہ دیتے، کونسے میڈیا کی آزادی کی بات کرتے ہیں جن کو ہم نے یہ چینل دیئے، یہ آزادی دی کہ 78 گھنٹے ہم ان کی زبان سے اپنی مخالفت سن رہے ہیں۔ کوئی انتقامی کارروائی نہیں ہے۔ جہاں تک بات ہے منیر اے ملک صاحب کی وہ ہمارے وکلاء کے representative ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ان کے گھر پر فائرنگ ہوئی۔ ہمیں افسوس ہے کہ ان کے دفتر پر تالا لگا۔ کیا واقعات ہیں وہ ہمارے محترم وزیر صاحب فرمائیں گے لیکن ہم افسوس بھی کرتے ہیں اور ان کے گھر پر واقعہ کی مذمت بھی کرتے ہیں۔ انشاء اللہ حکومت کا یہ مشن ہے اور اس کو ضرور sort out کرے گی۔ جو ملزمان ہونگے وہ انشاء اللہ کیفر کردار تک پہنچیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شیر پاؤ صاحب۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرے پاس جتنے نام تھے، میں نے پڑھ لیے ہیں، اگر

کوئی رہ گیا ہے تو .I am sorry میرے پاس یہ لسٹ ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب ایک رہ گیا ہے تو اس کو issue نہ بنائیں۔ ان کا نام بھی رہ گیا ہے تو اب کیا کیا جائے۔ جناب اب floor دے دیا ہے۔ اب آپ پلیز اس کو چھوڑ دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالخالق پیرزادہ، چیئرمین صاحب! ہمارا نام بھی رہ گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ہاں مجھے پتا ہے۔ شیرپاؤ صاحب، میں نے آپ کو floor دیا ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! House اتنا چلا ہے اور میرا خیال ہے کہ--

جناب پریذائیڈنگ افیسر، میرے پاس ایک لسٹ ہے، آپ دیکھ لیں اس میں نام نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! آپ ایک منٹ میری بات سن لیں، اگر غلطی سے لسٹ میں ایک دو نام رہ گئے ہیں تو I am sure the Treasury Benches and Sherpao Sahib will accommodate. اتنا House چلا ہے ....5,10 minutes may not

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، دیکھیں، دو آدمی تو وہاں سے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! دو ادھر ہیں، ایک ادھر لیاقت صاحب ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب چیئرمین! دو، دو منٹ دے دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، یہ دو منٹ کو پندرہ منٹ پر لے جاتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن وقت بہت ہو گیا ہے۔ اب دیکھیں جی یہ Adjournment Motion ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کیا فرق پڑا، اب آپ نے issue تو----

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، جناب! یہ Adjournment Motions ہیں،

قابل احترام صاحبان نے اس کی پوری کہانی بیان کی ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، پوری آپ لسٹ دیکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، یہ تو صرف just Adjournment Motion law and order پر تھی اور ان کے---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سترہ آدمیوں نے تقریر کی ہے۔ اب ایک رہ گیا ہے تو my apology sir.

سینیٹر میاں رضا ربانی، ایک' ایک سپیکر رہ گیا ہے ----

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب' میری apology اگر رہ گیا ہے تو پھر کل کھڑے ہو کر تقریر کر لیجیے گا۔ .Thank you جی شیرپاؤ صاحب' وہ agree کر گئے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ، جناب چیئر پرسن بہت بہت شکریہ۔ میں زیادہ وقت اس لیے نہیں لوں گا کیونکہ جو Adjournment Motions تھے' ان کو confine کر کے ہی کچھ بات کرنا چاہوں گا کیونکہ آج ہمارے معزز اراکین سینیٹ نے بڑی تفصیل سے ان واقعات اور نو مارچ کے بعد جو واقعات ہوئے ان پر روشنی ڈالی۔ ہمارے قابل احترام وزیر صاحب نے بھی ان کو بخوبی جواب دیا۔ جو electronic media کا مسئلہ ہے' اس پر انہوں نے بات کی' میں زیادہ نہیں کرنا چاہتا۔ ایک چیز جس کا Adjournment Motion کے ساتھ تعلق نہیں ہے' لیکن منیر اے ملک صاحب کا جو واقعہ ہوا ہے' اس پر جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا ہم سب کو اس واقعہ پر افسوس ہے۔ انہوں نے ان ہی کے مددگار کو ٹیلیفون کیا تو وہ گئے اور انہوں نے اس کا case register کیا ہے اور ہم یہ چاہیں گے کہ جو case register ہوا ہے' اس میں جنہوں نے یہ کام کیا ہے' اس کی مکمل تحقیق ہو اور اس کے ساتھ انصاف ہو' اس میں کوئی دوسری بات نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالی ہم اس میں اس لحاظ سے کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین! بنیادی طور پر تو دو issues لیے گئے۔ ایک media کا اور دوسرا جو lawyers and political leaders پر لاٹھی چارج کی بات ہوئی اور ان پر جو تشدد کی بات کی گئی ہے' میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ initially جب Supreme Judicial Council کا انعقاد ہوا'

پہلے سولہ تاریخ کو اور اس کے بعد شاید ایک یا دو دفعہ اور ایسے واقعات رونما ہوئے تھے' اس کو آپ نے اس پس منظر سے دیکھنا ہے کہ لاہور میں جب جلوس نکلے تو دفعہ 144 تھی۔ اب ایک citizen, lawyer کو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ قانون کی پاسداری کرنا بہت ضروری ہے۔ اس کے باوجود بھی processions نکلے ہیں اور ان میں کچھ تلخی بھی ہوئی' کچھ دوست زخمی بھی ہوئے' اس میں کوئی شک نہیں ہے' لیکن اس کے بعد جتنے بھی واقعات' rallies, hearings ہوئی ہیں یہ سلسلہ ایک understanding کے ساتھ جاری رہا۔ ہم نے کبھی کسی democratic process یا political parties کے رہنما اور کارکنان کو روکا اور نہ ہی ان پر تشدد کیا۔ یہاں پر جو ۱۶ تاریخ کا واقعہ تھا اس میں یہ علی الاعلان کہا گیا تھا کہ ہم شاہراہ جمہوریت پر نماز جمعہ پڑھیں گے' Constitution Avenue پر جمعہ کی نماز پڑھیں گے۔ دیکھیں جناب! آپ اگر ایک شاہراہ کو روکتے ہیں' نماز کے لئے مسجدیں ہیں۔ نماز کا وہی طریقہ ہے کہ جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھی جاتی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم شاہراہ پر ہی پڑھیں گے۔ چلیں اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر انتظامیہ کے ساتھ طے کرلیں کہ یہاں پر ہم نے نماز پڑھنی ہے' لیکن آپ پوری شاہراہ جمہوریت کو روک دیں' اس طرح اگر ہم جمہوریت کی اور عوام کی بات کرتے ہیں تو پھر کم از کم اتنی تو قانون کی پاسداری کرنی چاہیے اور کچھ طریقہ کار طے کرنا چاہیے۔ یہ بالکل نہیں کیا گیا تھا اس کی وجہ سے جب سیاسی کارکنوں کو روکا گیا تو stones throwing شروع ہوئی جس کی وجہ سے مختلف جگہوں پر تھوڑا بہت لاٹھی چارج کیا گیا۔

جناب والا! ہم نے بھی جیلیں کاٹی ہیں' ہم بھی اسی process سے گزرے ہیں' ہم نے کبھی ایسے حملہ نہیں کیا۔ اگر سیاسی کارکنوں کو جیل بھیج دیا جاتا ہے تو یہ اس کے لیے ایک لحاظ سے value added ہو جاتا ہے'۔ بہرحال یہ کوئی دیدہ دانستہ نہیں تھا۔ یہاں پر میں کہنا چاہتا ہوں کہ کوشش کی گئی ہے کہ کسی وکیل کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو' اور وکلاء آتے رہے ہیں' نعرے بھی لگانے ہیں' وکلاء نے ہر قسم کے نعرے لگا کر اپنا احتجاج کیا ہے لیکن کسی نے ان کے ساتھ نہ کوئی بدسلوکی کی' نہ زیادتی کی اور نہ ہی state force استعمال ہوئی ہے۔ جناب! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ حالات اس رخ کی طرف لے جانے جا رہے ہیں کہ ملک میں ایمرجنسی نافذ کی جا سکے۔ ایمرجنسی کیوں نافذ ہو گی؟

جناب چیئرمین صاحب! موجودہ حکومت نے تقریباً ساڑھے چار سال گزار دیئے ہیں۔ ان ساڑھے چار سالوں میں landmark development ہوئی ہے' economy بہتر ہوئی ہے' سب اچھے indicators ہماری favour میں جا رہے ہیں۔ ہم کیوں چاہیں گے کہ ملک میں حالات خراب ہوں اور ایمرجنسی نافذ ہو۔ وہ تو بعض لوگوں کی شاید خواہش ہوگی کہ ایمرجنسی نافذ ہو اور یہ سلسلہ تیز ہو، ہم کسی صورت میں نہیں چاہتے اور ہماری ہمیشہ جمہوری ناتے سے یہ کوشش رہی ہے کہ جو بھی حکومت آتی ہے وہ اپنا tenure پورا کرے اور یہ اب پہلی بار ہوگا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ موجودہ حکومت اپنا tenure پورا کرے گی اور یہاں پر on the floor of this House کہا جا رہا ہے کہ فوری طور پر اسمبلی کو برخاست کریں اور انتخابات کروائیں۔ کیوں کرائیں؟ یہ ہمارا حق بنتا ہے بطور ممبر' میرا خیال ہے جتنے یہاں ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنا tenure پورا کریں and this is their right, why should elections be held before time? Yes, government has an option , but why should we held اور ہم دنیا کے لوگوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ here is the government جس نے اپنا وقت پورا کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ وقت موجودہ حکومت پورا کرے گی اور جب elections آئیں گے تو پھر جو بھی طریقہ ہوتا ہے کہ کس طریقے سے انتخابات ہوں۔ اگر ان کے کوئی تحفظات ہیں تو ان کو دور کیا جا سکتا ہے۔ We want transparent elections, transparent elections for the reason کہ we would win them on our performance, performance of the Government جو کہ موجودہ گورنمنٹ نے اپنی performace دی ہے۔

Why should we be scared of the elections? But elections have the proper time and they will be transparent, there is going to be no doubt in that کہ اس میں وہ نہیں ہوگا۔

دوسری بات جو میڈیا کے حوالے سے میرے بھائی نے کی ہے' میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ for the first time in Pakistan over 50 channels کام کر رہے ہیں' کبھی ہوا نہیں اور جیسے کہ میرے بھائی نے کہا کہ 78 hours وہ حکومت کے خلاف ہی بولتے رہے۔ آپ دیکھیں کہ جتنے بھی talk shows تھے اس میں حکومت کا ایک نمائندہ ہوتا تھا اور اپوزیشن کے دو

نمائندے ہوتے تھے۔ This is what a democratic process is. ہم "جیو" پر حملہ کیوں کریں؛ جہاں تک" جیو" کی بات ہے اس پر judicial inquiry order ہوئی اور میرے پاس اس کی رپورٹ ہے۔ انہوں نے جو suggestions دیئے اور جو لوگ اس میں involved تھے let me tell you, it was a spur of the moment ایک واقعہ ہوا ہے اس میں لوگ suspended ہیں، ان کے خلاف cases شروع ہیں اور وہ منطقی انجام تک پہنچیں گے کیونکہ ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں and this is also for the first time that President of Pakistan rings up انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہوا اچھا نہیں ہوا۔ The Prime Minister of Pakistan went to their office. Information Minister نے خود بات کی ہے۔ ہم نے خود آزادی دی ہے اور ایک democratic ملک میں آزادی ہونی چاہیے اور باقی جو ہمارے neighbours ہیں اس پر رشک کرتے ہیں کہ پاکستان میں صحافت کو آزادی ملی ہے۔ یہ کہنا کہ جی ہم ان کا گلہ گھونٹنا چاہتے تھے یا ہم ان کو بند کرنا چاہتے تھے یہ بالکل غلط ہے، let me assure this House کہ انشاء اللہ تعالیٰ کم از کم موجودہ حکومت ایسے کام کسی صورت میں بھی نہیں کر سکتی۔

جناب چیئرمین! یہ کہتے ہیں کہ ہمارے جلوس کو روکا گیا۔ ٹھیک ہے political parties جلوس نکالیں، ریلی نکالیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کہتے ہیں کہ چیف جسٹس نے وہاں کراچی میں سندھ ہائیکورٹ سے خطاب کرنا ہے، ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس کو ریلی میں کون لیجا رہا ہے؟ Political parties لیجا رہی ہیں، بالکل جائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ بھی صحیح ہے کہ جب وہ لاہور جا رہے تھے تو ان کو خط بھیجا گیا، ضرور بھیجا گیا لیکن جب انہوں نے کہا کہ نہیں میں by road جانا چاہتا ہوں تو ان کو کسی نے نہیں روکا۔ پوری رات 28 hours یا جتنی بھی دیر وہ سڑک پر رہے انہیں کسی نے نہیں روکا، اور موجودہ گورنمنٹ کی یہی پالیسی ہے کہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی ٹکراؤ ہو۔ اگر کوئی ٹکراؤ ہو گا تو اس سے حکومت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ ہم نہیں چاہیں گے اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری یہ کوشش ہو گی۔ چیف جسٹس صاحب ادھر جانا چاہتے ہیں تو بالکل جائیں۔ جو خدشات ہیں ان سے ہم نے ان کو ضرور آگاہ کیا ہے، اگر خدشات سے آگاہ نہیں کرتے تو کل کہتے کہ جی آپ کو ایک بات کا علم تھا اور آپ نے نہیں پہنچائی۔ باقی فیصلہ ان کا ہے کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں جاتے۔ اس لحاظ سے میں

یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بتانا ان کو ضروری تھا اور موجودہ حکومت کی یہی کوشش ہو گی کہ democratic process جاری رہے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ جہاں تک حکومت پاسداری کر رہی ہے اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ Opposition بھی پاسداری کرے۔جہاں پر دفعہ 144 ہے اس کے لیے جو طریقہ ہوتا ہے وہ اپنانا چاہیے۔ Supreme Court کے بارے میں جو press release کی بات ہوئی ہے' میرے خیال میں اگر کسی کو کاپی ملی ہے اور اس پر دستخط نہیں ہوئے' یہ بڑی simple بات ہے اگر Supreme Court نے اسے issue نہیں کیا تو they will issue a contradiction immediately کہ یہ ہم نے نہیں کیا۔ اس سے پہلے سپریم کورٹ نے کسی خاص بات پر observation کی تھی اس پر انہوں نے اپنی contradiction دی تھی۔ اگر اس پر contradiction آ جاتی ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ سپریم کورٹ کی طرف سے نہیں ہے۔ Constitution بھی یہ ہے کہ you cannot criticise the Judges, Article 62 پہلے سے ہی موجود ہے۔ یہ کہنا کہ یہ سب کچھ حکومت کی طرف سے ہے' بالکل نہیں ہے۔ ایک ممبر صاحب نے یہ کہا کہ حکومت ملک میں حالات جنگ پیدا کر رہی ہے۔ ہم کیوں پیدا کریں گے؛ ہم ملک کو اس momentum میں آگے لے جانا چاہتے ہیں کہ time پر election ہو اور اس کے ساتھ ہم چاہتے ہیں کہ جمہوریت کا تسلسل بحال رہے۔ میں یہ on the floor of the House کہنا چاہتا ہوں' جیسے یہ کہا جا رہا ہے کہ Judges کو blackmail کیا جا رہا ہے' کسی Judge کو blackmail نہیں کیا جا رہا اور neither Judge of the Supreme Court is blackmailed. They are honourable Judges of the Supreme Court and they cannot be blackmailed as such. جہاں تک لاہور اور کوئٹہ کے واقعات کا تعلق ہے اس بارے میں اس وقت Acting Chief Justice نے inquiry orders کیے ہیں And the matter is subjudice let those reports come اور اسی report کے مطابق جو بھی وہ recommendations دیں گے اس کے مطابق ہم اس کے اوپر عمل کریں گے۔ یہ اس وقت کے Acting Chief Justice جاوید اقبال صاحب نے order کیے ہیں

let those reports come and we will act accordingly to those reports. So, I have been trying to summarize the whole thing.

اب میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ سپریم کورٹ کا ہے۔ سپریم جوڈیشل کونسل کا ہے۔
Political parties نے اس کو politierse بھی کیا ہے۔ لیکن حکومت کا موقف یہ ہے کہ

now the full bench has been constituted, let them function, let them give a decision. Whatever the decision is, it would be abided by wholly and solely with heart and soul by the Government and I hope it is done by everyone. It is taken in that style by everyone. I would say that we are very sorry for the incident which took place with Mr. Wasim Sajjad, Ranjha Sahib and the rest of the lawyers. I think they had a right and that right they will continue and they are great people. I would also say that those lawyers who were injured, they had not been injured intentionally. We are sorry for that. Let us continue on the right path. Let these Assemblies and Senate function till their terms. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Yes, Mian Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman! the debate is now concluded and on behalf of the combined opposition, I would like to state that in support of the movement of the lawyers and political forces for free and independenet judiciary, the combined opposition will walk out at this stage.

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on the 11th May, 2007 at 10.00 a.m.]